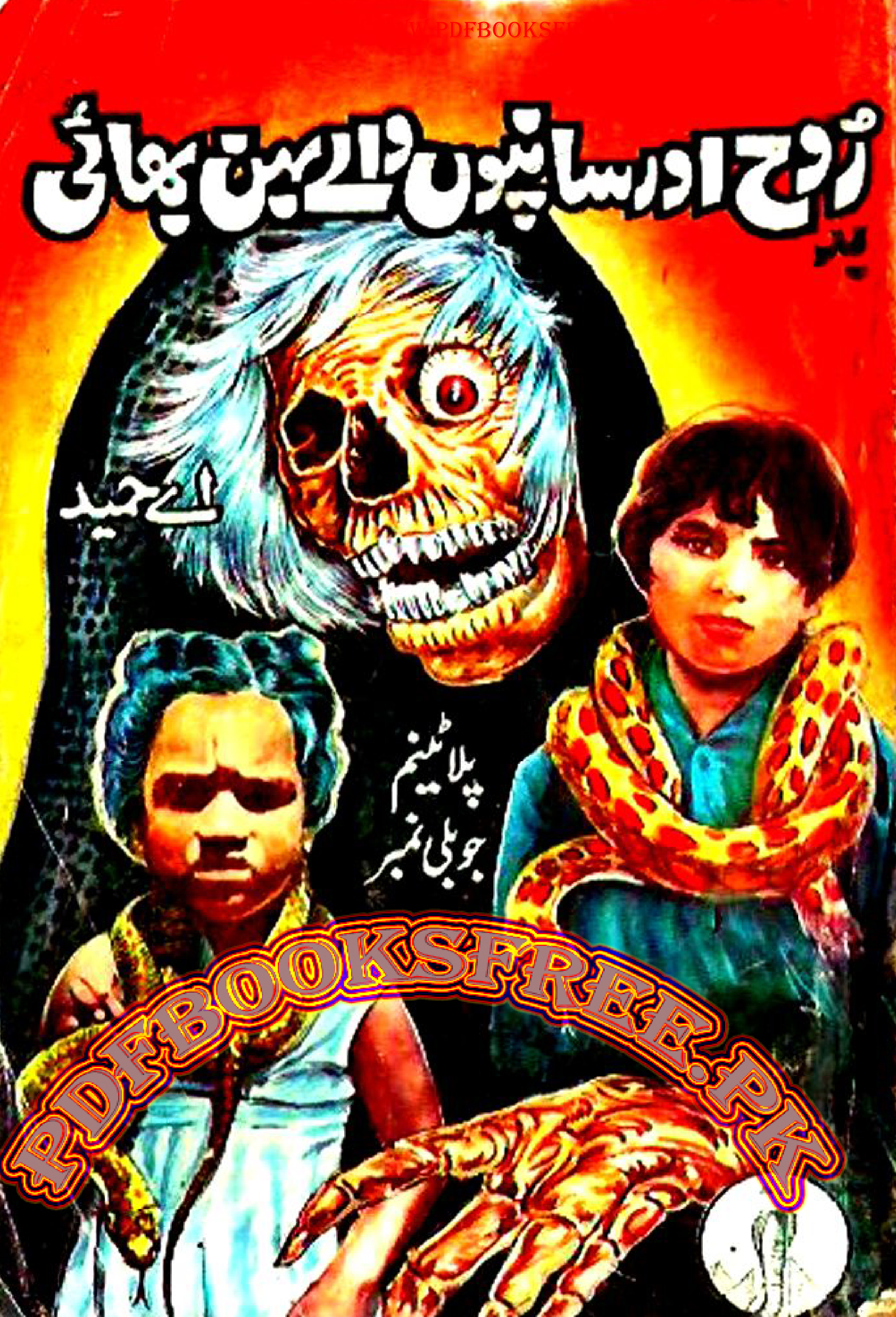
روح اور سانپوں والے بہن بھائی
اے حمید
پلاٹینم
جوبلی نمبر
PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہلا ٹیم جوبلی نمبر (۷۵)

ناگ ماریا اور عنبر کی واپسی
کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

بدروح اور سانپوں والے بہن بھائی

اے حمید

قوس پبلی کیشنز
۱۳/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"خاص نمبر دو بد روح اور سانپوں والے بہن بھائی" دو چھوٹے بہن بھائی کی چونکا دینے والی زندگی کی کہانی ہے جن کی گردنوں میں ایک خوفناک اتفاق سے سیاہ زہریلے سانپ لپٹے ہوئے ہیں جو کسی بھی طرح سے ان کی گردنوں سے نہیں اترتے بلکہ ان کی گردنوں سے آہستہ آہستہ خون چوس کر ان کی زندگی کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ ایک بد روح کا جادو ہے جس کے ذریعے وہ ان دونوں بہن بھائیوں کو آہستہ آہستہ ہلاک کر کے اپنا کوئی خوفناک منصوبہ مکمل کرنا چاہتی ہے۔

اب آپ پڑھیں کہ عنبر، ناگ ماریا اور کیپٹن نے کس طرح ان خطرناک حالات کا مقابلہ کر کے ان دونوں بہن بھائی کو اس عذاب سے نجات دلائی جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ ان سب کا انتہائی خطرناک کارنامہ بھی ہے۔ جو آپ مدتوں یاد رکھیں گے۔

اب آپ جلدی سے ورق الٹ کر پڑھنا شروع کر دیں تاکہ آپ جان سکیں ان دونوں بہن بھائی کو کیسے نجات ملی۔

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

- کالی سپیرا اور کلغی والا سانپ
- نقلی ماریا ۔ اصلی ناگ
- مُردہ کھوپڑی ۔ خون پینے والے سانپ
- ناگ بولا ۔ ماریا نے میری گردن کاٹ دی
- روح کا تہہ خانہ
- روح اور سانپوں والے بہن بھائی
- کفن پوش سپیرا
- کون ہے؟ قبر سے آواز آئی
- ناگ ۔۔ ایک انوکھی مگر پُراسرار دنیا میں
- خفیہ پُراسرار تحفہ
- رُوح کیٹی کا پیچھا کر رہی تھی
- عنبر اور لاہور کی لڑکی شیبا

کالی سپیرا اور کلغی والا سانپ

دریا کی موجیں بڑی تیز تھیں۔

ماریا سفید تاج والے کالے سانپ کی شکل میں دریا کی موجوں پر بہتی چلی جا رہی تھی۔ دریا چٹانوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی لہروں کو پتھروں کے ساتھ پٹخ رہا تھا اور ماریا بڑی مشکل سے اپنے آپ کو پتھروں کے ساتھ ٹکرانے سے بچا رہی تھی۔ اس کے ساتھ بہت بڑا حادثہ ہوا تھا۔ خواہ مخواہ اس نے کراماتی تسبیح کو دریا میں پھینکا۔ نہ وہ تسبیح کو دریا میں پھینکتی اور نہ ہی ماریا سے سانپ بنتی۔ اب خدا جانے اس کا آگے چل کر کیا حال ہوگا۔ کیونکہ اب وہ ماریا نہیں تھی جو غائب ہو۔ اب وہ ایک سانپ تھی جس کو ہر کوئی دیکھ سکتا تھا۔ پکڑ کر پٹاری میں ڈال کر قید کر سکتا تھا اور اوپر سے پتھر مار کر ہلاک بھی کر سکتا تھا۔

دریا چٹانوں سے نکل کر کھلے میدان میں آیا تو لہروں کا بہاؤ سست ہوگیا اور ماریا سانپ کی شکل میں لہرا لہرا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر تیرنے لگی۔ پھر بھی اسے دریا کی لہروں میں سے اپنے سفید کلغی والے سر کو اوپر اٹھائے رکھنے کے لیے بڑی محنت کرنی پڑ رہی تھی ـــــ دریا آگے جا کر ایک جنگل کی طرف گھوم گیا۔ ماریا نے دیکھا کہ دریا کے دونوں کناروں پر جنگل ہی جنگل تھے۔ اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ بمبئی شہر کی خانقاہ سے اڑ کر کہاں آ گئی تھی اور اب دریا اسے کہاں لیے جا رہا تھا۔

دریا کی لہروں پر تیرتے تیرتے ماریا تھک گئی۔

اس نے کنارے کی طرف تیرنا شروع کیا۔ کافی محنت کے بعد وہ کنارے پر آ گئی۔ دریا سے باہر نکل کر وہ خشک جھاڑیوں میں جا کر کنڈلی مار کر بیٹھ گئی۔ اور اپنی حالت پر آنسو بہانے لگی۔ اس کی قسمت میں سانپ بننا ہی لکھا تھا۔ یہ سوچ کر اسے بڑا دکھ ہو رہا تھا۔ کیوں کہ سانپ کو ہر انسان اپنا دشمن سمجھتا ہے اور کوئی بھی انسان اسے ہلاک کر سکتا تھا۔

تھوڑی دیر تک جھاڑیوں میں بیٹھے رہنے کے بعد ماریا باہر نکل آئی اور اس نے جنگل میں یونہی ایک طرف رینگنا شروع کر دیا۔ اس کے دل میں بس یہی ایک امید تھی کہ شاید کہیں کسی جگہ ناگ سے ملاقات ہو جائے اور وہ اسے پہچان لے۔ اس بے چاری کو کیا خبر تھی کہ ناگ کی تو ساری طاقت چھن چکی ہے اور وہ خود سانپ سے ڈرنے لگا ہے

اور وہ کسی سانپ سے اس کی زبان میں بات نہیں کر سکتا۔

ماریا پتھروں، ٹیلوں، جھاڑیوں اور درختوں کے ذخیروں میں سے گذر کر ایک ایسی جگہ آ گئی جہاں سامنے ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ ماریا اس گاؤں میں جاتے گھبرا رہی تھی۔ اسے ڈر تھا کہ اگر کسی انسان کی نظر اس پر پڑ گئی تو وہ اسے مار ڈالے گا ـــــ وہ ایک کھیت کے کنارے کنارے رینگتی ہوئی تالاب کی طرف آ گئی۔ اس تالاب پر دو لڑکیاں پانی بھر رہی تھیں اور آپس میں ہنسی مذاق کر رہی تھیں۔ اچانک ایک لڑکی کی ماریا پر نظر پڑ گئی۔

'سانپ سانپ'

وہ چلائی اور دونوں ڈر کر وہاں سے بھاگ گئیں۔

ماریا نے خدا کا شکر ادا کیا۔ کیوں کہ اگر عورتوں کی بجائے وہاں کوئی مرد ہوتا تو ماریا کو زندہ نہ چھوڑتا ـــــ لیکن ان لڑکیوں نے گاؤں میں جا کر شور مچا دیا کہ جنگل میں تالاب کے کنارے ایک کالا سانپ ہے جس کے سر پر سفید کلغی ہے۔ گاؤں کے ایک بوڑھے آدمی نے ہاتھ بلند کر کے کہا،

'سفید کلغی والا سانپ صدیوں میں کہیں نظر آتا ہے اسے پکڑ کر گاؤں میں رکھو۔ یہ خوش نصیبی لاتا ہے ہم اس سانپ کی پوجا کریں گے'۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لوگ سانپ کو پکڑنے کے لیے تالاب کی طرف آ گئے۔

ماریا نے دور سے لوگوں کو ڈنڈے اور باریک جال لیے تالاب کی طرف آتے دیکھا تو وہ کھیتوں کی طرف بھاگی۔ وہ بڑی تیزی سے رینگتی بھاگتی چلی جا رہی تھی کہ اچانک ایک طرف سے اسے بین کی آواز سنائی دی۔ چونکہ وہ سانپ بن چکی تھی اور بین پر ڈانس کرنا سانپ کی فطرت ہوتی ہے اس لیے ماریا کے دماغ اور سارے جسم پر بین کی آواز کا اثر ہونے لگا۔ بین کی آواز کی لہریں اس کے جسم سے ٹکرا ٹکرا کر اسے مدہوش کر رہی تھیں۔ وہ اپنے آپ رُک گئی اور کنڈلی مار کر بیٹھ گئی اور اس کا سر اس کی مرضی کے بغیر جھومنے لگا۔

یہ بین ایک سپیرا بجا رہا تھا جو اتفاق سے اس گاؤں کے قریب سے گذرا تو لوگوں نے اسے کہا کہ تالاب کے پاس سفید کلغی والا سانپ ہے وہ ہمیں پکڑ دو۔ سپیرا یہ سن کر چونک پڑا کہ یہاں سفید کلغی والا سانپ آ گیا ہے۔ اس کی قیمت کا سپیرے کو بھی احساس تھا۔ سفید کلغی والا سانپ وہ منہ مانگے پیسوں پر شہر کے بڑے سپیرے پاس بیچ سکتا تھا۔ ادھر گاؤں والے بھی سفید کلغی والے سانپ کو قابو میں کر کے اس کی عبادت اور پوجا کرنے کا پروگرام بنا چکے تھے انہوں

نے سپیرے سے کہہ دیا تھا کہ ہم تمہیں پیسے دے دیں گے مگر سانپ اپنے پاس ہی رکھیں گے۔

مگر سپیرا دل میں کچھ اور ہی سوچ رہا تھا۔

وہ بین بجاتا ماریا کے سامنے آ گیا۔ ماریا سانپ کی شکل میں سامنے زمین پر کنڈلی مارے بیٹھی بین کی دھن پر جھوم رہی تھی۔ سپیرا بین بجاتے بجاتے ماریا کے قریب کھسکتا آیا۔ اس نے ایک ہاتھ میں بڑا سا رومال پکڑ رکھا تھا۔ ماریا مدہوشی کے عالم میں رقص کر رہی تھی۔ جھوم رہی تھی۔ سپیرا اس کے بالکل قریب آ گیا اور پھر اس نے جلدی سے رومال ماریا کے اوپر پھینک کر اسے اوپر اٹھا لیا اور ایک کھلی پٹاری میں ڈال کر اوپر سے ڈھکن دے دیا۔

گاؤں کے لوگوں نے خوشی سے تالیاں بجائیں اور سپیرے کو مبارک باد دی کہ اس نے گاؤں والوں کی پوجا کے لیے سفید چاندی ایسا سانپ پکڑ کر دے دیا۔ سپیرا اس سانپ کو اپنے پاس ہی رکھنا چاہتا تھا۔ مگر اس وقت اس نے کسی سے کچھ نہ کہا اور سفید کلغی والے سانپ یعنی ماریا کی پٹاری لا کر اس نے گاؤں کے بڑے بوڑھے کے آگے رکھ دی اور کہا:

"یہ آپ کی امانت ہے۔ اسے اپنے پاس رکھیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیکن ایک بات کا خاص خیال رکھیں کہ یہ بڑا قیمتی مگر بڑا ہی زہریلا سانپ ہے۔

بوڑھے نے کہا:

کیا تم اس کا زہر نہیں نکال سکتے؟"

پیرا کہنے لگا:

پہلی بات تو یہ ہے کہ جس کپڑے سے میں اس کا زہر نکالوں گا اس کپڑے کو سانپ کے دانتوں کے چھوتے ہی آگ لگ جائے گی دوسری بات یہ ہے کہ یہ خاص قسم کا سانپ ہے بلکہ سانپوں کا بادشاہ ہے۔ [illegible] طریقے سے اس کا زہر نکال بھی لیا گیا۔ [illegible] ذرا ہی زہر پھر پیدا ہو جائے گا۔

بوڑھا بولا

"کوئی بات [illegible]۔ تم اس کی پٹاری ہمیں دے [illegible] اسے شیشے کے مرتبان میں بند کر کے اپنے مندر میں رکھیں گے اور اس کی پوجا کریں گے۔

پیرے نے پٹاری گاؤں والوں کے حوالے کر دی۔ گاؤں والوں نے ایک شیشے کا مرتبان منگوا کر ماریا کو اس کے اندر داخل کر کے اوپر سے سوراخوں والا ڈھکنا بند کر دیا۔ ماریا مرتبان میں قید ہو چکی تھی۔ اس مرتبان کو گاؤں کے

چھوٹے سے مندر میں ایک طاق میں رکھ کر اس کے آس پاس موم بتیاں روشن کر دی گئیں۔ گاؤں کے مردوں اور عورتوں نے اس کی پوجا شروع کر دی۔ پیرا اس گاؤں سے چلا گیا تھا مگر تھوڑی دور تالاب کے کنارے جنگل میں ایک جگہ چھپ کر اس انتظار میں تھا کہ کب سانپ چرا کر وہاں سے رفو چکر ہو جائے۔

تیسرے روز رات کو درگا دیوی کا تہوار تھا اور گاؤں کے لوگ دریا میں درگا دیوی کے پھول پھینکنے گئے ہوئے تھے پیرا اندھیرے میں جنگل سے نکل کر مندر میں آ گیا۔ یہاں ایک آدمی مندر کے باہر بیٹھا پہرہ دے رہا تھا۔ پیرے کو دیکھ کر بولا:

"تم ابھی یہاں ہی ہو؟ گئے نہیں؟"

پیرا کہنے لگا:

"میں چلا گیا تھا لیکن دل نے کہا کہ سفید کلغی والے سانپوں کے بادشاہ کے آخری بار درشن کر لوں۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ اندر جا کر سانپ کو ماتھا ٹیکوں؟"

پہرے دار نے کہا:

"مگر خبردار بین مت بجانا۔ دیوتا پریشان ہو جائے گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سپیرے نے اپنی پٹاری اور بین وہاں زمین پر رکھ دی اور کہا :

"یہ چیزیں اپنے پاس ہی رکھیں ۔ میں سانپ کو ماتھا ٹیک کر آتا ہوں "

اور سپیرا مندر میں داخل ہو گیا۔ پہرے دار سپیرے کو صاف دیکھ رہا تھا۔ سپیرے نے دیکھا کہ شیشے کے مرتبان میں سفید کلغی والا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہے ۔ مگر اس نے اپنا سر ایک طرف جھکا رکھا ہے ۔ جیسے قید ہو جانے سے اداس ہو۔ سپیرے نے پیچھے گردن گھما کر دیکھا۔ پہرے دار اسے برابر دیکھ رہا تھا۔

سپیرے نے سوچا کہ یہ کم بخت اسے اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دے گا۔ وہ پہرے دار کے قریب آیا اور بولا :

"ٹیک لیا ہے ماتھا۔ بڑا زبردست سانپ ہے۔ اس کی طرف تو کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا "

پہرے دار نے بڑے فخر سے کہا :

"اسے سب سے پہلے میری بیوی نے دیکھا تھا۔ میں بڑا خوش قسمت ہوں۔ اسی لیے مجھے اس

مندر کا نیا پجاری بنا دیا گیا ہے "

پہرے دار بڑا فخر کر رہا تھا اور خوش ہو رہا تھا۔ اسے ذرا خبر نہ ہوئی کہ سپیرے نے جیب سے ایک چھوٹا سا سانپ نکال کر مٹھی میں پکڑ لیا تھا۔ سپیرا اس سے باتیں کرتے ہوئے پہرے دار کے قریب آ گیا۔ مندر کے اندر جو لیمپ جل رہا تھا اور دو موم بتیاں روشن تھیں ان کی روشنی ڈیوڑھی کے باہر تک آ رہی تھی مگر پہرے دار کو سپیرے کے ہاتھ میں پکڑا چھوٹا سا سانپ دکھائی نہ دیا۔

سپیرے نے چپکے سے چھوٹا سانپ پہرے دار کی گردن میں قمیض کے اندر ڈال دیا۔ پہرے دار اچھل کر پرے ہٹا اور گردن زور زور سے جھاڑنے لگا، لیکن اتنے عرصے میں سانپ اپنا کام کر چکا تھا۔ پہرے دار کے جسم میں سانپ کا تیز زہر داخل ہو کر خون کے ذروں کو پھاڑ چکا تھا۔ پہرے دار بے جان ہو کر زمین پر گر پڑا۔

سپیرے نے جلدی سے مادیا کے سانپ والا مرتبان اپنی پٹاری میں رکھا اور اسے جھولے میں ڈال کر جنگل کے اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ وہ ساری رات جنگل میں چلتا رہا۔ صبح ہوئی تو دریا کنارے پہنچ گیا۔ یہاں اُس نے دریا پار کیا۔ دوسرے کنارے ایک بڑا قصبہ تھا۔ اس قصبے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ ایک بس پر سوار ہو کر شہر رتلام میں آگیا۔

پیارے دوستو!

یہ وہی رتلام شہر ہے جس کے ایک مندر میں خلائی لڑکی کیٹی کی مورتی رکھی ہوئی ہے اور لوگ اس کی پوجا کرتے ہیں۔ کیوں کہ وہ اسے چوکور آنکھوں والی دیوی واس کماری سمجھ رہے ہیں۔ یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ کیٹی پتھر کی مورتی میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس کی چوکور آنکھیں زندہ ہیں اور وہ سن سکتی ہے مگر وہ بول نہیں سکتی اور اپنے پتھریلے جسم کو ذرا بھی ہلا جُلا نہیں سکتی تھی۔

اسی چھوٹے سے شہر رتلام میں ریلوے لائن کے پار برگد کے گھنے درخت تلے ایک مشہور اور تجربہ کار سپیرا رہتا تھا جو زہریلے سانپ پکڑ کر سول ہسپتال والوں کے پاس فروخت کرتا تھا جہاں ان سانپوں کا زہر نکال کر اس کی سانپ کے کاٹے کے انجکشن بنائے جاتے تھے۔ سپیرا ماریا کے مرتبان کو لے کر تجربہ کار بوڑھے سپیرے کے گھر میں آگیا۔ اس نے تھیلا کھول کر مرتبان تجربہ کار سپیرے کے سامنے رکھا تو بوڑھے سپیرے

کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس نے ایسا سانپ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ سفید کلغی اور سانپ کے جسم پر منکوں کے دانوں کے سبز نشان!

بوڑھے سپیرے نے کہا:

"میں تمہیں اس سانپ کے دو ہزار روپے دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ ایک پائی نہیں دوں گا!"

مکار سپیرا بولا:

"میں تو پانچ ہزار سے ایک ٹیڈی پیسہ کم نہیں لوں گا۔"

بوڑھے سپیرے نے تین ہزار تک کہا مگر مکار سپیرا نہ مانا اور مرتبان تھیلے میں رکھ کر واپس چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی بوڑھے سپیرے نے کونے میں رکھی ہوئی پٹاری میں سے ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا سانپ باہر نکالا اور اسے اس جگہ کی مٹی سنگھائی جہاں مکار سپیرا بیٹھا ہوا تھا۔ اس مٹی میں ابھی تک مکار سپیرے کے کپڑوں اور جسم کی بو رچی ہوئی تھی۔

بوڑھے سپیرے نے سرخ سانپ کو چھوڑ دیا۔ سرخ سانپ مکار سپیرے کا پیچھا کرنے لگا۔ جدھر سے اسے سپیرے کی بو آ رہی تھی وہ ادھر کو ہی چلا جا رہا تھا۔ سپیرا ریلوے لائن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے پاس جا کر ایک پل کے نیچے بیٹھ گیا۔ یہاں دوسرا کوئی آدمی نہیں تھا۔ اس نے مرتبان کو باہر نکال کر سفید کلغی والے سانپ کو غور سے دیکھا اور سوچا کہ اسے تین ہزار روپے لے لینے چاہئیں مگر اب دیر ہو چکی تھی۔ کیونکہ سرخ زہریلا سانپ اس کی بو سونگھتا ہوا ریلوے لائن والے پل کے نیچے پہنچ گیا تھا۔

مکار سپیرا مرتبان کو تھیلے میں ڈال رہا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ تین ہزار روپے کے عوض ماریا کے سانپ کو فروخت کر دے گا۔ جونہی وہ تھیلا کندھے پر ڈال کر اٹھا سُرخ سانپ نے پتھروں کے ڈھیر میں سے نکل کر اس کی پنڈلی پر ڈس دیا اور تیزی سے واپس بھاگ گیا۔ سپیرا سمجھ گیا کہ بوڑھے سپیرے نے اس کے تعاقب میں جس سانپ کو روانہ کیا تھا اس نے اپنا کام کر ڈالا ہے۔ اس وقت اس کے پاس سانپ کا منکا بھی نہیں تھا۔ وہ صرف مرتبان کا تھیلا لے کر وہاں آیا تھا۔

مکار سپیرا اٹھ کر ایک طرف بھاگنے کی کوشش کرنے لگا مگر وہ گر پڑا۔ مرتبان گر کر ٹوٹ گیا اور ماریا اس میں سے نکل کر ایک طرف رینگنے لگی۔ بوڑھا سپیرا بھی سُرخ سانپ کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ اس نے مکار سپیرے

کو گر کر مرتے اور مرتبان کو ٹوٹ کر اس میں سے سفید کلغی والے سانپ کو نکل کر بھاگتے دیکھ لیا تھا۔

بوڑھے نے وہیں بین بجانی شروع کر دی۔

ماریا پتھروں میں رینگتی ہوئی ریلوے لائن پر آ گئی تھی ادھر سگنل ڈاؤن ہو چکا تھا اور گاڑی شور مچاتی دھڑ دھڑ کرتی چلی آ رہی تھی۔

بوڑھا سپیرا بین بجاتے ہوئے ریلوے لائن کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ ماریا بھی کنڈلی مار کر ریلوے لائن پر بیٹھ گئی اور جھومنے لگی۔ ماریا کے سانپ والے جسم پر ایک تو بین کی دھن اور پھر لائن پر دور سے آتے انجن کی وجہ سے جو تھرتھراہٹ پیدا ہو رہی تھی اس کی لہروں کا بھی اثر ہو رہا تھا۔ وہ وہیں ریلوے لائن پر بیٹھی جھوم رہی تھی اور نیچے نہیں اتر رہی تھی۔

بوڑھا سپیرا برابر بین بجا رہا تھا۔ وہ پریشان ہو گیا کہ اگر سانپ ریل کے نیچے آ کر کچلا گیا تو اس کی ساری محنت خاک میں مل جائے گی اور وہ ایک قیمتی سانپ سے محروم ہو جائے گا۔ اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ ریل گاڑی قریب سے قریب ہو رہی تھی۔ دور سے انجن نے سیٹی بجائی۔ کیونکہ ڈرائیور نے ایک آدمی کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ریل کی پٹڑی کے پاس بیٹھے دیکھ لیا تھا۔

بوڑھے سپیرے نے بین بجانی بند کر دی۔ مگر ماریا پھر بھی لائن سے نیچے نہ اتری۔ کیوں کہ انجن کی تھرتھراہٹ کی لہریں اس کے جسم پر جادو سا کر رہی تھیں۔ ریل گاڑی قریب آ گئی تھی۔ اب تو بوڑھا سپیرا گھبرا گیا۔ اس نے سانپ کو بین آگے بڑھا کر پرے سے گرانا چاہا مگر سانپ نے زبردست پھنکار مار کر سپیرے پر حملہ کر دیا۔ سپیرا جلدی سے پرے ہٹ گیا۔ انجن دور دور سے سیٹی بجا رہا تھا اور سپیرے کو ریل کی پٹڑی سے دور چلے جانے کو کہہ رہا تھا۔

سانپ اسی طرح ریلوے لائن پہ بیٹھا جھوم رہا تھا۔ بوڑھے سپیرے کی آنکھوں کے سامنے ایک انتہائی قیمتی سانپ مرنے والا تھا اور وہ اس کے مرنے کا نظارہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

ریل گاڑی بالکل اس کے سر پر آ پہنچی۔ سپیرے نے دوسری طرف چھلانگ لگا دی اور انجن ریل گاڑی کو لے کر دھڑ دھڑاتا ہوا گزرنے لگا۔ زمین کانپ رہی تھی۔ جب ریل گاڑی گزر گئی تو بوڑھا سپیرا افسوس بھرے دل کے ساتھ ریل کی پٹڑی پر آیا کہ سانپ کی کچلی ہوئی لاش ہی اٹھا کر ساتھ

لے جائے۔

مگر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ سفید کلغی والا سانپ اسی طرح ریل کی پٹڑی پر بیٹھا جھوم رہا تھا۔ ساری کی ساری ریل گاڑی اس کے اوپر سے گزر گئی تھی مگر اسے کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔ بوڑھے سپیرے کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

دوسری طرف ماریا کو بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ پوری ریل گاڑی اپنے اوپر سے گزارنے کے بعد وہ زندہ ہے۔ اب اسے اس بات کا احساس ہوا کہ وہ سانپ ضرور بن گئی ہے لیکن مر نہیں سکتی۔ جس طرح کہ وہ ماریا کے روپ میں بھی مر نہیں سکتی تھی۔ یہ جان کر ماریا کو بہت خوشی ہو رہی تھی کہ چلو اگرچہ وہ سانپ بن گئی ہے لیکن اسے کوئی ہلاک تو نہیں کر سکے گا۔

بوڑھے سپیرے کے نزدیک اب ماریا کے سانپ کی قدر و قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اب وہ تو کسی حالت میں ماریا کے سانپ کو نہیں کھو سکتا تھا۔ اس نے بین اٹھا کر ہونٹوں سے لگائی اور ایک ایسی دھن بجانی شروع کی جو اژدہا کو بھی مست کر کے بے خود کر دیتی تھی۔ ماریا کے سانپ والے جسم کے ساتھ جب اس جادو کر دینے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

والی دھن کی لہریں ٹکرائیں تو اس کا جسم بے خود سا ہو کر جھومنے لگا۔ کچھ دیر وہ جھومتی رہی۔ پھر اس کا ذہن سن ہونا شروع ہو گیا۔ وہ سست پڑ گئی۔ سپیرا اسی وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ بڑی ہوشیاری سے بین بجاتے ہوئے آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے خالی پٹاری آگے کر دی تھی۔ بین کا سرا اس نے خالی پٹاری کے کنارے کے ساتھ لگا دیا تھا۔

ماریا پر بین کی جادو بھری لہروں نے گہرا اثر کر دیا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ جھومتے ہوئے کھسک کر ریلوے لائن کے نیچے اتری اور خالی پٹاری کی طرف رینگنے لگی۔ بوڑھا سپیرا پاگلوں کی طرح بین بجائے چلا جا رہا تھا۔ جونہی ماریا پٹاری میں داخل ہوئی سپیرے نے جلدی سے پٹاری کے اوپر ڈھکن دے کر اس کا منہ بند کر دیا۔

سپیرے نے بین منہ سے ہٹا کر اطمینان کا ایک گہرا سانس لیا اور پٹاری بغل میں دبا کر وہاں سے تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے مکان میں آ گیا۔ کوٹھڑی میں داخل ہوتے ہی اس نے پٹاری کو ایک اور پٹاری میں بند کر دیا اور کوٹھڑی کو تالا لگا کر ایک طرف چل پڑا۔ ریلوے لائن والے پُل کے اوپر سے گزرتے ہوئے اس نے دیکھا کہ لوگ مکار سپیرے

کی لاش کے ارد گرد کھڑے تھے۔ لاش سیاہ پڑ چکی تھی۔ لوگ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ اسے سانپ نے کاٹا ہے۔

بوڑھا سپیرا پُل کے اوپر سے گزر گیا۔ وہ ایک بڑے اہم کام کے لیے جا رہا تھا۔ جب اس نے پہلی بار سفید کلغی والے سانپ کو دیکھا تھا تو اس کا ارادہ تھا کہ اسے شہر کے ہسپتال والوں کے پاس کافی رقم لے کر بیچ ڈالے گا کیونکہ سفید کلغی والے سانپ کا زہر بہت قیمتی ہوتا ہے اور ہسپتال والے اسے زیادہ سے زیادہ پیسے دے کر خرید لیتے ہیں، لیکن جب اس نے یہ دیکھا کہ کلغی والے سانپ کے اوپر سے پوری ریل گاڑی گزر گئی ہے اور اس پر کوئی اثر نہیں ہوا اور وہ زندہ ہے تو سپیرے نے ایسے نادر اور لاثانی سانپ کو ہسپتال والوں کے پاس فروخت کر دینے کا ارادہ بدل لیا تھا۔

اب وہ اپنے ایک ایسے دوست کے پاس مشورہ کرنے جا رہا تھا جو ایک پرانا سپیرا بھی تھا اور سانپوں کا جادو منتر کرنے میں بھی بڑا ماہر تھا۔ اس سپیرے کا نام کالی سپیرا تھا اور وہ سپیروں کی ایک پرانی بستی میں رہتا تھا۔

بوڑھا سپیرا جب کالی سپیرے کی کوٹھڑی میں داخل ہوا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو وہ ایک سبز سانپ کو مٹی کی پیالی میں دودھ پلا رہا تھا۔

"آؤ دوست! کیسے آنا ہوا؟"

کالی سپیرے نے کہا۔ کالی سپیرا بالکل گنجا اور سیاہ کالا تھا۔ کافی عمر ہو گئی تھی مگر دبلا پتلا جسم بڑا پھرتیلا اور مضبوط تھا۔ بوڑھے سپیرے نے کہا:

"دوست کالی! میں تیرے لیے ایک بہت بڑی خوش خبری لایا ہوں۔"

"وہ کیا ہے بوڑھے دوست! ذرا میں بھی تو سنوں؟"

اور جب بوڑھے سپیرے نے ساری بات کالی سپیرے کو بتائی تو کالی سپیرے نے سبز سانپ کو پٹاری میں ڈال دیا اور اپنی لال لال سانپ ایسی آنکھوں سے بوڑھے سپیرے کو گھورتے ہوئے بولا:

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟"

بوڑھا سپیرا کہنے لگا:

"مجھے ناگ دیوتا کی قسم! میں نے خود اپنی آنکھوں سے اس کلغی والے سانپ کے اوپر سے پوری ریل گاڑی گزرتی دیکھی ہے۔ پوری کی پوری ریل گاڑی انجن سمیت سانپ کے اوپر سے گزر گئی اور اسے کچھ بھی نہیں ہوا۔ وہ اسی طرح ریل کی

پٹڑی پر بیٹھا جھومتا رہا۔ کالی! یہ کیا اسرار ہے۔ یہ کیا جادو نہیں۔ کیا ہم اس سانپ سے کوئی کام لے سکتے ہیں؟"

کالی سپیرا خاموش تھا اور اپنی لال لال آنکھوں سے کوٹھڑی کی خالی فضا کو گھور رہا تھا پھر سانپ کی سی سسکار منہ سے نکال کر بولا:

"اس سانپ کو میرے پاس لے آؤ۔"

بوڑھا سپیرا بولا:

"تم — تم اس کا کیا کرو گے؟"

کالی سپیرے نے کھا جانے والی نظروں سے بوڑھے سپیرے کو دیکھا اور کہا:

"میں تمہیں بھی ایسا آدمی بنا دوں گا کہ ساری کی ساری ریل گاڑی تمہارے اوپر سے گزر جائے گی اور تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔"

اور کالی سپیرا قہقہہ مار کر ہنس دیا:

"جاؤ — اس سفید کلغی والے سانپ کو لے آؤ۔ میں تمہیں غیر فانی بنا دوں گا۔ تم ہمیشہ زندہ رہو گے۔ پھر سے جوان ہو جاؤ گے۔ تمہیں دنیا کی کوئی طاقت ہلاک نہیں کر سکے گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جوان بن کر ہمیشہ زندہ رہنے کے خیال سے بوڑھے پپیرے کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ وہ جلدی سے بولا:

"میں ابھی لاتا ہوں۔"

اور وہ تیزی سے کوٹھڑی سے باہر نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی کالی پپیرے نے کوٹھڑی کا دروازہ اندر سے بند کیا۔ اندھیرے میں ایک دیا جلایا۔ اسے کونے میں ناگ دیوتا کے پیتل کے بت پر رکھا اور ایک پٹاری میں سے انسان کی کھوپڑی اور سانپ کے آگے سے مڑے ہوئے چار دانت نکال کر اپنے سامنے زمین پر بکھیر دیئے۔ وہ جھک کر ان پر کوئی منتر پڑھ پڑھ کر پھونکنے لگا۔ اس کے منتروں میں غضب کا اثر تھا کہ سانپ کے چاروں دانت فضا میں بلند ہو کر انسانی کھوپڑی کے سر پر آ کر اس طرح کھب گئے جیسے کھوپڑی کو ڈس رہے ہوں۔ اب کھوپڑی میں حرکت پیدا ہوئی۔

کالی پپیرا بڑے زور زور سے منتر پڑھ رہا تھا۔ اس کا سارا چہرہ پسینے میں بھر گیا تھا۔ انسانی کھوپڑی اوپر اٹھتی اٹھتی ناگ دیوتا کی چوکی پر آ کر ٹک گئی اور پھر اس کھوپڑی سے ایک انسان کا چہرہ بن گیا۔ اس انسان کی آنکھیں اوپر کو چڑھی ہوئی تھیں جیسے مر گیا ہو۔ کالی

پپیرا منتر پڑھتے پڑھتے رک گیا۔

اس نے انسانی چہرے پر جس کا کوئی دھڑ نہیں تھا زور سے پھونک ماری اور پھر ہاتھ باندھ کر بولا:

"اے ہماری زمین کے سب سے بڑے جادوگر! میرے پاس ایک ایسا سانپ آنے والا ہے جو۔"

انسانی کھوپڑی والے چہرے کی آنکھیں گھوم کر کالی پپیرے کے چہرے کی طرف دیکھنے لگیں پھر اس کے سیاہ کالے خشک ہونٹوں سے ایک کمزور سی آواز نکلی:

"کالی! میں اس سفید کلغی والے سانپ کے بارے میں جو کچھ جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو۔ اگر تم میرے شاگرد نہ ہوتے تو میں کبھی نہ آتا۔"

کالی پپیرے نے سر جھکا کر کہا:

"میرے عظیم جادوگر اُستاد! میں کس زبان سے تمہارا شکریہ ادا کروں۔ مجھے بتا کہ وہ سفید کلغی والا سانپ اصل میں کون ہے؟"

جادوگر استاد کی کھوپڑی کے لب پھر ہلے اس نے کہا:

"سنو کالی! جس سفید کلغی والے سانپ کو تم سانپ سمجھ رہے ہو وہ سانپ نہیں ہے۔"

کالی نے حیران ہو کر پوچھا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تو پھر وہ کیا ہے عظیم اُستاد؟"
جادوگر اُستاد کی کھوپڑی نے ڈانٹ کر کہا:
"اپنا کالا منہ بند رکھ اور میری بات غور سے سن جس سانپ کو تم سانپ سمجھ رہے ہو وہ ایک لڑکی ہے۔ اس کے سنہری بال ہیں۔ اس کا نام ماریا ہے۔ وہ پانچ ہزار سال سے زندہ ہے اور سفر کر رہی ہے اور وہ کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔"
کالی پیپیرے نے اتنی زیادہ عقل حیران کر دینے والی باتیں اکٹھی سن لی تھیں کہ اس کا سر چکرا گیا۔ اس کے منہ سے اپنے آپ نکل گیا:
"عظیم استاد! کیا یہ لڑکی ہے جو پانچ ہزار سال سے زندہ ہے اور کسی کو دکھائی نہیں دیتی؟"
جادوگر اُستاد کی کھوپڑی نے کہا:
"ہاں۔۔۔ اور اسے کوئی ہلاک بھی نہیں کر سکتا۔ ایک بزرگ کی تسبیح کی بے حرمتی کرنے کی وجہ سے اسے یہ سزا ملی ہے کہ یہ سانپ بنا دی گئی ہے۔"
کالی پیپیرا ہاتھ باندھ کر بولا:

"عظیم اُستاد! کیا میں پانچ ہزار سال تک زندہ نہیں رہ سکتا؟"
جادوگر استاد نے کہا:
"کالی! اگر یہ لڑکی میری زندگی میں مجھے مل جاتی تو میں کبھی نہ مرتا۔ لیکن تم میرے خاص شاگرد ہو۔ تم نے میری بڑی خدمت کی ہے۔ میں تمہیں وہ منتر بتاؤں گا جسے پڑھ کر تم بھی ہمیشہ زندہ رہو گے لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہیں اسی لڑکی ماریا کے روپ میں ظاہر ہونا ہو گا۔ یہ لڑکی انسانی شکل میں آ کر غائب ہو جاتی ہے یعنی اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا مگر وہ سب کو دیکھ سکتی ہے۔ مگر تم غائب نہیں ہو سکو گے پھر تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے موت پر فتح پانے کے لیے ایک اور شرط پوری کرنی ہو گی۔"
"وہ کون سی شرط ہے عظیم اُستاد؟" کالی پیپیرے نے پوچھا۔
عظیم جادوگر استاد کی کھوپڑی نے کہا:
"غور سے سنو اور یاد رکھنا۔ اس لڑکی کے ساتھ اس کے دو بھائی بھی ہزاروں سال سے واپسی کا سفر کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام عنبر ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جو عنبر خانی ہے۔ دوسرے کا نام ناگ ہے جو اصل میں ایک سانپ ہے مگر انسان کی شکل میں چلتا پھرتا ہے۔ اگر کسی طرح تم اس ناگ کی اس وقت گردن کاٹ کر مجھے لا دو جب وہ سانپ بنا ہوا ہو تو میں تمہیں ایک ایسا منتر بتا دوں گا جسے پڑھ کر اپنے اوپر پھونکنے کے بعد تم ماریا سے دوبارا اپنی اصلی صورت کالی سپیرے کے روپ میں آ جاؤ گے اور پھر کبھی نہ مر سکو گے اور جوان بن کر ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک زندہ رہو گے"

کالی سپیرے نے کہا:

"عظیم استاد! یہ کون سی مشکل بات ہے۔ میں تمہیں ناگ کی گردن اتار کر لا دوں گا جب وہ سانپ بنا ہوا ہو گا لیکن میں اسے کہاں مل سکوں گا اور اسے کیسے پہچان سکوں گا کہ یہی ناگ ہے"

جادوگر کی کھوپڑی نے کہا:

"میری کھوپڑی کے اوپر ناگ دیوتا کے سر پہ جلتے دیئے کی طرف غور سے دیکھو۔ تمہیں اس

میں عنبر اور ناگ کی شکلیں نظر آئیں گی۔ ان میں سے جو آنکھوں کو نہیں جھپکے گا وہ ناگ ہو گا"

کالی سپیرے نے اپنی آنکھیں دیئے کی لَو پر جما دیں اتنے میں اس کی روشنی میں عنبر اور ناگ کی تصویریں اُبھر آئیں۔ عظیم استاد جادوگر کی کھوپڑی نے کہا:

"ان میں سانولے رنگ اور آنکھیں نہ جھپکنے والا ناگ ہے۔ ان کی صورتیں دماغ میں اچھی طرح بٹھا لو"

کالی سپیرے نے دونوں کی شکلوں کو پوری طرح یاد کر لیا۔ پھر وہ شکلیں غائب ہو گئیں۔

عظیم اُستاد کی کھوپڑی نے کہا:

"اب تم جا کر سفید کلغی والا سانپ یہاں لے آؤ"

"جو حکم عظیم اُستاد جادوگر!"

کالی سپیرا بولا:

"عظیم اُستاد! بوڑھا سپیرا شام کو وہ سانپ میرے پاس لائے گا"

عظیم جادوگر نے کرخت آواز میں کہا:

"بدبخت! دیر نہ کر — یہ سانپوں کا کالا جادو ہے۔ دیر کرو گے تو خطا کھاؤ گے۔ جاؤ، اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بوڑھے سپیرے سے سفید کلغی والا سانپ لے کر ابھی واپس آؤ۔ اگر وہ انکار کرے تو اسے وہیں ختم کر دو۔ جاؤ۔"

"جو حکم عظیم جادوگر اُستاد!"

اور کالی سپیرا اپنی کوٹھڑی کو تالا لگا کر بوڑھے سپیرے کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

نقلی ماریا ۔ اصلی ناگ

کالی سپیرا بجلی کی تیزی کے ساتھ چلا جا رہا تھا۔ جب وہ بوڑھے سپیرے کے گھر پہنچا تو وہ بوڑھا سپیرا ماریا کے سانپ کی پٹاری لے کر کہیں جا رہا تھا۔ کالی سپیرا لپک کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور مسکراتے ہوئے بولا!

"کیوں دوست! کیا تم سانپ لے کر کہیں اور جا رہے ہو؟"

بوڑھا سپیرا گھبرا گیا۔ اصل میں اسے کالی سپیرے پر اعتبار نہیں تھا مگر اس کے منہ پر اسے انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کھسیانا سا ہو کر بولا!

"نہیں نہیں۔ میں تو تمہاری ہی طرف آ رہا تھا۔"

کالی سپیرے نے کہا!

"کیا تم جوان بن کر ہمیشہ زندہ نہیں رہنا چاہتے؟"

"کیوں نہیں؟ کیوں نہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تو پھر میرے ساتھ آؤ۔ میں ابھی تمہیں بوڑھے سے جوان بنائے دیتا ہوں اور پھر تم کبھی نہیں مر سکو گے۔"

کالی پیپرا بڑی مکاری سے بوڑھے پیپرے کو ایک طرف گھنے درختوں میں لے گیا جہاں ایک اندھا کنواں بنا ہوا تھا۔ اس کنوئیں میں پانی کی بجائے سانپ بچھوؤں نے اپنا گھر بنا رکھا تھا۔

کالی پیپرے نے کہا:

"یہ سانپ والی پٹاری زمین پر رکھ کر اس کنوئیں کے اوپر بیٹھ جاؤ۔ میں سفید کلغی والے سانپ کو سامنے رکھ کر منتر پڑھوں گا اور پھر اس کنوئیں سے ایک دھواں اُٹھے گا جو تمہارے جسم سے ٹکرائے گا اور تمہارے چہرے کی ساری جھریاں دور ہو جائیں گی اور تمہارے سفید بال پھر سے کالے ہو جائیں گے اور تمہارا بوڑھا جسم نوجوان لڑکے کے جسم میں تبدیل ہو جائے گا۔"

اگرچہ کالی پیپرا اس کا دوست تھا پھر بھی وہ اس پر کم ہی بھروسہ کیا کرتا تھا۔ لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کے پاس بڑے بڑے خطرناک اور کایا پلٹ دینے

والے منتر بھی ہیں۔ چنانچہ بوڑھا پیپرا جوان بننے اور ہمیشہ زندہ رہنے کے لالچ میں آ کر اس کے جھانسے میں آ گیا اور کنوئیں پر جا کر بیٹھ گیا۔

کالی پیپرے نے سفید کلغی والے ماریا سانپ کی پٹاری سامنے رکھ لی اور منہ میں یونہی کوئی منتر پڑھنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد کالی پیپرے نے کہا:

"آنکھیں بند کر لو۔ کنوئیں سے جوانی کا دھواں اُٹھنے ہی والا ہے۔"

بوڑھے پیپرے کی عقل پہلے ہی ماری گئی تھی اب اس نے آنکھیں بھی بند کر لیں۔ کالی پیپرا تو اس گھڑی کا انتظار کر رہا تھا۔ جونہی بوڑھے پیپرے نے آنکھیں بند کیں۔ وہ چیتے کی طرح اپنی جگہ سے اچھلا اور بوڑھے پیپرے کو کنوئیں میں دھکا دے دیا۔ ایک دردناک چیخ کی آواز تھی جو بوڑھے پیپرے کے ساتھ ہی اندھے کنوئیں میں نیچے ہی نیچے غرق ہوتی چلی گئی۔

کالی پیپرے نے ماریا والے سانپ کی پٹاری اُٹھا لی اور اندھے کنوئیں میں سے جھانک کر نیچے دیکھا اسے سانپ اور بچھوؤں کی وحشی اور غضب ناک پھنکاروں کے سوا کچھ سنائی نہ دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کالی پیپیرا پٹاری لے کر سیدھا اپنی کوٹھڑی میں آ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اندر کنڈلی لگا لی۔ اور دیکھا کہ دیا جل رہا ہے اور عظیم جادوگر استاد کی انسانی کھوپڑی انسانی شکل میں اسی طرح ناگ دیوتا کے پاس پڑی اس کی طرف ٹکٹکی باندھے تک رہی ہے۔

کالی پیپیرے نے ماریا سانپ والی پٹاری اس کے سامنے جا کر رکھ دی اور کہا:

"اے عظیم جادوگر استاد! اس پٹاری میں وہ سانپ ہے جو تمہارے کہنے کے مطابق ایک لڑکی ہے جس کا نام ماریا ہے"

عظیم جادوگر استاد نے گرج کر کہا:

"بدبخت! اس کو کھول کر دیکھ"

کالی پیپیرے نے پٹاری کھولی تو اس میں سے ایک کالا سانپ جس کی کلغی سفید تھی باہر نکل کر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ اس وقت ماریا کو کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ یہ اس عظیم جادوگر استاد کی روح کا اثر تھا کہ ماریا کی یادداشت گم ہو گئی تھی۔ اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آئی ہے۔

عظیم جادوگر کی کھوپڑی بولی:

"کالی ۔۔۔ اس سانپ کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لے اور پھر میرے جادو کا تماشہ دیکھ"

کالی پیپیرے نے ماریا سانپ کی طرف ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑا اور اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا۔ سانپ کا سینے کے ساتھ لگنا تھا کہ کالی پیپیرے کو ایک جھٹکا لگا۔ وہ زمین سے ایک فٹ اوپر فضا میں بلند ہو کر جب دوبارا زمین پر گرا تو ماریا بن چکا تھا۔ پوری کی پوری شکل ماریا کی تھی۔ وہی سانولا جسم، خوب صورت نقش اور سنہری بال ۔۔ عنبر ناگ اس کو دیکھ کر کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ یہ ماریا نہیں ہے۔

کالی پیپیرا اپنے جسم کو حیرانی سے تک رہا تھا، کیوں کہ وہ اگرچہ ماریا بن چکا تھا مگر اس کا دماغ کالی پیپیرے کا ہی تھا۔ اس نے عظیم کھوپڑی کی طرف دیکھ کر حیرت سے کہا:

"عظیم استاد! میں دنگ رہ گیا ہوں کہ تمہارے منتر نے مجھے ایک مرد سے عورت بنا دیا۔ یہاں تک کہ میری آواز بھی عورت کی طرح باریک ہو گئی ہے"

جادوگر کی کھوپڑی نے کہا:

"تم ہو بہو ماریا بن گئی ہو۔ تمہیں دیکھ کر عنبر یا ناگ اور کیٹی میں سے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ تم ماریا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں ہو۔"

کالی پیپرے نے پوچھا:

"یہ کیبٹ کون ہے؟"

جادوگر کی کھوپڑی نے کہا:

"میں تمہیں بتانا بھول گیا تھا۔ یہ ایک خلائی لڑکی ہے جو کسی دوسرے سیارے کی مخلوق ہے اور عنبر ناگ ماریا کے ساتھ سفر کر رہی ہے وہ بھی تمہیں دیکھ کر کبھی نہیں کہے گی کہ تم ماریا نہیں ہو۔"

کالی پیپرا بولا:

"اے عظیم جادوگر اب مجھے یہ بتاؤ کہ ماریا بن کر میری طاقت کتنی ہو گی اور مجھے کس شے سے بچنا ہو گا؟"

جادوگر کی کھوپڑی نے کہا:

"تم ماریا بن کر چونکہ غائب نہیں ہو بلکہ تمہیں ہر کوئی دیکھ سکتا ہے اس لیے ناگ عنبر ملیں تو یہی کہنا کہ کسی دیوتا نے تم پر جادو کر دیا ہے اور تم ظاہر ہو گئی ہو۔ تمہارے اندر صرف اتنی طاقت ہو گی کہ تم پر آگ اثر نہیں کرے گی۔ بس۔ اس کے سوا تمہارے پاس کوئی طاقت نہیں ہو گی اور جب تک کہ تم ناگ کا سانپ کی حالت میں سر

کاٹ کر نہیں لے آتے۔ تمہیں پانی سے بچنا ہو گا اگر تمہارے جسم کے کسی حصے پر پانی کی چھینٹ پڑ گئی تو تمہارے جسم کا وہ حصہ اصلی صورت میں ظاہر ہو جائے گا۔ یعنی تم باقی ماریا ہو گی مگر وہ حصہ کالی پیپرے کا ہو جائے گا۔ بس پانی سے بچنا۔ کبھی منہ نہ دھونا۔ غسل مت کرنا جس وقت تم ناگ کی سانپ کی حالت میں گردن کاٹ کر لے آؤ گے تو پھر میں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جوان اور زندہ کر دوں گا اور میں خود بھی زندہ ہو جاؤں گا۔ اب تم جاؤ اور ناگ کو تلاش کرو۔"

کالی پیپرا بولا:

"عظیم جادوگر! کیا تم مجھے یہ نہیں بتا سکتے کہ ناگ اس وقت کہاں ہو گا؟"

عظیم جادوگر کی کھوپڑی نے کہا:

"مجھے صرف اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے کہ وہ اس وقت مدراس شہر کے باہر کسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ باقی تمہیں وہاں جا کر اسے خود تلاش کرنا ہو گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کمال کی بات یہ تھی کہ عظیم جادوگر کی کھوپڑی کو یہ بالکل معلوم نہیں تھا کہ ناگ کی ساری طاقت ختم ہو چکی ہے اور اب اس میں اور ایک عام کمزور آدمی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کالی سپیرے نے جو بالکل ماریا کی شکل میں ایک خوب صورت لڑکی بن چکا تھا سر جھکا کر کہا:

"میں جا رہا ہوں عظیم جادوگر استاد! اور وعدہ کرتا ہوں کہ ناگ کی سانپ والی گردن ساتھ لے کر آؤں گا اور پھر ہم دونوں استاد شاگرد قیامت تک کے لیے جوان اور زندہ رہیں گے۔"

عظیم جادوگر کی کھوپڑی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور وہ آہستہ سے بولا:

"جاؤ ۔۔۔ میں تمہاری واپسی کا انتظار کروں گا۔"

کالی سپیرے نے اپنی کوٹھڑی کو تالا لگایا اور شہر کے ریلوے سٹیشن کی طرف چل پڑا۔ اس نے ساڑھی پہن رکھی تھی جیسا کہ مدراس کی لڑکیاں پہنا کرتی ہیں اور اس نے اپنے پرس میں کافی روپوں کے نوٹ بھی رکھ لیے تھے۔ اس پرس کے ایک خانے میں دو بڑے ہی زہریلے چھوٹے چھوٹے سانپ بھی رکھے ہوئے تھے تاکہ خطرے کے وقت

ان سے کام لیا جا سکے۔

○

نقلی ماریا یعنی کالی سپیرا لڑکی کے روپ میں ریلوے سٹیشن پر آ گئی۔ اس نے مدراس کا ٹکٹ لیا اور ریل گاڑی کے زنانہ ڈبے میں دوسری عورتوں کے ساتھ بیٹھ گئی۔ ریل مدراس شہر کی طرف روانہ ہو گئی۔

دن بھر کے ریل کے سفر کے بعد شام کے وقت نقلی ماریا مدراس پہنچ گئی۔ اس نے رات گزارنے کے لیے ریلوے سٹیشن کے سامنے ہی ایک ہوٹل میں کمرہ کرائے پر لے لیا اور کھانا کھا کر بیرے کو چائے لانے کے لیے کہا۔ بیرا چائے لے کر آیا تو نقلی ماریا نے اسے پانچ روپے انعام دیا اور باتوں ہی باتوں میں اس سے پوچھا کہ مدراس شہر کے باہر کون کون سے ہوٹل ہیں۔

بیرے نے کہا:

"میڈم! مدراس شہر کے باہر اٹلی والی پہاڑی کے پاس ایک ہی شاندار ہوٹل ہے جس کا نام اشوکا ہوٹل ہے۔ باقی چھوٹے چھوٹے ہوٹل ہیں جہاں بہت کم مسافر آتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نقلی ماریا نے مسکرا کر ہیرے کو کہا:

"اوکے ___ اب تم جا سکتے ہو۔"

رات ہوٹل میں گذارنے کے بعد نقلی ماریا دوسرے روز صبح کے وقت ٹیکسی لے کر ہوٹل اشوکا کی طرف روانہ ہوگئی۔

پیارے دوستو! آپ پڑھ چکے ہیں کہ ناگ اپنی ساری طاقت چھن جانے کے بعد ڈاکٹر ٹیوو رومن کے پاس ملازم ہوگیا تھا جو سانپ پکڑ کر ان کا زہر نکال کر شہر کے سرکاری ہسپتالوں کو سپلائی کرتا تھا اور وہ اس اشوکا ہوٹل میں اپنے مالک کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا۔

جس وقت نقلی ماریا ہوٹل کے باہر پہنچی، ناگ اور ڈاکٹر ٹیوو رومن ہوٹل سے نکل کر کار میں سامان رکھ رہے تھے۔ ناگ کے ہاتھ میں ایک ٹوکری تھی جسے وہ کار کی ڈگی کھول کر اس میں ڈال رہا تھا۔ نقلی ماریا یعنی کالی سپیرا وہاں پہنچ چکا تھا بلکہ پہنچ چکی تھی اور اس نے پہلی ہی نظر میں ناگ کو پہچان لیا تھا۔

اس نے ٹیکسی چھوڑ دی اور ناگ کی طرف بڑھی، پیچھے سے جا کر اس نے ناگ کو آواز دی:

"ناگ!"

ناگ نے پلٹ کر دیکھا کہ اس کے سامنے ماریا ظاہر

حالت میں کھڑی تھی۔ وہ خوشی سے اچھل پڑا اور اس نے ماریا کو اپنے ساتھ لگا لیا۔ اس نے ڈاکٹر ٹیوو رومن سے کہا:

"سر! یہ میری بہن ماریا ہے۔"

ڈاکٹر نے عینک صاف کر کے غور سے ماریا کو دیکھا اور بولا:

"اچھی لڑکی ہے۔ کیا کرتی ہے تمہاری بہن؟"

ناگ نے کہا:

"سر! کچھ بھی نہیں کرتی۔"

ڈاکٹر بولا:

"کیا یہ میرے ساتھ کام کرے گی؟"

ناگ نے نقلی ماریا کی طرف دیکھا۔ نقلی ماریا نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

ناگ نے کہا:

"یس سر! یہ کام کرے گی۔"

"اوکے۔" ڈاکٹر نے کہا، "آج سے یہ بھی ہماری ٹیم میں شامل ہے۔ یہ ہمارے لیے کھانا وغیرہ پکایا کرے گی اور کاغذوں کو سنبھال کر رکھا کرے گی۔ چلو اب جلدی کار میں بیٹھو۔ زیادہ دھوپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نکل آئی تو جنگل میں سانپ غائب ہونا شروع ہو جائیں گے۔"

نقلی ماریا بھی ناگ کے ساتھ کار میں سوار ہو گئی ڈاکٹر نے کار سٹارٹ کر دی اور وہ شہر سے دور جنگل کی طرف چل پڑے۔

ناگ نے آہستہ سے ماریا سے کہا:

"ماریا یہ کیا ہوا؟ تم اپنی اصلی شکل میں کیسے ظاہر ہو گئیں اور تم کہاں تھیں؟"

نقلی ماریا نے جواب میں کہا:

"ناگ! مجھ پر ایک جادوگر نے جادو کر دیا تھا میں تو بڑی مشکل سے اس سے جان چھڑا کر یہاں آئی ہوں۔ خدا جانے میں کہاں قید تھی۔ مجھے تو وہ شہر بھی یاد نہیں رہا۔ بس ہوش آیا تو اس شہر میں تھی اور سامنے تم نظر آ گئے۔ بھگوان کا شکر ہے کہ تم مل گئے!"

ناگ نے تعجب سے ماریا کی طرف دیکھ کر کہا:

"تم تو ہمیشہ خدا کا شکر ہے کہا کرتی تھیں، یہ آج بھگوان کا نام کیوں لیا؟"

نقلی ماریا کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ جھٹ بولی:

"ناگ بھیا اصل میں اس جادوگر کے جادو کا ابھی تک مجھ پر اثر ہے۔ وہ ہر وقت بھگوان بھگوان کرتا رہتا تھا۔ اچھا یہ بتاؤ کہ عنبر اور کیٹی کہاں ہیں؟"

ناگ نے کہا:

"مجھے تو ان کی کچھ بھی خبر نہیں ہے۔ خدا جانے کہاں ہوں گے۔"

وہ دونوں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ ویسے بھی کار کے انجن کی آواز کی وجہ سے ان کی باتیں ڈاکٹر ٹیڑ دہن نہیں سن رہا تھا۔ پھر نقلی ماریا نے جادوگر کی قید کے جھوٹ موٹ قصے جوڑ کر ناگ کو سنانے شروع کر دیئے۔

ناگ نے پوچھا:

"عنبر سے تمہاری ملاقات پچھلی بار کہاں ہوئی تھی؟"

اب نقلی ماریا اس کا کیا جواب دیتی؟ اسے تو کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ اس نے یونہی کہہ دیا:

"بمبئی میں ملے تھے۔"

"بمبئی؟" ناگ نے حیرت سے پوچھا: "عنبر بمبئی آیا ہوا تھا کیا؟"

نقلی ماریا نے سوچا کہ اب اس جھوٹ کو نبھانا چاہیے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہنے لگی:

"ہاں ناگ بھیا! بمبئی شہر میں اچانک ایک سینما میں اس سے ملاقات ہو گئی بس پھر اچانک وہ کہیں غائب ہو گیا اور میں جادوگر کے قبضے میں آ گئی۔"

ناگ خاموشی سے نقلی ماریا کی باتیں سنتا رہا پھر بولا:

"ماریا بہن! جادوگر کا اثر تمہارے سارے جسم پر پڑا ہے۔ تمہارے جسم سے جو خوشبو آیا کرتی تھی، وہ نہیں آ رہی ہے"

نقلی ماریا گھبرا گئی۔ مگر آخر وہ بڑا مکار سپیرا تھا اور جادو منتر بھی جانتا تھا۔ جھٹ سنبھل گیا اور ماتھے پر ہاتھ مار کر بولا:

"ناگ بھیا! تمہیں کیا بتاؤں۔ وہ تو کوئی بڑا ہی خطرناک جادوگر تھا۔ مجھے بلی بنا کر رکھ لیا پھر اونٹ بنا دیا۔ بس اس کے جادو کی وجہ سے میرے جسم کی خوشبو بھی غائب ہو گئی ہے۔ مگر بھگوان کا شکر ـــ میرا مطلب ہے خدا کا شکر ہے کہ میں اس سے جان چھڑا کر بھاگ نکلی۔"

ناگ نے نقلی ماریا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

"ماریا۔ شاید تمہیں میرے چہرے سے اندازہ نہیں

ہوا مگر میرے ساتھ ایک بھیانک حادثہ ہو گیا ہے۔"

نقلی ماریا نے چونک کر پوچھا:

"کیسا حادثہ ناگ بھیا؟"

پھر ناگ نے نقلی ماریا کو بتایا کہ کس طرح وہ کالے پانی کے جزیرے میں تھا کہ ایک رات کسی عورت کی مڑھی کے چبوترے پر سو گیا اور اس کے بعد اس کے جسم سے اس کی ساری طاقت جاتی رہی اور اب وہ عام انسان کی طرح ایک کمزور انسان ہے۔ نقلی ماریا یعنی کان سپیرے کا تو منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس نے پوچھا:

"تو کیا اب تم سانپ نہیں بن سکتے؟"

ناگ نے آہستہ سے کہا:

"آہستہ بولو ماریا!"

مگر کالی سپیرے کے تو کیے کرائے پر پانی پھر گیا تھا۔ اگر ناگ سانپ نہیں بن سکے گا تو وہ کس کی گردن کاٹ کر عظیم استاد جادوگر کے پاس لے جائے گا اور ہمیشہ کی جوانی اور زندگی حاصل کرے گا۔ اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا:

"ناگ بھیا! کیا سچ مچ تم اب سانپ نہیں بن سکتے؟"

ناگ نے اداس ہو کر کہا:

"ہاں ماریا بہن! اس وقت میرے پاس کوئی طاقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں ہے اور میں سانپ کیا ایک چیونٹی بھی نہیں بن سکتا۔"

نقلی ماریا تو ہاتھ ملنے لگی:

"یہ تو بہت برا ہوا ناگ بھیا! اب تمہاری طاقت کیسے واپس آئے گی؟"

ناگ بولا:

"خدا جانے — کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

اگلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر ٹیوو روبن نے گاڑی کو جنگل کی ایک چھوٹی سڑک کی طرف گھماتے ہوئے کہا:

"ناگ!"

"یس سر؟"

"ہماری منزل آ گئی ہے۔"

اور پھر ڈاکٹر ٹیوو روبن نے ایک طرف گاڑی کھڑی کر دی۔

"چلو ناگ باہر نکل کر جھولا اور سانپ پکڑنے والا آنکڑا اور دوسری چیزیں ڈگی میں سے باہر نکالو۔ اپنی بہن ماریا سے کہو کہ وہ یہاں کیتلی نکال کر آگ جلائے اور ہمارے لیے چائے تیار کرے۔"

ناگ اور نقلی ماریا نے گاڑی کی ڈگی میں سے سامان

نکال کر باہر رکھ دیا۔

ڈاکٹر نے ناگ کو ساتھ لیا اور ماریا سے کہا:

"ہمارے آنے تک چائے تیار رکھنا لڑکی!"

دونوں جنگل میں سانپ پکڑنے چل دیئے۔ نقلی ماریا اکیلی رہ گئی۔ وہ گہری سوچ میں گم ہو گئی کہ کم بخت ناگ کی تو طاقت ہی ختم ہو گئی ہے۔ اب یہ کیسے سانپ بنے گا اور وہ اس کی کیوں کر گردن کاٹ کر واپس لے جا سکے گی؟ نقلی ماریا اندر ہی اندر سخت پریشان ہو رہی تھی۔ مگر سوائے صبر کرنے اور ناگ کے ساتھ لگے رہنے کے وہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

اس نے ہاتھوں پر ربڑ کے دستانے چڑھا لیے تھے جو اس نے مدراس شہر سے ہی خرید لیے تھے۔ کیونکہ عظیم استاد جادوگر نے اسے خبردار کیا تھا کہ وہ اپنے جسم کے کسی حصے پر پانی کا چھینٹا نہ پڑنے دے نہیں تو اس کے جسم پر جہاں پانی پڑے گا وہ حصہ اصلی کالی سپیرے کا بن جائے گا۔ اس لیے نقلی ماریا سخت احتیاط برت رہی تھی اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگا رہی تھی۔

اس نے ربڑ کے دستانے چڑھا کر کیتلی میں تالاب سے پانی بھرا اور چائے بنانے لگی۔ اس کے دل میں بس یہی ایک خیال تھا کہ ناگ کی طاقت کیوں کر اور کب واپس آئے گی تا کہ وہ سانپ بنے اور وہ اس کی گردن کاٹ کر فرار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو جائے۔ ادھر ناگ اور ڈاکٹر ٹیڈ رابن جنگل میں سانپ پکڑ رہے تھے۔ ناگ سانپوں سے بہت ڈر رہا تھا۔ دونوں نے گھٹنوں تک چمڑے کا غلاف چڑھا رکھا تھا تاکہ اگر سانپ کاٹ بھی لے تو ان پر کوئی اثر نہ ہو۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ ناگ کو دیکھ کر سانپ سہم کر گردن جھکا لیتے تھے اور آج ناگ ان کو دیکھ کر سہم جاتا تھا۔ ڈاکٹر آگے آگے تھا۔ اگرچہ وہ بوڑھا ہو رہا تھا مگر اسے سانپ پکڑنے کا بہت تجربہ تھا۔ وہ آگے سے مڑی ہوئی لوہے کی سلاخ سے سانپ کی گردن دبوچ لیتا اور پھر اس کی دم پکڑ کر اسے ہوا میں اٹھا لیتا۔

"ناگ تھیلے کا منہ کھولو!"

ناگ جلدی سے ڈرتے ڈرتے تھیلے کا منہ کھول دیتا اور ڈاکٹر اس کے اندر سانپ ڈال دیتا۔ دو گھنٹوں میں چھ سات سانپ پکڑنے کے بعد وہ واپس موٹر کار کے پاس آ گئے۔ ماریا نے چائے تیار کر رکھی تھی۔ انہوں نے چائے پی۔ ناگ نے بسکٹ بھی کھائے۔ کیوں کہ اب اسے بھوک لگتی تھی۔ نقلی ماریا بھی چونکہ اصلی ماریا نہیں تھی اس لیے اس نے بھی چھ سات بسکٹ ہڑپ کر لیے۔ وہ دل میں برابر سوچ رہی تھی کہ ناگ کو سانپ بننے میں ابھی کتنے دن لگیں گے

شام کو یہ لوگ واپس ہوٹل آ گئے۔

نقلی ماریا یعنی کالا پیر، شام کو سیر کا بہانہ کر کے ہوٹل سے نکلا اور سیدھا ریلوے سٹیشن پر پہنچ گیا۔ رات کے ۹ بجے اس نے گاڑی پکڑی اور اطالیہ اپنے شہر آ کر سیدھا استاد جادوگر کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا سنا دیا۔

عظیم استاد جادوگر نے کہا:

"کالی۔ اب یہ تمہاری قسمت ہے کہ کالا سانپ پھر ایک رات [illegible] کی بدولت اس نے ناگ کو [illegible] زخمی کر کے اس کی ساری طاقت چھین لی ہے [illegible] ہو گا۔ مجھے افسوس ہے۔ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا"

کالی یعنی نقلی ماریا نے کہا:

"عظیم استاد! تم سب سے بڑے جادوگر ہو۔ کیا ناگ کو تم [illegible] کی طاقت واپس نہیں دلا سکتے؟"

عظیم جادوگر نے کالی کو [illegible] آواز میں کہا:

"کالی! [illegible] سے بات کرتا ہے کہ بخت [illegible] ناگ کی طاقت [illegible] ختم نہیں ہو [illegible] ایک معمولی [illegible] مت سمجھو۔ وہ [illegible] دیوتا ہے۔ آج وہ [illegible] ہو گیا ہے تو کیا ہوا؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کل جب اس کے پاس طاقت واپس آ گئی تو دیکھنا کہ اس کی طاقت حیران کر دینے والی ہو گی۔ میں اس پر جادو نہیں کر سکتا۔

نقلی ماریا نے کہا:

"تو پھر میرے لیے کیا حکم ہے عظیم استاد!"

اس کے اُستاد جادوگر نے کہا:

"واپس ناگ کے پاس جاؤ اور اس وقت کا صبر کے ساتھ انتظار کرو جب اس کی طاقت واپس آ جائے اور وہ سانپ بن سکے۔"

نقلی ماریا اسی دن واپس مدراس ناگ کے ہوٹل میں آ گئی۔

ناگ نے حیران ہو کر پوچھا کہ تم رات کہاں چلی گئی تھیں؟ نقلی ماریا نے ایک جھوٹا قصہ گھڑ کر سنا دیا کہ اسے راستے میں دو ڈاکو اٹھا کر لے گئے تھے۔

"میں نے انہیں ہلاک کر ڈالا۔ پھر جنگل میں راستہ بھول گئی۔ صبح ہوئی تو دن کی روشنی میں راستہ تلاش کرتی یہاں پہنچی ہوں۔"

ناگ نے کہا:

"خدا کا شکر ہے تم واپس آ گئیں۔"

پھر ماریا کی طرف دیکھ کر کہنے لگا:

"ماریا بہن! تم اب غیبی حالت میں نہیں ہو اور تمہارے پاس میری طرح اتنی طاقت بھی نہیں رہی اس لیے زیادہ دور مت جایا کرو۔"

"بہت اچھا ناگ بھیا" نقلی ماریا نے ہنس کر کہا۔

کالی پیپرا یعنی نقلی ماریا اوپر سے اگرچہ ہنس رہی تھی مگر دل میں پریشان تھا کہ اگر ناگ کی طاقت کسی طرح واپس نہ آئی اور وہ سانپ نہ بن سکا تو وہ کیا کرے گا۔ اس کا ہمیشہ جوان رہ کر قیامت تک زندہ رہنے کا خواب ادھورا رہ جائے گا۔

صبح بڑی روشن اور خوشگوار تھی۔

جس ڈاکٹر ٹیوو روہن کے پاس ناگ ملازم تھا وہ ہوٹل کی بالکونی میں بیٹھا چائے پیتے ہوئے اخبار پڑھ رہا تھا کہ اچانک ناگ کو بلا کر کہنے لگا:

"یہ خبر تم نے پڑھی ناگ؟"

"کون سی خبر سر!" ناگ نے پوچھا

ڈاکٹر ٹیوو روہن اخبار خبر پڑھ کر سنانے لگا:

"تلام شہر سے بیس کلو میٹر دور دریا کے کنارے ایک گاؤں میں دو بہن بھائی ایسے ہیں کہ جن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی گردنوں میں سانپ لٹکے ہوئے ہیں اور کسی طرح سے بھی پیچھے نہیں اترتے ۔ کئی سپیرے آئے اور ان سانپوں کو بہن بھائی کی گردنوں سے نہ اتار سکے اور ناکام ہو کر واپس چلے گئے ۔ کہتے ہیں کہ ڈاکٹروں نے جب دستانے پہن کر ان سانپوں کو چاقو سے کاٹنے کی کوشش کی تو وہ پتھر کے ہو گئے اور لڑکی اور لڑکے کا دم گھٹنے لگا ۔ دونوں لڑکا لڑکی بہن بھائی ہیں اور ان کی عمریں دس دس گیارہ گیارہ برس سے زیادہ کی نہیں ہیں ۔ سانپوں کے خوف کی وجہ سے ان بہن بھائیوں کا دم خشک ہو رہا ہے اور وہ روز بروز کمزور ہوتے جا رہے ہیں ۔ ان کی نجات کے لیے لڑکی اور لڑکے کے ماں باپ نے ناگ مندر میں جا کر ناگ دیوتا کے بت کی پوجا بھی کی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا اور سانپ ابھی تک دونوں کی گردنوں میں پڑے ہیں ۔ سوتے پھرتے بھی سانپ ان کی گردنوں میں پڑے رہتے ہیں ۔ لوگ ان سانپوں والے بہن بھائی کو دیکھنے دور دور سے آ رہے ہیں ۔

ان بہن بھائی کے غریب ماں باپ بہت پریشان ہیں اور لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ان کے بچوں کو اس مصیبت سے نجات دلائی جائے ۔"

ناگ کو یہ خبر سن کر بڑا افسوس ہوا کہ اس کی طاقت ختم ہو چکی تھی ۔ ورنہ وہ ان بچوں کی مصیبت ختم کرا سکتا تھا ۔

ڈاکٹر ٹیوڈر رودہن بولا :

"میڈیکل سائنس کے مطابق جو سانپ کسی انسان کا جسم ہر بار ایک خاص وقت پر آ کر سونگھ کر چلا جاتا ہے اور جو اس کے جسم سے لگا رہتا ہے ایسے سانپ کے زہر کی تاثیر بڑی خوفناک ہو جاتی ہے ۔ چنانچہ یہ زہر ہسپتالوں میں بڑے مہنگے داموں پر بکتا ہے ۔"

پھر اس نے ناگ کی طرف دیکھا اور کہا :

"ناگ ! کیوں نہ ہم ان سانپوں کو لڑکے اور اس کی بہن کے گلے سے اتار کر ان کا زہر نکالنے کی کوشش کریں ؟"

ناگ نے کہا :

"مگر سر ! آپ ان سانپوں کو بہن بھائی کی گردن سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیسے اتاریں گے؟"

"دیکھا جائے گا۔" ڈاکٹر بولا۔ "تم رتلام جانے کی تیاری کرو۔ ہم دونوں جائیں گے اور ماریا تمہاری بہن پیچھے ہوٹل میں ہی رہے گی۔"

نقلی ماریا یعنی کالی سپیرا پیچھے ہوٹل میں ہی رہا اور ڈاکٹر ناگ کو لے کر رتلام شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ یاد رہے کہ یہ رتلام وہی چھوٹا سا شہر ہے جس کے ایک مندر میں غلاؤ لڑکی کیٹی کا بُت ہے اور لوگ اس کو راس کماری دیوی سمجھ کر اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اگرچہ کیٹی کا سارا جسم پتھر کا ہو چکا ہے مگر اس کا دماغ زندہ ہے۔ وہ بول نہیں سکتی۔ مگر سن سکتی ہے سوچ سکتی ہے اور آنکھوں کو جھپکا بھی سکتی ہے اور دیکھ بھی سکتی ہے۔

○

مُردہ مکڑی ۔ خون پینے والے سلپ

رتلام شہر پہنچ کر ناگ اور ڈاکٹر نے ٹیکسی لی اور بیس کلو میٹر دور دریا کنارے والے اس گاؤں کی طرف چلے جہاں دو بہن بھائیوں کی گردنوں میں سانپ پڑے ہوئے تھے۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ ناریل کے کتنے ہی درخت اُگے تھے۔ دونوں بہن بھائی اپنے جھونپڑے کے باہر تخت پوش پر بیٹھے تھے۔ ان کی گردنوں میں ایک ہی رنگ کے گہرے سبز اور موٹے پھن والے زہریلے سانپ پڑے لہرا رہے تھے۔ بہن بھائی کا رنگ خوف کے مارے زرد ہو رہا تھا اور وہ سہمے ہوئے تھے۔ سامنے زمین پر ان کے بوڑھے ماں باپ اداس بیٹھے تھے۔ گاؤں کے کچھ اور لوگ بھی وہاں جمع تھے اور ان سانپوں کے آگے دودھ اور ملائی رکھ کر ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔ ڈاکٹر اور ناگ کے آنے پر لوگ پرے پرے ہٹ گئے۔

ناگ کو دیکھ کر ان سانپوں نے کوئی حرکت نہ کی۔ اگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کی طاقت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو یہ سانپ ایک دم سے اپنی گردنیں ناگ کے آگے جھکا دیتے اور فوراً ان بچوں کی گردنوں سے اتر آتے۔ لیکن اب انھوں نے ناگ کی بالکل پرواز کی بجلی والا ناگ اور ڈاکٹر کو قریب آتے دیکھ کر زور سے پھنکاریں ماریں۔

ڈاکٹر نے ناگ کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا:

"بڑے زہریلے سانپ ہیں ناگ۔ آگے مت جانا"

ڈاکٹر نے اپنے بریف کیس میں سے بے ہوش کر دینے والا ٹیکا نکالا۔ وہ اخبار والوں کی اس بات کو آزمانا چاہتا تھا کہ اگر ان سانپوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ پتھر کی طرح سخت ہو جاتے ہیں اور کوئی چاقو کوئی خنجر ان پر اثر نہیں کرتا۔ وہاں کھڑے لوگوں نے ڈاکٹر سے کہا کہ وہ سانپوں کو تنگ نہ کرے، کیوں کہ وہ دیوی دیوتا ہیں مگر ڈاکٹر نے ان کی باتوں کی پروا نہ کی اور بے ہوشی کے ٹیکے کو ایک لمبی سلاخ کے آگے باندھ کر لڑکی کی گردن میں پڑے ہوئے سانپ کی طرف سلاخ بڑھائی۔

سانپ نے اپنا پھن سکیڑ لیا اور پھنکارا۔ ڈاکٹر کو سانپوں کی پھنکاریں سننے کی عادت تھی۔ اس نے سلاخ کو آگے کر کے سانپ کی گردن میں انجکشن کی سوئی چبھو نے

کی کوشش کی مگر سوئی سانپ کے جسم سے ٹکرا کر ٹوٹ کر گر پڑی۔ سانپ کا جسم پتھر کا بن گیا تھا اور وہ بالکل نہیں ہل رہا تھا۔

ڈاکٹر نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا:

"ناگ! یہ سانپ خطرہ دیکھ کر اپنے جسم میں کچھ ایسی کیمیکل تبدیلیاں کر لیتا ہے کہ اس کا جسم پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے۔ مگر میں اب چاقو سے اسے ہلاک کرنے کی کوشش کروں گا"

ناگ بولا:

"سر! میرا خیال ہے آپ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکیں گے"

"میرا کام کوشش کرنا ہے"

اور ڈاکٹر نے اب لڑکے کی گردن میں پڑے ہوئے گہرے سبز سانپ کی طرف چاقو والی سلاخ بڑھائی۔ اس سانپ نے بھی اپنا پھن سکیڑ لیا اور زور سے پھنکار ماری۔ ڈاکٹر اور آگے ہو گیا۔ اب وہ لڑکے کی گردن میں پڑے ہوئے سانپ سے تین فٹ کے فاصلے پر تھا۔ لڑکا سہما ہوا خاموش بیٹھا تھا۔ جب سے ان دونوں بہن بھائیوں کی گردنوں میں سانپ پڑے تھے ان کی زبانیں بند ہو گئی تھیں۔ ان کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جیسے سکتہ سا ہو گیا تھا۔ وہ کوئی بات نہیں کرتے تھے۔

ڈاکٹر ٹھٹھکا سا اور آگے ہوا تو ناگ نے کہا:

"سر! زیادہ آگے نہ جائیے۔ یہ سانپ بڑے زہریلے ہیں۔"

مگر ڈاکٹر اپنی دھن میں مست تھا۔ اس نے چاقو والی سلاخ آگے کر کے سانپ کی گردن پر تیز دھار والے چاقو سے وار کیا۔ اس سانپ نے بھی اپنی گردن پتھر کی طرح سخت کر لی اور چاقو ٹوٹ گیا۔

ڈاکٹر پیچھے ہٹنے ہی والا تھا کہ لڑکی کی گردن میں لٹکے ہوئے سانپ نے حملہ کر کے ڈاکٹر کی کلائی پر ڈس دیا۔ ڈاکٹر نے فوراً سلاخ ہاتھ سے پھینکی اور بریف کیس کھولتے ہوئے بولا:

"ناگ! میری کلائی پر رسی باندھو۔ جلدی!"

ناگ کو رسی تو نہ ملی۔ اس نے جیب سے رومال نکال کر ڈاکٹر کی کلائی پر باندھ دیا۔ ڈاکٹر نے بریف کیس میں سے زہر کے اثر کو توڑنے والی دوائی نکال کر حلق میں انڈیل لی۔ مگر ناگ دیکھ رہا تھا کہ ڈاکٹر کا سارا جسم سیاہ پڑنے لگا تھا اور گہرے سبز سانپ کے زہر نے اپنا کام کر دیا تھا۔

ڈاکٹر کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ ناگ نے اسے لٹا دیا

اور دیکھا کہ اس کی کلائی پر سبز رنگ کا بہت بڑا آبلہ ابھر آیا تھا۔ پھر وہ آبلہ پھٹ گیا اور اس میں سے سبز خون بہنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ڈاکٹر کے سارے بدن پر گہرے سبز آبلے ابھر آئے اور وہ مر گیا۔

لڑکی اور لڑکا تخت پوش پر آلتی پالتی مارے خاموشی اور اداسی کے ساتھ ڈاکٹر کی لاش کی طرف دیکھ رہے تھے ان کی گردنوں میں پڑے ہوئے گہرے سبز سانپ شاید اپنے دشمن کی لاش کو دیکھ کر خوشی سے جھوم رہے تھے۔ لوگ جو ان سانپوں کو دیوتا سمجھتے تھے ڈاکٹر کی موت پر خوشی کا اظہار کرنے اور ناگ ناگن دیوی دیوتا زندہ باد کے نعرے لگانے لگے۔

ناگ کو ڈاکٹر کی موت کا بہت افسوس ہوا۔

لیکن اب وہ سوائے صبر کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے ڈاکٹر کی لاش واپس لے جانی چاہی تو گاؤں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ یہ آدمی ناگ دیوی دیوتا کے غضب کا شکار ہوا ہے اس لیے سے ہم خود ہی یہاں آگ کے سپرد کریں گے۔ چنانچہ اسی وقت انہوں نے لکڑیاں اکٹھی کر کے چتا بنائی اور ڈاکٹر کی لاش اوپر ڈال کر آگ لگا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دی۔ دیکھتے دیکھتے ڈاکٹر ڈیوڈ روبن کی لاش جل کر راکھ ہوگئی۔

ناگ ناامید ہو کر سانپوں والے مہن بھائی کے گاؤں سے واپس چھوٹے شہر رتلام آگیا۔ اس وقت رات گہری ہو گئی تھی۔ کوئی گاڑی مدراس نہیں جاتی تھی۔ اس کے پاس ڈاکٹر کا بریف کیس بھی تھا۔ مدراس کو صبح سات بجے گاڑی جاتی تھی۔ ناگ کچھ دیر سٹیشن کے بنچ پر بیٹھا رہا۔ پھر اٹھ کر شہر میں آوارہ گردی کرنے لگا۔

یہ ایک چھوٹا سا شہر تھا اور یہاں مندر بہت زیادہ تھے۔ کوئی کسی دیوتا کا مندر تھا تو کوئی کسی دیوی کا مندر تھا۔ لوگ آدھی آدھی رات تک ان مندروں میں پوجا کرتے تھے۔ مندروں میں سے اگر بتیوں کی خوشبوئیں اور گھنٹیوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ناگ چلتے چلتے یونہی آوارہ گردی کرتے ہوئے اس مندر کے قریب آگیا جس کے اندر خلائی لڑکی کیتھی کا بت رکھا تھا اور لوگ اسے راس کماری دیوی سمجھ کر اس کی پوجا کرتے تھے۔

دو عورتیں مندر میں سے باہر نکلیں اور باتیں کرتیں ناگ کے قریب سے گذر گئیں۔ ایک کہہ رہی تھی۔

"دیوی راس کماری سے جو منت مانگو پوری ہو جاتی ہے۔"

دوسری بولی:

"مجھے تو کسی وقت وہ زندہ لگتی ہے۔ تم نے اس کی آنکھیں دیکھی ہیں؟ بالکل انسانوں کی طرح اصلی آنکھیں لگتی ہیں۔"

پہلی بولی:

"ہاں وہ تو ہیں ہی اصلی۔"

یہ کہہ کر دونوں عورتیں آگے چلی گئیں۔ ناگ نے سوچا کہ چلو اس دیوی کے درشن کرتے ہیں جس کی آنکھیں بالکل انسانی آنکھوں کی طرح اصلی لگتی ہیں۔

وہ مندر میں داخل ہو گیا۔ جونہی اس کی نگاہ بت پر پڑی اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ سی نکل گئی۔ اس کے سامنے خلائی لڑکی کیتھی پتھر کی مورتی بنی کھڑی اسے اپنی چوکور سی آنکھوں سے تک رہی تھی۔

کیتھی بھی ناگ کو وہاں دیکھ کر بے حد خوش ہوئی تھی مگر وہ اپنی خوشی کا اظہار صرف اپنی آنکھوں سے ہی کر سکتی تھی جو ابھی تک زندہ تھیں۔ باقی جسم تو پتھر کا تھا۔ ناگ حیرانی سے کیتھی کو تکے جا رہا تھا۔ مرد عورتیں دیوی راس کماری کی جے کے آوازے بلند کرتیں دیوی کیتھی کے قدموں میں پھول نچھاور کر رہی تھیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے ناگ کو دیکھ کر دو تین بار اپنی آنکھیں جھپکیں تو وہاں شور مچ گیا۔

"دیوی راس کماری اس مرد پر بہت خوش ہے اس لئے اسے دیکھ کر آنکھیں جھپک رہی ہیں۔"

بس پھر کیا تھا، ہندو تو بہت ہی توہم پرست اور کمزور عقیدے کی قوم ہے۔ مرد اور عورتوں نے ناگ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالنے شروع کر دیئے۔ مندر کے پجاری جب یہ دیکھ کر لوگوں کی توجہ دیوی راس کماری سے ہٹ کر ایک عام نوجوان کی طرف ہوگئی ہے تو اسے اپنی روزی [illegible] پڑ گئی۔ اگر لوگ دیوی راس کماری پر پھول چڑھانے اور [illegible] چڑھانے نہ آئے تو وہ کہاں سے کھائے گا اور کہاں سے عیش کرتا پھرے گا؟ پس پجاری اپنی [illegible] سے اٹھا اور ناگ کے پاس جا کر بولا:

"بھائی اب تم یہاں سے چلتے بنو۔ چلو۔ چلو۔"

ناگ بھی اس کے کام میں کسی قسم کی رکاوٹ ڈالنا نہیں چاہتا تھا مگر اسے وہاں رہنے کی ابھی ضرورت تھی۔ وہ یہ چاہتا تھا کہ کیٹی دوبارہ زندہ بھی ہو سکتی ہے کہ نہیں۔ اس [illegible] پجاری نے کہا:

"بابا! میں فقیر آدمی ہوں۔ رات یہاں کہیں پڑ کر گزار

دوں گا۔ میرا اس شہر میں کوئی ٹھکانہ نہیں ہے"

پجاری کافی مضبوط اور موٹا تازہ تھا۔ [illegible] کر خوب پلا ہوا تھا۔ اس نے ایک دو دھکے دے کر مندر سے باہر گرا دیا۔ ناگ زمین پر گر پڑا۔ وہ آہستہ سے اٹھا۔ اسے غصہ تو بڑا آیا۔ مگر غصے کو پی گیا۔ چپکے سے مندر کے پیچھے جو ایک کچی پگ ڈنڈی جا رہی تھی اس پر آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ چونکہ اب وہ ایک مکمل انسان بن چکا تھا اس لئے اسے کھانے پینے کی ضرورت بھی ہوتی تھی اور بھوک بھی ستاتی تھی۔ کھانا اس نے [illegible] ہی کھا لیا تھا۔

اب اسے کسی ایسی جگہ کی ضرورت تھی جہاں وہ رات گزار سکے۔

ڈاکٹر کا بریف کیس اس نے ریلوے اسٹیشن کے لاکر روم میں ہی جمع کروا دیا تھا۔ ناگ کی جیب میں اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ وہ کسی ہوٹل میں کمرہ کرائے پر لے سکتا۔ اس نے ادھر ادھر نگاہ ڈالی کہ وہاں کوئی ایسی جگہ ہے کہ جہاں وہ رات بسر کر سکے۔ اب رات [illegible] کی طرح [illegible] دکھائی نہ دیتا تھا۔ ویسے تو وہ اندھیرے میں بھی دیکھ لیا کرتا تھا۔ پگ ڈنڈی پر دائیں بائیں گھنے درخت جھکے ہوئے تھے۔ ایک طرف پرانا تالاب تھا جس کے دوسرے کنارے [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے شہر کی [illegible] ہوشیار [illegible] ناگ سے چھپ کر شہر [illegible] کی کیا [illegible] ہے [illegible] جگہ دیکھ [illegible] گیا [illegible] صبح مندر میں جب کیتھی کو ایک [illegible] وہ اس سے پوچھنے کی کوشش کرے گا کہ وہ [illegible] سے پتھر کا بت کیسے بن گئی۔

ناگ دل میں حیران ہو رہا تھا کہ کیتھی کا یہ حال [illegible] کی۔ وہ مدراس جا کر ماریا کو بھی کیتھی کے بارے میں بتانا چاہتا تھا۔ بلکہ اب وہ چاہتا تھا کہ ماریا کو اسی شہر [illegible] بلا لے۔ کیوں کہ ڈاکٹر کی موت کے بعد مدراس میں [illegible] کا کوئی نہیں تھا۔ ڈاکٹر کے بھانجے کا ناگ کے پاس ایڈریس موجود تھا۔ وہ ڈاکٹر کا بریف کیس اس کے بھانجے کے [illegible] پر پارسل کر دے گا۔

یہ فیصلہ کر کے [illegible] وہ صبح صبح ماریا کو [illegible] کر اسی میں بلا لے گا اور خود مدراس نہیں جائے گا۔ ناگ نے [illegible] وہ چلتے چلتے ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں [illegible] جھنڈ میں [illegible] جھونپڑی میں دیا جل [illegible] ہے اور [illegible] ناگ نے سوچا۔ جو کوئی [illegible] جھونپڑی میں [illegible] کھول کر [illegible] وقت [illegible] وہ جھونپڑی کے پاس [illegible]

جھونپڑی خالی ہے مگر اندر دیا جل رہا ہے۔ زمین پر سوکھی گھاس کا فرش بچھا ہے اور کونے میں ایک جھولا لٹک رہا ہے۔ ایک بین بھی پڑی ہے جو عام طور پر سپیرے بجایا کرتے ہیں۔ سمجھ گیا کہ یہ کسی سپیرے کا جھونپڑا ہے جو کسی کام سے باہر گیا ہوا ہے۔ ناگ جھونپڑی کے باہر درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔

ابھی اسے وہاں بیٹھے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ کیا دیکھتا ہے ایک سفید ڈاڑھی والا بزرگ ہاتھ میں تسبیح لیے چلا آ رہا ہے۔ ناگ نے اٹھ کر ادب سے سلام کیا تو اس بزرگ نے کہا۔

"وعلیکم السلام! میاں تم نے دیر کر دی۔"

ناگ نے حیرانی سے پوچھا:

"کیسی دیر کر دی بابا جی میں سمجھے؟"

بزرگ نے کہا:

"آؤ میرے ساتھ جھونپڑی میں۔"

وہ ناگ کو لے کر جھونپڑی میں آ گیا۔ اس نے ایک کٹورے میں سے دودھ نکال کر ناگ کو دیا اور کہا:

"لو دودھ پیو۔ پھر تم سے باتیں کرتا ہوں۔"

ناگ نے خاموشی سے دودھ پی لیا۔ بزرگ تسبیح پھیر رہا تھا اور منہ ہی منہ میں کوئی وظیفہ بھی پڑھ رہا تھا۔ ناگ خاموش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ادب سے بیٹھا رہا۔

تھوڑی دیر تک وظیفہ کرنے کے بعد بزرگ نے آنکھیں کھول کر ناگ کو دیکھا اور کہا:

"ناگ بیٹے! تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا وہ تمہاری بے وقوفی کی وجہ سے ہوا ہے۔ تمہیں کالے پانی کے جزیرے میں اس بدروح کی مڑھی کے پاس نہیں جانا چاہیے تھا جس نے تمہاری ساری طاقت چھین لی ہے۔"

اتنا سن کر ناگ دنگ ہو کر رہ گیا۔ کیا اس بزرگ کو ساری باتوں کا علم تھا؟

بزرگ نے مسکرا کر کہا:

"بیٹا! مجھے ساری باتوں کا علم ہے۔ تم جو سوچتے ہو مجھے اس کا بھی علم ہو جاتا ہے۔"

ناگ نے بزرگ کے پاؤں پکڑ لیے اور کہا:

"بابا جی! مجھ پر رحم کریں اور میری طاقت مجھے واپس دلا دیں۔"

بزرگ نے مسکرا کر کہا:

"تمہیں اپنا کشٹ پورا کرنا ہوگا۔ یہ کشٹ یہ مصیبت تمہاری نادانی کی وجہ سے تم پر پڑی ہے۔"

ناگ بولا:

"بابا جی! یہ مصیبت کتنے دن اور پوری کرنی ہوگی؟"

بزرگ نے کہا:

"کم از کم چھ برس تک تم ایک عام کمزور آدمی کی طرح مشکلوں میں پڑ کر زندگی بسر کرو گے۔ اس کے بعد تمہاری طاقت تمہیں واپس مل جائے گی۔"

ناگ ناامید سا ہو گیا کہنے لگا:

"بابا جی! کیا یہ مشکل اس سے پہلے دور نہیں ہو سکتی؟"

بزرگ خاموش ہو گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور تسبیح پھیرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ آنکھیں کھولیں اور کہا:

"ناگ بیٹا! صرف ایک صورت میں تمہاری کھوئی ہوئی طاقت تمہیں واپس مل سکتی ہے۔"

"جلدی بتایئے بابا جی! وہ کون سی صورت ہے؟"

بزرگ نے کہا:

"تم نے دریا کنارے والے گاؤں میں دو بہن بھائیوں کو دیکھا ہوگا جن کی گردنوں میں سانپ پڑے ہیں۔"

"جی ہاں بابا جی میں نے دیکھا ہے۔" ناگ نے جواب دیا۔

بزرگ نے کہا:

"اور تم نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ دنیا کی کوئی طاقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ان سانپوں کو بچوں کی گردنوں سے نہیں اتار سکتی اور دونوں بہن بھائی اس خوف کی وجہ سے موت کی طرف جا رہے ہیں۔"

"جی ہاں ۔۔۔"

"ان کی گردنوں میں ایک بدروح کاتیری نے یہ سانپ ڈالے ہیں۔ یہ بدروح سارے شہر کے بچوں کے گلے میں اسی طرح سانپ ڈال کر آہستہ آہستہ ان کا خون پی رہی ہے تاکہ وہ پھر سے زندہ ہو جائے۔ اگر ان کی گردنوں سے سانپ نہ اتارے گئے تو ان دونوں بہن بھائیوں کا خون بدروح کاتیری پی جائے گی اور یہ کچھ عرصے بعد مر جائیں گے۔ اس کے بعد دونوں سانپ بھی غائب ہو جائیں گے۔ پھر یہ بدروح خون پینے کے لیے شہر کے کسی دوسرے دو بہن بھائیوں کی گردنوں میں سانپ ڈال دے گی اور آہستہ آہستہ ان کا خون پینا شروع کر دے گی۔"

ناگ نے کہا:

"یہ تو بڑا ظلم ہے بابا جی!"

بزرگ نے کہا:

"ہاں ۔۔۔ مگر بدروح کاتیری بہت بڑی جادوگر بھی

ہے اگر تم کسی طرح اسے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو نہ صرف یہ کہ ان دو معصوم بہن بھائی کی گردنوں سے سانپ غائب ہو جائیں گے اور وہ زندہ بچ جائیں گے بلکہ تمہاری طاقت بھی واپس آ جائے گی۔"

ناگ نے پوچھا:

"بابا جی! میں اسے کہاں اور کیسے ہلاک کر سکتا ہوں؟"

بزرگ نے کہا:

"مدراس سے سات سو میل دور نیچے کی طرف جہاں ملک ہندوستان کی تکون آ جاتی ہے۔ وہاں سمندر میں راون کا ایک پل ہے۔ یہ پل آج سے چار ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا۔ اب اس کے صرف تین ستون ہی باقی ہیں جو آدھے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ستون کے اندر ایک تاریک سیڑھیاں نیچے جاتی ہیں۔ بدروح کاتیری وہیں نیچے رہتی ہے۔ تمہیں اسے ہلاک کرنے کے لیے وہاں جانا ہو گا۔"

ناگ نے کہا:

"لیکن بابا! میں تو ایک عام انسان ہوں۔ میں ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بدروح کو کیسے ہلاک کر سکتا ہوں؟"

بزرگ نے کہا،

"تمہارے ساتھ تمہاری بہن کیٹی بھی جائے گی"

ناگ اچھل پڑا:

"تو کیا آپ کیٹی کو جانتے ہیں؟"

"ہاں ـــ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اسی شہر کے ایک مندر میں دیوی راکس کماری کے روپ میں بت بن کر کھڑی ہے"

"کیا آپ اسے پھر سے زندہ کر دیں گے؟"

"ہاں ـــ میں تمہیں تھوڑی سی راکھ دوں گا۔ تم یہ راکھ لے جا کر کیٹی کے بت پر پھینک دینا۔ وہ دوبارہ زندہ ہو جائے گی"

ناگ نے کہا:

"لیکن بابا! کیا کیٹی اس بدروح کا مقابلہ کر سکے گی؟"

بزرگ نے کہا:

"یہ اب تم دونوں کا کام ہے اور تم دونوں کو ہی کرنا ہوگا۔ میں تمہاری اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا"

ناگ خاموش ہو گیا۔ پھر آہستہ سے بولا:

"بابا جی! اگر آپ کو سب کچھ معلوم ہے تو پھر آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ میری ایک اور بہن اور ہمارے ہزاروں سال کے سفر کی ساتھی ماریا بھی اس وقت مدراس کے ایک ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہے میں اسے بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں"

بزرگ مسکرایا اور بولا:

"وہ ماریا نہیں بلکہ تمہاری موت ہے"

ناگ چونک اٹھا:

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بابا جی! وہ تو ماریا ہے میری بہن ماریا۔ وہ میری موت کیسے ہو سکتی ہے"

بزرگ نے تسبیح کو چوم کر آنکھوں سے لگایا اور کہا:

"سنو ناگ! جس عورت کو تم ماریا سمجھ رہے ہو وہ مدراس کا جادوگر کالی پیسرا ہے جو ماریا کی شکل بنا کر اس لیے تمہارے پاس آیا ہے کہ جب کبھی تم سانپ کی شکل اختیار کرو تو وہ تمہاری گردن کاٹ کر اپنے استاد جادوگر کے پاس لے جائے اور اس سے ہمیشہ جوان اور زندہ رہنے کا نسخہ حاصل کرے"

ناگ تو دنگ رہ گیا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ جس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عورت کو وہ ماریا سمجھ رہا تھا وہ ماریا نہیں بلکہ ایک سپیرا ہے جو اس کی گردن اتارنے کی فکر میں ہے۔ اب اسے احساس ہوا کہ ماریا کے جسم سے اس کی خوشبو کیوں نہیں آ رہی تھی۔

اس نے بزرگ سے کہا:

"کیا میں ماریا کو اصل شکل میں دیکھ سکتا ہوں؟"

بزرگ نے کہا:

"اصل میں ماریا ایک بزرگ کی تسبیح کی توہین کرنے کی گستاخی میں کلغی والا سفید سانپ بنا دی گئی تھی۔ اس کالی سپیرے نے اپنے استاد جادوگر سے مل کر اس سانپ کو اپنے سینے سے لگایا اور ماریا بن گیا۔ اب اگر تم یہ جادو توڑ دو تو وہ پھر سے ماریا بن جائے گی۔"

ناگ نے پوچھا:

"میں یہ جادو کیسے توڑ سکتا ہوں بابا جی؟"

بزرگ کہنے لگا:

"یہ کام تمہاری بہن خلائی لڑکی کیٹی کر سکتی ہے۔ اور اس میں اتنی طاقت ہے کہ چٹکی بجا کر کسی بھی دیکھی ہوئی شکل کا روپ دھار سکتی ہے۔ اسے کہو کہ وہ کالی سپیرے یعنی نقلی ماریا کے پاس جا کر کالی ماتا کا روپ بدل لے۔ کالی سپیرا کالی

دیوی کا مرید ہے جب وہ کالی دیوی کو سامنے دیکھ کر سجدے میں گرے تو اس کی پیٹھ پر اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھری گھونپ دے۔ پھر کالی سپیرا مر جائے گا اور اس کے اندر سے ماریا نکل آئے گی مگر وہ کلغی والے سفید سانپ کی شکل میں ہو گی۔"

ناگ نے کہا:

"کیا ماریا انسانی شکل اختیار نہ کر سکے گی؟"

"نہیں۔" بزرگ بولا۔ "جب تم کو تمہاری طاقت واپس مل جائے گی اور تم ناگ دیوتا بن جاؤ گے تو پھر تم کلغی والے سانپ کو حکم دے کر ماریا میں تبدیل کر سکو گے۔"

ناگ نے کہا:

"اور میری طاقت بدروح گاتیری کو ہلاک کرنے کے بعد مجھے ملے گی۔"

"ہاں — اب تم آرام کرو اور صبح صبح مندر میں جا کر سب سے پہلے کیٹی کو انسانی روپ میں لا کر سیدھے ان بہن بھائیوں کے ماں باپ کے پاس جاؤ جن کی گردنوں میں بدروح گاتیری نے خون پینے والے سانپ ڈال رکھے ہیں۔ انہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حوصلہ دو کر تم ان کے بچوں کو بہت جلد اس
مصیبت سے نجات دلا دو گے۔ اس کے بعد
مدراس ماریا کے پاس جا کر جیسا میں نے تمہیں کہا
ہے اسی پر عمل کرنا۔"

ناگ نے بزرگ کے ہاتھوں کو چوم کر کہا،
"میں آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں بابا جی۔"
"اب آرام کرو۔ میں جنگل میں جا کر خدا کی عبادت
کروں گا۔ صبح صبح ملاقات ہو گی۔ خدا حافظ۔"
"خدا حافظ۔"

بزرگ جھونپڑی سے نکل کر باہر چلا گیا۔

ناگ کے دل میں بار بار نقلی ماریا کا خیال آ رہا تھا۔
کم بخت اسی وجہ سے اس کے جسم سے ماریا کی خوشبو بھی
نہیں آتی۔ پھر ناگ کو یاد آیا کہ ماریا کے منہ سے دو تین بار
'خدا' کی جگہ 'بھگوان' کا لفظ نکل گیا تھا۔ میرے خدا! میں بھی
کس قدر احمق بنا ہوا تھا۔

اسی طرح سوچتے سوچتے ناگ کو نیند آ گئی۔

صبح ابھی سورج نہیں نکلا تھا کہ بزرگ نے آ کر ناگ
کو جگا دیا۔

"اٹھو بیٹا! صبح کو زیادہ دیر تک سونے والے لوگ
زندگی میں کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔"

ناگ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ منہ ہاتھ دھو کر بزرگ نے
ناگ کو ایک خاص قسم کی راکھ پڑیا میں باندھ کر دی اور کہا،
"اسے مندر میں جا کر گنیش کے بت پر پھینک دینا۔
اب تم جاؤ، یہ کام سورج نکلنے سے پہلے پہلے
کر دو تو اچھا ہے، کیوں کہ پھر مندر میں لوگ آنا
شروع ہو جائیں گے۔"

ناگ نے بزرگ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور پڑیا
جیب میں ڈال کر جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔ وہ پگڈنڈی
پر سے ہو کر مندر کی طرف آ گیا۔ ابھی اندھیرا تھا اور سورج
کی روشنی نہیں پھیلی تھی۔ مندر میں روشنی ہو رہی تھی۔ موٹا پجاری
غریب پوجا کرنے والوں سے روپے پیسے بٹورنے کی تیاریاں
کر رہا تھا۔ ناگ کو مندر میں داخل ہوتا دیکھ کر اس کو پھر
غصہ آ گیا۔ چلا کر کہا،

"تم پھر آ گئے؟"

ناگ نے ہاتھ جوڑ کر کہا،

"مہاراج! شہر سے آ رہا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں
تو دیوی کو پرنام کر لوں۔"

پجاری بولا،

"کتنے پیسے ہیں تمہارے پاس؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا:

"مہاراج! میرے پاس پیسے تو نہیں ہیں۔"

پجاری نے نفرت سے کہا:

"تو چلو پھر پرنام کرو اور دفع ہو جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے۔ ہمارے دھندے کا وقت شروع ہونے والا ہے۔"

ناگ کو بس اتنی ہی اجازت ملنی چاہیے تھی۔ وہ مندر کے اندر والے کمرے میں آ گیا۔ کیٹی کا بت اس کے سامنے تھا اور وہ اپنی چوکور آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ناگ نے ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر جیب سے بزرگ کی دی ہوئی پڑیا نکال کر اس کا سفوف بت پر چھڑک دیا۔ خدا جانے اس سفوف یا راکھ میں کیا اثر تھا کہ اس کے چھڑکتے ہی کیٹی میں جان پڑ گئی اور وہ پتھر کے بت سے دوبارہ زندہ عورت بن گئی۔ وہ چبوترے سے نیچے اتر آئی اور ناگ سے ہاتھ ملا کر بولی:

"خدا کا شکر ہے ناگ بھیا کہ تمہاری شکل دیکھنے کو ملی اور میں پھر سے انسان کے روپ میں آئی۔"

ناگ نے کہا:

"کیٹی بہن! جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے نکل چلو۔ باقی

باتیں کہیں اور جا کر ہوں گی۔"

اور وہ دونوں مندر کی کوٹھڑی سے باہر نکل آئے۔

پجاری تھال میں لکڑی کا وہ صندوقچہ رکھ رہا تھا جس میں وہ پوجا کرنے والوں سے لے کر پیسے ڈالتا تھا۔ اس کی نگاہ جو کوٹھڑی میں سے نکلتے ہوئے ناگ اور کیٹی پر پڑی تو صندوقچی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ دیوی راس کماری خود اپنے قدموں پر چل کر کوٹھڑی سے باہر آ رہی تھی اور ساتھ ناگ تھا۔

پجاری پر دہشت اور خوف طاری، تھر تھر کانپنے لگا اور وہیں بیٹھ گیا۔

ناگ اس کے پاس آ کر بولا:

"پجاری! میں تمہاری دیوی جی کو اغوا کر کے لیے جا رہا ہوں، تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟"

پجاری کے دانت بج رہے تھے۔ اس کا حلق خوف کے مارے خشک تھا اور اس کے منہ سے ایک لفظ تک نہیں نکل رہا تھا۔ دیوی راس کماری یعنی کیٹی نے پجاری کی چنڈیا پر ہاتھ مار کر کہا:

"میرے نام پر تم نے لوگوں کو خوب بے وقوف بنایا ہے۔ مگر اب تم ایسا نہ کر سکو گے۔ لاؤ میرے نام پر

"تم نے جو پیسے کمائے ہیں کہاں ہیں وہ؟"
پجاری نے کانپتی ہوئی انگلیوں سے ایک صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ جو کونے میں پڑا تھا۔ ناگ نے چابی لے کر صندوق کھولا تو اس میں پانچ ہزار روپے کے نوٹ تہہ کر کے رکھے ہوئے تھے۔

ناگ نے سارے نوٹ سنبھال لیے اور چابی پجاری کی طرف پھینک کر کہا:

"یہ روپے تم نے نہیں کمائے۔ یہ تمہارا حصہ نہیں ہے۔ اس لیے ہم ساتھ لیے جا رہے ہیں۔"

جاتے جاتے کیٹی نے کچھ زیادہ ہی زور سے پجاری کی ٹنڈ پر ہاتھ مار دیا۔ وہ اچھل کر منہ کے بل فرش پر اوندھا ہو گیا۔ کیٹی نے آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگا لیا تھا تاکہ لوگ اس کی چوکور آنکھیں نہ دیکھ سکیں۔ اب ایک جگہ بیٹھ کر پہلے کیٹی نے اپنی رام کہانی سنائی کہ وہ کیسے پتھر کی بن گئی اور پھر ناگ نے کہا کہ ماریا مدراس میں ہے:

"کیا ماریا آ گئی ہے؟ اوہ خدایا — تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔"

ناگ نے کہا:

"مگر وہ ماریا نہیں ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی بولی:

"کیا کہا۔ ماریا ہے بھی اور نہیں بھی ہے۔ یہ کیا گورکھ دھندا ہے۔ کھول کر بتاؤ؟"

اب ناگ کی باری تھی۔ چنانچہ اس نے الف سے لے کر ی تک سارے واقعات کیٹی کو بیان کر دیئے۔ کیٹی تو یہ سن کر پریشان ہو گئی کہ ماریا اصلی ماریا نہیں ہے اور ناگ کی ساری طاقت اس سے چھین لی گئی ہے اور اب طاقت کو دوبارا حاصل کرنے کے لیے بدروح گاتیری کو ہلاک کرنا ہو گا۔

کیٹی کہنے لگی:

"ناگ بھیا! کیا میں بدروح گاتیری کا مقابلہ کر سکوں گی؟"

"یہ وہاں چل کر دیکھیں گے۔ سب سے پہلے تو ہمیں ماریا سے نمٹنا ہو گا۔ ہم اس وقت اس بہن بھائی کے جھونپڑے میں چلتے ہیں جن کی گردنوں میں بدروح گاتیری نے خون پینے والے سانپ ڈال رکھے ہیں۔"

اور وہ باغ سے نکل کر سیدھے دریا کنارے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کے پاس کیٹی کی پوجا کی رقم موجود تھی۔ چنانچہ انہوں نے ٹیکسی کرائی اور پندرہ منٹ میں گاؤں پہنچ گئے۔ یہاں اسی طرح دونوں بہن بھائی تخت پوش پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اداس، گم سم، پریشان بیٹھے تھے۔ ان کی گردنوں میں گہرے سبز سانپ لٹک رہے تھے۔ ان کے ماں باپ سر جھکائے اپنے بچوں کی حالت پر چپکے چپکے آنسو بہا رہے تھے۔ کیٹی تو عورتوں کے پیچھے گدی پر بیٹھ گئی اور ناگ سانپوں والے بہن بھائی کے باپ کو اٹھا کر ایک طرف لے گیا اور اس سے باتیں کرنے لگا۔ ناگ نے اسے کہا کہ وہ فکر نہ کرے اس کے بچوں کی مصیبت کے دن جلد کٹ جائیں گے۔ پھر جیب سے تین ہزار روپے کے نوٹ نکال کر اس نے دکھی باپ کو دے دیئے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ ناگ کو دعائیں دے رہا تھا۔

ناگ نے اس سے پوچھا کہ اس کے بچوں کے گلے میں سانپ کہاں سے اور کیسے آ گئے تھے؟

باپ نے آنسو پونچھ کر کہا،

"بھگوان جانے مجھے کس پاپ کی سزا ملی ہے بیٹا بس ایک روز میری بیٹی اور بیٹا دریا کنارے کھیل رہے تھے کہ کسی نے ان کا نام لے کر جھاڑیوں کی طرف بلایا۔ میری بیٹی بیٹا بھاگ کر جھاڑیوں میں گئے کیوں کہ آواز ان کی ماں کی آواز سے ملتی تھی جھاڑیوں میں جا کر انہوں نے دیکھا کہ

وہاں کوئی نہیں تھا۔ پھر اچانک جھاڑیوں میں سے دو گہرے سبز رنگ کے سانپ نکلے اور اچھل کر ان کی گردنوں کے گرد لپٹ گئے۔ دونوں بہن بھائی چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ تب سے لے کر آج تک یہ سانپ میرے بچوں کے گلے میں پڑے ہیں کوئی انہیں مارنا چاہتا ہے تو پتھر کے بن جاتے ہیں کوئی قریب آتا ہے تو اسے ڈس دیتے ہیں۔ بھگوان جانے میرے بچوں کا کیا انجام ہونے والا ہے۔ وہ روز بروز سوکھتے چلے جا رہے ہیں۔ کئی سپیرے آ کر بھاگ گئے۔ ایک سپیرے نے کہا تھا کہ یہ بڑے پُراسرار سانپ ہیں اور کسی دیوتا نے بھیجے ہیں اور یہ میرے بچوں کا آہستہ آہستہ ان کے جسم سے خون چوس چوس کر پی رہے ہیں"

ناگ نے کہا،

"گھبراؤ نہیں ـــــ بہت جلد تمہارے بچوں کو اس مصیبت سے نجات مل جائے گی۔ کیا تم مجھے وہ جھاڑیاں دکھا سکتے ہو جہاں آج سے کچھ روز پہلے تمہارے بچوں کو سانپ چمٹ گئے تھے؟"

"ہاں جی ـــــ میرے ساتھ چلو۔ دکھاتا ہوں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کیٹی کو بھی ساتھ لیا اور دریا کنارے جھاڑیوں میں اس جگہ آگیا جہاں اس بدنصیب باپ کے بچوں کو اس کی ماں نے آواز دی تھی جو اصل میں بدروح گاتیری کی آواز تھی۔ ناگ نے دکھی باپ کو واپس بھجوا دیا اور خود کیٹی کے ساتھ مل کر جھاڑیوں میں ادھر اُدھر زمین کو دیکھنے لگا۔ یہاں کسی کے قدموں کے نشان نہیں تھے۔ اگر چند روز پہلے تھے بھی تو اب ختم ہو چکے تھے، مٹ چکے تھے دونوں نے اچھی طرح غور سے دیکھا۔ وہاں کسی جگہ سانپ کا کوئی بل نہیں تھا کہ وہاں سے نکل کر سانپ ان بچوں کو چمٹ جاتے۔ ظاہر ہے کہ یہ سانپ بدروح گاتیری اپنے ساتھ لے کر آئی تھی۔

ناگ نے دیکھا کہ وہیں ایک جگہ زمین پر ایک گہرے سبز رنگ کی مکڑی مری پڑی تھی۔ دوں جالا کہیں نہیں لگا ہوا تھا۔ پھر یہ مکڑی کہاں سے آگئی۔

کیٹی نے کہا:

"ہو سکتا ہے یہ مری ہوئی مکڑی ہوا میں اُڑ کر ادھر آگئی ہو۔"

ناگ بولا:

"میں نے ایسی مکڑی پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ اس کا

رنگ گہرا سبز ہے۔ بالکل یہی رنگ ان سانپوں کا ہے جو لڑکی اور لڑکے کو چمٹے ہوئے ہیں۔"

کیٹی نے کہا:

"تو کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ مکڑی بدروح گاتیری کے ساتھ یہاں آئی تھی؟"

ناگ نے کیٹی کی طرف دیکھا اور بولا:

"تم صحیح نتیجے پر پہنچی ہو، یہ مکڑی اسی بدروح کے ساتھ یہاں آئی ہے۔"

"پھر یہ مر کیسے گئی؟"

"ہو سکتا ہے بدروح نے اسے خود مار ڈالا ہو۔"

"مگر مردہ مکڑی کچلی ہوئی نہیں ہے۔" ناگ نے کہا۔

کیٹی نے پوچھا:

"ناگ! کیا تم اس مکڑی کو ساتھ لے جا کر اس کا اچار ڈالنا چاہتے ہو؟"

ناگ مسکرایا:

"نہیں نہیں کیٹی بہن! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں اسے یاد رکھنا چاہتا ہوں۔ تم بھی اسے ذہن میں رکھنا۔ ہو سکتا ہے جہاں ہم جا رہے ہیں وہاں یہ بدروح کا سراغ لگانے میں ہماری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مدد کرے۔"

کیپٹن نے سکرینی کو گھور کر دیکھا اور بولی:

"میں نے ذہن میں اس کا نقشہ جما لیا ہے۔"

ناگ نے کہا:

"آؤ۔ اب نقلی ماریا کی چل کر خبر لیتے ہیں۔"

وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس شہر آ گئے جہاں سے دوپہر کے بعد انہیں مدراس جانے والی گاڑی مل گئی اور وہ مدراس روانہ ہو گئے۔

ناگ بولا۔ ماریا نے میری گردن کاٹ دی

کالی پیرا نقلی ماریا کے روپ میں بے چین ہو رہا تھا۔ کتنے دن گزر گئے تھے۔ نہ ڈاکٹر واپس آیا تھا نہ ناگ۔ اسے ڈاکٹر سے تو کوئی دلچسپی نہیں تھی بس ناگ کا بے تابی سے انتظار تھا کہ کب وہ آئے۔ اس کی طاقت واپس ہو اور وہ سانپ بنے اور وہ اس کا سر کاٹ کر لے جائے۔ بعد وہاں سے رفوچکر ہو جائے۔

ایک دن وہ نقلی ماریا کے روپ میں ہوٹل کی بالکونی میں بیٹھا تھا کہ ایک ٹیکسی ہوٹل کے باہر آ کر رکی۔ نقلی ماریا نے غور سے دیکھا۔ اس میں سے ناگ ایک سنہرے بالوں والی لڑکی کے ساتھ باہر نکلا جس نے آنکھوں پر سیاہ چشمہ چڑھا رکھا تھا۔ یہ عورت کون تھی ناگ کے ساتھ؟ نقلی ماریا سوچنے لگی۔ اچانک اسے اپنے عظیم جادوگر استاد کی بات یاد آ گئی اس نے کہا تھا کہ ناگ کے ساتھ اب ایک خلائی لڑکی بھی آن شامل ہوئی ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جس کا نام کیٹی ہے۔ ضرور یہ کیٹی ہو گی۔

ناگ کمرے میں کیٹی کے ساتھ داخل ہوا تو نقلی ماریا نے مسکراتے ہوئے منہ بنایا اور کہا:

"ناگ بھیا: خدا کا شکر ہے کہ تمہاری شکل نظر آئی۔"

ناگ نے کیٹی کی طرف اشارہ کر کے کہا:

"ماریا! تم نے اسے نہیں پہچانا کیا؟"

نقلی ماریا نے خوشی سے اچھل کر کہا:

"آخاہ! میں تو بھول ہی گئی تھی۔ یہ تو کیٹی ہے۔ میری پیاری سہیلی اور ہمارے سفر کی نئی ساتھی۔"

کیٹی نے ناگ کی طرف دیکھا۔ کیٹی فوراً سمجھ گئی کہ یہ اصلی ماریا نہیں ہے۔ ورنہ وہ اسے پہچاننے میں اتنی دیر نہ لگاتی ۔۔۔ ویسے بھی کیٹی کو ماریا کے جسم سے کسی قسم کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ لیکن اس نے دیکھا کہ شکل بالکل ماریا کی طرح تھی ایک رتی کا بھی فرق نہیں تھا۔ وہی بال وہی آنکھیں وہی چہرہ۔

"ماریا بہن! تم تو غائب رہا کرتی تھیں۔ تمہیں عرصے بعد ظاہری حالت میں دیکھ کر تعجب ہوا۔"

ماریا نے سانس کھینچا اور کہا:

"کیٹی بہن! میرے ساتھ بہت بڑا حادثہ گزر گیا تھا

جس نے ناگ بھیا کو بتایا تھا:"

ناگ بولا:

"ہاں! میں کیٹی کو بتا چکا ہوں۔"

پھر ناگ نے نقلی ماریا کو بتایا کہ ڈاکٹر کو سانپ نے ڈس لیا تھا اور وہ مر گیا ہے۔ اور اس نے اس کا بریف کیس اس کے بھانجے کے نام پارسل کروا دیا ہے۔

"میں چاہتا ہوں ماریا کہ اس کا باقی سامان بھی اس کے بھانجے کے پتے پر پارسل کروا دیا جائے۔"

نقلی ماریا نے تھوڑا سا بناوٹی افسوس کیا اور بولی:

"بڑا اچھا آدمی تھا۔ اگر زندہ رہتا تو ناگ بھیا کی طاقت ایک روز ضرور واپس آ جاتی۔"

"وہ کیسے؟" ناگ نے کہا: "وہ کوئی جادوگر تھوڑی تھا۔"

نقلی ماریا نے کہا:

"تم نہیں جانتے ناگ بھیا! وہ بڑا پراسرار ڈاکٹر تھا اور اسے معلوم تھا کہ تم اصل میں سانپ ہو اور تمہاری طاقت وقتی طور پر ختم ہو چکی ہے۔"

کیٹی بولی:

ناگ بھیا مجھے یقین ہے کہ اگر تم اما دیوی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے مندر میں جا کر وہاں جو ایک ہزار برس
سے چراغ جل رہا ہے اس کی کالک لا کر اپنے
ماتھے پر رگڑو تو تمہاری طاقت واپس آ سکتی ہے۔"
نقلی ماریا کے کان کھڑے ہو گئے، کہنے لگی:
"اگر ایسی بات ہے تو ناگ بھیا کو آج ہی مندر
میں جا کر کالک لانی چاہیے۔"
ناگ کیٹی کا مطلب سمجھ گیا تھا کہنے لگا:
"اس میں کیا مشکل بات ہے۔ میں ابھی جا کر مندر
سے کالک لے آتا ہوں۔"
کیٹی نے کہا:
"مگر اپنے ماتھے پر تم اسے آدھی رات کو ملو گے؟"
"ایسا ہی کر لوں گا۔" ناگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
نقلی ماریا نے ناگ کو بار بار کہنا شروع کر دیا وہ فوراً
مندر جا کر کالک لائے۔
ناگ نے کہا:
"آخر اتنی جلدی بھی کیا ہے چلا جاؤں گا ماریا۔"
نقلی ماریا کہنے لگی:
"کیٹی نے تمہیں جو مشورہ دیا ہے وہ یونہی نہیں
دیا۔ کیا خبر رات کو مندر کے دروازے بند ہو

جائیں۔ اس لیے میں تو کہتی ہوں کہ تم ابھی چلے
جاؤ۔ میں بھی تمہارے ساتھ ہی چلتی ہوں۔"
ناگ نے کیٹی کی طرف دیکھا۔ کیٹی نے کہا:
"نہیں ماریا بہن! تمہارا جانا ٹھیک نہیں تم یہیں
ٹھہرو۔ میں ناگ کے ساتھ چلتی ہوں اور اسے
ٹھیک ٹھیک بتاؤں گی کہ کالک چراغ کے نیچے
کہاں سے کھرچنی ہے۔"
نقلی ماریا خاموش ہو گئی۔ اس کے دل میں جو نفرت کی
لہریں اُٹھ رہی تھیں۔ اگر ناگ کی طاقت واپس آ گئی اور
وہ سانپ بن گیا تو وہ اس کی گردن فوراً کاٹ کر وہاں
سے بھاگ جائے گی۔
شام کے بعد کیٹی نے ناگ کو ساتھ لیا اور امبا دیوی
کے مندر میں آ گئی۔ کیٹی نے ناگ کو بتایا کہ اس کی سکیم
کیا ہے:
"تم ماتھے پر کالک لگا کر یہ کہہ کر کمرے میں
سو جاؤ گے کہ اگر طاقت واپس آ گئی تو تم
سانپ بن کر کیٹی اور ماریا کے کمرے میں باری
باری جاؤ گے اور یہ اس کا ثبوت ہو گا کہ تجربہ
کامیاب رہا اور تمہیں طاقت واپس مل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئی ہے۔"

"اس کے بعد کیا ہوگا؟ یعنی میں سانپ بن کر کیسے نقلی ماریا کے کمرے میں جاؤں گا؟"

کیٹی نے قہقہہ لگا کر کہا:

"اس کے لیے ہم ایک بے ضرر سانپ استعمال کریں گے جس کا زہر نکالا جا چکا ہوگا۔ اس سانپ کو ہم کالی پیپرے یعنی نقلی ماریا کے کمرے میں داخل کر دیں گے اور اگر اس نے اس کی گردن کاٹ ڈالی تو ہمیں ثبوت مل جائے گا کہ یہ عورت ماریا نہیں بلکہ کالی پیپرا ہے اور تمہاری گردن کاٹنے کے لیے یہاں آیا ہے۔"

ناگ کہنے لگا:

"کیٹی! کیا تمہیں اس بزرگ کی بات پر اعتبار نہیں جس نے تمہیں دیکھے بغیر تمہارے بارے میں مجھے سب کچھ بتا دیا تھا؟"

کیٹی نے کہا:

"نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ لیکن میں کوئی ثبوت چاہتی ہوں۔ اس سے پہلے کہ میں کالی دیوی بن کر اس کی پیٹھ میں چھری گھونپ دوں۔"

"کوئی بات نہیں پھر" ناگ بولا "ایسا ہی کر لیتے ہیں۔"

امبا دیوی کے مندر میں بہت رش تھا۔

ناگ نے کہا:

"اگر کالک ہی لینی ہے تو امبا دیوی کے مندر کے چراغ کی کالک ہی کوئی ضروری تھوڑی ہے۔ ہم کسی بھی چراغ کی کالک لے سکتے ہیں۔"

کیٹی نے ہنس کر کہا:

"اور پھر چراغ کی کالک ہی کی کیا خاص ضرورت ہے ہم کوئی بھی کالک لے سکتے ہیں۔"

چنانچہ انہوں نے ایک جگہ سے کالی ڈبیا ہی خریدی اور پھر وہ دونوں شہر کے اس بازار میں آ گئے جہاں سپیرے سے کالے رنگ کا ایک سانپ خریدا جس کا زہر نکال دیا گیا تھا۔ سانپ کو ایک بوتل میں بند کر کے ناگ نے اپنی قمیض کے اندر چھپا لیا اور وہ دونوں واپس ہوٹل میں آ گئے۔

نقلی ماریا ان کا انتظار کر رہی تھی۔ آتے ہی پوچھنے لگی:

"لے آئے امبا دیوی کے چراغ کی کالک؟"

"ہاں ___" ناگ نے ایک پڑیا دکھا کر کہا: "اس میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بند ہے۔ میں اب کمرے میں بند ہو کر اسے لگاؤں
گا۔ اگر میں سانپ بن گیا تو سب سے پہلے کیٹی
کے کمرے میں جاؤں گا اور پھر تمہارے کمرے
میں آؤں گا پھر میں واپس انسان کی شکل میں آجاؤنگا
اور ہم یہاں سے اپنے سفر پر آگے روانہ ہو
جائیں گے۔"

نقلی ماریا خوش ہو کر بولی:

"بالکل ٹھیک ہے۔ بھگوان ــــ میرا مطلب ہے
خدا کرے کہ تم کو تمہاری طاقت واپس مل جائے۔"

نقلی ماریا کے منہ سے بے اختیار پھر خدا کی بجائے بھگوان
نکل گیا تھا۔ کیوں کہ اصل میں تو وہ ہندو تھا اور اس کا
نام کالی سپیرا تھا۔

ناگ نے کہا:

"تم نے پھر بھگوان کہا ماریا؟"

نقلی ماریا کھسیانی سی ہو کر کہنے لگی:

"کیا کروں ناگ بھیا! اس ہندو جادوگر کے جادو
کا مجھ پر ابھی تک اثر ہے۔"

کیٹی نے بھی یہ بات خاص طور پر نوٹ کی تھی۔

ناگ نے کہا:

"کوئی بات نہیں۔ میرا خیال ہے اب ہمیں اپنے اپنے
کمروں میں چلے جانا چاہیے۔"

اور وہ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

ناگ نے کیٹی کو سمجھا دیا تھا کہ وہ سانپ بن کر اس
کے کمرے میں آ جائے گا۔ چنانچہ کوئی ایک گھنٹے بعد
ناگ نے سانپ کی بوتل اٹھائی اور دبے پاؤں کیٹی کے
کمرے میں آگیا۔ یہاں دیوار میں ایک سوراخ تھا جس میں
سے نقلی ماریا کے کمرے میں دیکھا جا سکتا تھا۔

انہوں نے جھانک کر دیکھا کہ نقلی ماریا بے تابی سے
کمرے میں ٹہل رہی تھی۔

کیٹی بولی:

"یہ تو بڑی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہی ہے
ناگ بھیا!"

ناگ نے کہا:

"ہاں ــــ اور دیکھو۔ اس نے چھری بھی نکال لی ہے۔"

کیٹی نے سوراخ میں سے دیکھا کہ نقلی ماریا میز کی دراز
میں سے چھری نکال کر اس کی دھار کو دیکھ رہی تھی چھری
اس نے اپنی قمیص میں چھپا لی اور کمرے میں ایک طرف
ہٹ کر کھڑی ہو گئی اور سانپ کے اندر داخل ہونے کا انتظار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرنے لگی۔

ناگ نے کہا:

"سانپ کو چھوڑ دینے کا وقت آگیا ہے۔"

ناگ نے یہ کہہ کر بوتل میں سے سانپ کو نکالا اور اسے سوراخ میں سے نقلی ماریا کے کمرے میں داخل کر دیا۔ سانپ کمرے میں داخل ہو گیا۔

ناگ اور کیٹی سوراخ میں سے دیکھ رہے تھے۔

جونہی سانپ نقلی ماریا کے کمرے میں داخل ہوا وہ چھری نکال کر اس کی طرف لپکی اور اس سے پہلے کہ سانپ سنبھل سکے اس نے چھری کے ایک ہی وار سے اس کی گردن الگ کر دی اور سر کاٹ کر میز کی دراز میں رکھ دیا اور دھڑ کو کھڑکی میں سے گلی میں پھینک دیا۔

ناگ نے کیٹی سے کہا:

"اب تمہیں ثبوت مل گیا ہوگا کہ یہ عورت ماریا نہیں ہے اور میری گردن کاٹ کر لے جانے کے لیے یہاں آئی ہوئی ہے۔"

کیٹی پریشان سی ہو کر بولی:

"یہ تو کوئی قاتل آدمی ہے۔ تمہارا قاتل۔ میں اسے ہرگز زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"

ناگ نے کہا:

"لیکن وہ تو اب بھاگ جائے گا۔ اسے تو میرا سر مل گیا ہے۔ اب وہ ایک منٹ یہاں نہیں ٹھہرے گا۔"

کیٹی نے کہا:

"میں اسے یہاں سے بچ کر نہیں جانے دوں گی کیوں کہ اس کے اندر اصل ماریا چھپی ہوئی ہے اور ہمیں اس کے اندر سے اصلی ماریا کو باہر نکالنا ہے۔"

ناگ کہنے لگا:

"تو پھر جو کچھ کرنا ہے ابھی کرو۔ میں تو کچھ نہیں کر سکتا۔"

کیٹی نے کہا:

"تم دیکھتے رہو میں کیا کرتی ہوں۔ میں اس کے کمرے میں جا رہی ہوں۔"

"کیا اسی طرح؟" ناگ نے پوچھا۔

کیٹی نے کہا:

"نہیں۔ کالی دیوی کے روپ میں۔"

کیٹی نے کالی دیوی کی شکل کئی بار مندروں میں دیکھی تھی۔ اس نے اس کی شکل کو ذہن میں رکھ کر چٹکی بجائی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور دوسرے لمحے کیٹی کی جگہ ناگ کے سامنے لمبے بکھرے ہوئے بالوں سرخ آنکھوں اور چار بازوؤں والی کالی دیوی کھڑی تھی جس کے ہر بازو کے ہاتھ میں خنجر تھا۔

ناگ بھی ایک بار تو ڈر ہی گیا۔

ادھر کیٹی نقلی ماریا کے کمرے کی طرف بڑھی۔ ناگ نے سوراخ کے ساتھ آنکھیں لگا دیں۔

دوسرے کمرے میں اپنی طرف سے ناگ کا سر کاٹ لینے کے بعد نقلی ماریا یعنی کالی پیرا اب وہاں سے بھاگنے کی فکر میں تھا۔ اس نے میز کی دراز میں سے سانپ کا سر نکال کر اپنے پرس میں رکھا۔ ساڑھی کو جسم کے گرد اچھی طرح لپیٹا اور دروازے سے باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ دروازے پر کسی نے دستک دی۔

نقلی ماریا نے دروازہ کھول دیا۔

اس کے سامنے کالی دیوی اپنے پورے جلال و دہشت کے ساتھ کھڑی تھی۔ سرخ آنکھیں۔ بکھرے ہوئے بال، چار بازو، ہر ہاتھ میں ایک خنجر۔

کالی پیرا خوف سے کانپنے لگا۔

کالی دیوی نے کہا:

"کالی! کیوں گھبرا گئے مجھے دیکھ کر۔ میں خوش

ہوں کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے اور تم نے ایک ایسے سانپ کی گردن کاٹ ڈالی جو انسان بن کر لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ اب تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جوان بن کر زندہ رہو گے!"

کالی پیرا یعنی نقلی ماریا بے حد خوش ہوئی۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا:

"کالی دیوی! مجھے اپنے شرن (حفاظت) میں رکھنا میں تیرے نام کا کالا بکرا دوں گا!"

کالی دیوی یعنی کیٹی نے کہا:

"ابھی ایک بکرا تو دو!"

نقلی ماریا نے چونک کر کہا:

"ابھی ـــ ابھی میں بکرا کہاں سے لاؤں دیوی؟"

کیٹی نے قہقہہ لگا کر کہا:

"اچھا چلو۔ بکرا پھر دے دینا۔ ابھی تم میرے آگے ماتھا نہیں ٹیکو گے کیا؟"

نقلی ماریا نے ہاتھ باندھ کر کہا:

"کیوں نہیں کالی دیوی۔ کیوں نہیں۔ یہ میرے دھن بھاگ ہیں کہ تم میرے پاس آئی ہو۔ میں تو ہزار بار تمہیں ماتھا ٹیکوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بعد کالی پیپرا یعنی نقلی ماریا نے جھک کر کالی دیوی کے قدموں پر اپنا سر رکھ دیا۔ جونہی اس نے ایسا کیا۔ بزرگ کی ہدایت کے مطابق کیپٹن نے اپنا خنجر والا ایک ہاتھ اوپر اٹھایا اور بڑی تیزی سے وار کر کے خنجر نقلی ماریا کی کمر میں گھونپ دیا۔

ایک دردناک چیخ کی آواز بلند ہوئی۔

نقلی ماریا کی پیٹھ سے خون اُبل کر باہر کو اُچھلا۔ کالی دیوی پیچھے ہٹ گئی۔ اس نے چٹکی بجائی اور کیپٹن کی انسانی شکل میں واپس آ گئی۔ ناگ بھی بھاگ کر اس کمرے میں آ گیا تھا۔ نقلی ماریا تڑپ رہی تھی۔

کیپٹن نے سہم کر پوچھا:

"ناگ بھیا! کہیں یہ سچ مچ کی ماریا تو نہیں تھی؟"

ناگ نے کہا:

"اگر سچ مچ کی ماریا ہوتی تو تمہیں سجدہ کیوں کرتی۔ دیکھتی رہو۔ ابھی کچھ نہ کچھ ہو گا۔"

اور ان کے دیکھتے ہی دیکھتے نقلی ماریا کا چہرہ، کپڑے اور اس کا عورت کا جسم غائب ہونے لگا۔ اور اس کی جگہ کالی پیپرے کا سیاہ کمزور بوڑھا جسم نمودار ہوتا گیا۔ اور پھر نقلی ماریا غائب ہو گئی اور اس کی جگہ کالی پیپرا

فرش پر تڑپ رہا تھا۔

کیپٹن نے کہا:

"ناگ بھیا: اصل ماریا کہاں ہے؟"

"وہ بھی آ جائے گی:" ناگ نے کہا۔

ناگ کی اور کیپٹن کی آنکھیں کالی پیپرے کے جسم پر لگی ہوئی تھیں جو بُری طرح تڑپ رہا تھا۔ اور پھر ان کی آنکھوں کے سامنے کالی پیپرے کا جسم تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا اور اس کے جسم کے اندر سے ایک بڑا ہی خوب صورت سفید کلغی والا سانپ لہراتا ہوا باہر نکل آیا۔

یہ اصل ماریا تھی۔

ناگ نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا:

"کیپٹن! یہ دیکھو ــــ یہ ماریا ہے۔ اصل ماریا!"

ماریا کی خوشبو بھی آنا شروع ہو گئی تھی۔

ناگ نے کہا:

"دیکھو۔ اس کی خوشبو بھی آنے لگی ہے۔"

کیپٹن نے کلغی والے سانپ یعنی ماریا کو ہتھیلی پر اٹھا لیا۔ اسے ماریا بھی پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی مگر وہ چونکہ سانپ کی شکل میں تھی اس لیے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔ ناگ نے بھی ماریا کو اپنی ہتھیلی پر لے کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کی طرف دیکھا اور کہا:

"ماریا بہن! میں جانتا ہوں تم سن رہی ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ تم پھر ہمارے پاس آ گئیں۔ اگرچہ تم انسانی روپ میں نہیں ہو۔ مگر انشاءاللہ تم بہت جلد اپنی اصلی شکل میں واپس آ جاؤ گی۔"

کیٹی نے کہا:

"ماریا! ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ تم سن رہی ہونا؟ اگر سن رہی ہو تو اپنا سر ہلا دو۔"

اور ناگ اور کیٹی نے دیکھا کہ کلغی والے سفید سانپ نے آہستہ سے اپنا سر ہلا دیا۔

کیٹی اور ناگ کے منہ سے خوشی کی چیخ نکل گئی۔

"ماریا سن رہی ہے"

ناگ نے ماریا کو ایک تھیلی میں بند کیا جس میں سوراخ تھے اور اپنی جیب میں رکھ کر کیٹی سے کہا:

"اب ہمیں یہاں سے نکل چلنا چاہیے۔ یہاں ایک لاش پڑی ہے۔ ہم پر اس کے قتل کا الزام بھی لگ سکتا ہے۔"

وہ کمرے سے باہر نکلنے ہی لگے تھے کہ ہوٹل کا بیرا اندر آ گیا۔

اس نے جو کمرے کے فرش پر خون میں لت پت ایک لاش پڑی دیکھی تو خون خون کا شور مچا دیا۔ تمام کمروں سے لوگ باہر نکل آئے۔ ناگ نے جلدی سے ماریا والی تھیلی کیٹی کو دے کر کہا:

"کیٹی یہاں سے نکل جاؤ۔"

اور خود بھی ایک طرف کر بھاگا۔ مگر لوگوں نے اسے برآمدے میں ہی دبوچ لیا۔ ناگ بے بس تھا۔ اس کے پاس اتنی طاقت نہیں تھی کہ کوئی دوسرا روپ بدل کر وہاں سے فرار ہو سکتا۔

ہوٹل میں ایک ہنگامہ مچ گیا۔ اسی وقت پولیس آ گئی اور اس نے ناگ کو گرفتار کر لیا۔ کیٹی وہاں سے کھسک گئی تھی اور ہوٹل کے دروازے کی ایک طرف کھڑی یہ سارا تماشا دیکھ رہی تھی۔ پولیس ناگ کو گرفتار کر کے لاری میں بٹھا کر تھانے لے گئی۔

ماریا کے کلغی والے سانپ کی تھیلی کیٹی کی جیب میں تھی۔ وہ پریشان ہو گئی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔ اس نے ایک آدمی سے تھانے کا پتہ معلوم کیا اور تھانے کی طرف روانہ ہو گئی۔

ہوٹل کے بیرے نے پولیس کو یہ بھی بتایا تھا کہ ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ جس نے آنکھوں پر کالا چشمہ لگا رکھا تھا۔ کیٹی نے اس وقت بھی آنکھوں پر کالا چشمہ لگایا ہوا تھا۔ تھانے میں اُسی کے پکڑے جانے کا بھی ڈر تھا۔ اگر وہ چشمہ اتار دیتی ہے تو اس کی چوکور آنکھیں اس کے لیے مصیبت کا باعث بن جاتی تھیں۔

کیٹی تھانے پہنچ کر فٹ پاتھ پر تھانے کی دیوار کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ سہ پہر کا وقت تھا۔ پھیکی پھیکی دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ کیٹی کو دیوار کے ساتھ کھڑے دیکھ کر لوگ اسے گھور گھور کر گزرتے تھے کہ یہ اکیلی عورت تھانے کے باہر کیا کر رہی ہے۔

کیٹی درختوں کی طرف آ گئی۔ یہاں فٹ پاتھ کی دیوار کے پار ایک بنچ بچھا تھا۔ وہ بنچ پر بیٹھ گئی اور غور کرنے لگی کہ اسے کیا کرنا چاہیے ۔۔ یہاں سے تھانے کا دروازہ اسے صاف نظر آ رہا تھا۔ وہاں ایک سپاہی پہرہ دے رہا تھا۔ ناگ کو گرفتار کر کے پولیس اندر لے گئی تھی اور کیٹی کے اندازے کے مطابق اس وقت وہ حوالات میں بند تھا۔
کیٹی اندھیرا ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

کیٹی نے جیب میں سے تھیلی نکال کر ماریا سے کہا:
"ماریا۔ ناگ گرفتار ہو گیا ہے۔ مگر تم فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا، سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

ایک آدمی کیٹی کے پاس آ کر بولا:
"تم کس سے باتیں کر رہی ہو میڈم؟"
کیٹی نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک پکی عمر کا بدمعاش ٹائپ آدمی کھڑا تھا جس کے چہرے سے کمینگی ٹپک رہی تھی۔ کیٹی فوراً سمجھ گئی کہ اس آدمی کی نیت اچھی نہیں ہے اور وہ اسے اغوا کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کسی قسم کی گھبراہٹ کے بغیر کہا:
"میرا بھائی پکڑا گیا ہے میں اس کی یاد میں اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی۔"
وہ آدمی قریب آ کر بنچ پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا:
"بھائی پکڑا گیا ہے تو کیا ہوا۔ ہم اسے چھڑا دیں گے تم میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہاری ہر طرح سے مدد کروں گا۔"
کیٹی نے کچھ وقت گزارنا تھا تاکہ شام کا اندھیرا ہو جائے اس نے دل میں کہا کہ چلو اس کے ساتھ ہی تھوڑی دل لگی ہو جائے۔ یہ میرا کیا بگاڑے گا۔ کہنے لگی:
"کیا تم میرے بھائی کو چھڑا لو گے؟"
"کیوں نہیں میڈم ۔۔ پولیس والے سارے میرے واقف ہیں۔ آؤ میرے ساتھ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور وہ کیتھی کو لے کر فٹ پاتھ پر آ گیا۔ یہاں ایک ٹیکسی رکوا کر اس نے کیتھی کو اپنے ساتھ بٹھا لیا۔

کیتھی نے کہا:

"تم کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے؟"

وہ آدمی کیتھی سے مسکرایا اور بولا:

"بالکل فکر نہ کرو۔ میں تمہیں اپنے گھر لے جا رہا ہوں۔ جہاں میری ماں اور بہنیں رہتی ہیں۔"

کیتھی کو اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے۔ مگر اسے وقت گزارنا تھا۔ وہ خاموش رہی۔

ٹیکسی شہر کے ایک گنجان علاقے سے نکل کر ایک سوکھے ہوئے نالے پر بنے ہوئے کوارٹروں کے باہر رک گئی۔ وہ آدمی کیتھی کو ساتھ لے کر ایک کوارٹر میں داخل ہو گیا۔

اندر داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کر کے تالا لگا دیا اور چابی اپنی جیب میں رکھ لی۔

کیتھی نے پوچھا:

"تم نے دروازے پر تالا کیوں لگا دیا؟"

وہ کمینہ بدمعاش قہقہہ لگا کر بولا:

"اب تم میری غلام ہو۔ میری کنیز ہو جب تک میں چاہوں گا تم اس کوٹھڑی میں رہو گی۔ تم

چاہے جتنا شور مچاؤ۔ یہاں کوئی تمہاری مدد کو نہیں آئے گا۔"

کیتھی ان سب باتوں کے لیے تیار تھی۔ مگر وہ کچھ وقت آرام سے گزارنا چاہتی تھی جب کہ یہ بدمعاش اس کی عزت پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ کیتھی اٹھ کر دیوار کے ساتھ لگ گئی اور بولی:

"خبردار! اگر تم نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا تمہیں۔"

وہ بدمعاش ہنسا کہنے لگا:

"ہر عورت یہاں آ کر پہلے یہی کہا کرتی ہے پھر ایسی ٹھیک ہو جاتی ہے کہ کبھی واپس جانے کا نام نہیں لیتی۔"

کیتھی نے کہا:

"اس کا مطلب ہے کہ تم بہت سی عورتوں کی زندگیاں برباد کر چکے ہو؟"

وہ بدمعاش سینے پر ہاتھ مار کر بولا:

"مجھے فخر ہے کہ میں اس وقت تک پندرہ عورتوں کو اغوا کر کے فروخت کر چکا ہوں اور اس وقت وہ طوائفیں بن چکی ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی کو بے حد غصہ آ گیا۔ یہ شخص انسان کی شکل میں شیطان تھا۔ اس نے پندرہ خاندانوں کو تباہ و برباد کیا تھا۔ اس سانپ کو کچل دینا ہی اچھا ہے۔ اگر یہ شخص زندہ رہا تو نہ جانے ابھی کتنی اور بے گناہ عورتوں کی زندگیاں برباد کرے گا۔ کیٹی نے اس بدمعاش تاتن کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اس کے پاس آ کر بڑی محبت سے بولی،

"کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟"

وہ بدمعاش بڑا خوش ہوا کہ عورت اپنے آپ موم ہو گئی ہے۔ کہنے لگا،

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔ میں تمہیں دولت سے مالا مال کر دوں گا۔ تم عیش کرو گی۔"

کیٹی نے کہا،

"پھر میں تمہاری غلام ہوں۔ میں تم سے شادی کروں گی۔"

بدمعاش تو خوشی سے باغ باغ ہو گیا کہنے لگا،

"میری جان! ذرا اپنی آنکھوں سے یہ چشمہ تو اتارو تاکہ میں اپنی ہونے والی دلہن کی خوب صورت آنکھیں دیکھ سکوں۔"

کیٹی نے آہستہ سے کہا،

"کیا تم میری آنکھیں دیکھ سکو گے؟"

بدمعاش مسکرایا،

"اری پاگل! بھلا میں تمہاری آنکھیں کیوں نہیں دیکھ سکتا؟ تمہاری آنکھیں تو ستاروں کی طرح چمک رہی ہوں گی چشمہ اتار دو۔"

کیٹی نے کہا،

"اچھا تم ضد کرتے ہو تو یہ لو۔ میری آنکھیں دیکھو۔"

اور کیٹی نے اپنا چشمہ اتار دیا۔ اس بدمعاش نے جونہی کیٹی کی نیلی چوکور آنکھوں کو دیکھا تو خوف سے اس کی گھگھی بندھ گئی۔ آواز حلق میں دب گئی۔ ماتھے پر پسینہ آ گیا۔ دو قدم پیچھے ہٹ کر خشک سہمی ہوئی آواز میں بولا،

"تم —— تم کون ہو۔؟"

کیٹی نے ایک قدم آگے بڑھ کر بڑے پیار سے کہا،

"میں تمہاری اماں کی نانی کی پھوپھی ہوں۔ کیا مجھ سے شادی نہیں کرو گے؟"

وہ بدمعاش سہما ہوا پلنگ کے پاس کھڑا تھا۔ وہ باہر بھاگنے کی فکر میں تھا اور جیب سے چابی نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کیوں کہ اس کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ کسی چڑیل کو اپنے کوارٹر میں لے آیا ہے۔ مگر کیٹی اسے ہلاک کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ وہ بھلا اسے کیسے بھاگنے دیتی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے بدمعاش کا ہاتھ پکڑ کر تھوڑا سا مروڑا تو وہ پلنگ پر گر پڑا اور اس کا جسم خوف سے سن ہو گیا۔ کیونکہ کیتھی کے ہاتھ میں کسی پہلوان ایسی طاقت تھی۔

کیتھی نے کہا:

"میں تم سے ان ساری عورتوں کا انتقام لوں گی جن کی زندگیاں تم نے برباد کر ڈالی ہیں اور آئندہ تم کسی عورت کی زندگی برباد نہ کر سکو۔"

○

بدروح کا تہہ خانہ

بدمعاش ایک دم سے اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگا۔ کیتھی نے لپک کر اس کی گردن کو پکڑا اور اتنی زور سے اسے دیوار کے ساتھ ٹکرایا کر اس کا سر پاش پاش ہو گیا اور وہ ایک ٹھنڈی لاش بن کر فرش پر گر پڑا ـــ کیتھی سخت غصے کی حالت میں تھی۔ وہ خلا کے ایک دور دراز کے سیارے کی رہنے والی تھی جہاں کوئی آدمی کسی عورت کی عزت پر حملہ نہیں کرتا تھا۔ اس دنیا میں آ کر اس نے یہی دیکھا تھا کہ عورت پر ہر جگہ ظلم کیا جاتا ہے اس نے دروازے پر لگے تالے کو مکا مارا۔ تالا ٹوٹ کر نیچے گرا۔ وہ دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔

ہلکی ہلکی ٹھنڈ اور رات کا اندھیرا گلی میں پھیلا ہوا تھا۔ وہ خشک نالے میں سے گذر کر تھانے کی طرف چلی۔ اسے ناگ کو حوالات سے آزاد کرانا تھا جس پر قتل کا الزام لگا تھا۔ کیونکہ اس نے کالی پیپرے کو ہلاک کیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ چلتے چلتے راستے میں اسے کئی آدمیوں نے گھور کر دیکھا، کیوں کہ کیٹی نے رات کے وقت بھی آنکھوں پر کالی عینک لگا رکھی تھی۔ مگر کیٹی اپنی دھن میں چلی جا رہی تھی۔ اس نے کسی کی طرف دھیان نہ دیا۔

تھانے میں روشنی ہو رہی تھی۔ حوالات کے باہر پہرہ تھا۔ کمرے میں تھانیدار میز پر رجسٹر رکھے اس میں کچھ لکھ رہا تھا ایک سپاہی اس کے قریب کھڑا تھا۔ کیٹی تھانے کے پاس درختوں کے پیچھے رک گئی۔ وہ سوچنے لگی کہ نک کو قید سے کیسے آزاد کرائے۔

تھانے کے باہر ایک موٹر کار آکر رکی۔ اس میں سے ایک کھدر پوش کانگریسی آدمی نکلا۔ صاف لگتا تھا کہ وہ یا تو کوئی لیڈر ہے یا کوئی وزیر ہے۔ کیٹی کھسک کر تھانیدار کے کمرے کی کھڑکی کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔ کھدر پوش آدمی کے پیچھے پیچھے دو آدمی ادب سے چلے آ رہے تھے کھدر پوش کو دیکھ کر تھانے دار ایک دم سے اچھل کر کھڑا ہو گیا اور ہاتھ باندھ کر بولا:

"حضور! آپ کیسے تشریف لائے؟"

کھدر پوش نے مسکرا کر کہا:

"میں نے سوچا کہ ذرا تھانے کا معائنہ کیا جائے۔"

تھانے دار نے جھک کر کہا:

"ہماری خوش قسمتی ہے کہ ایک وزیر صاحب ہمارے تھانے تشریف لائیں۔"

تھانے دار وزیر کو ساتھ لے کر تھانے کا معائنہ کرانے لگا۔ کیٹی سمجھ گئی کہ یہ وزیر صاحب ہیں اور تھانے کا معائنہ کرنے اچانک پہنچ گئے ہیں۔ وہ کھڑکی کی دیوار کے ساتھ لگی خاموش کھڑی تھی۔ وہاں اندھیرا تھا اس لیے اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

معائنے کے بعد کھدر پوش وزیر باہر نکلا تو کیٹی نے اس کی شکل اپنے دماغ میں اچھی طرح سے بٹھا لی۔ جب کھدر پوش کار میں سوار ہو کر چلا گیا تو کیٹی نے تھوڑی دیر انتظار کیا۔ پھر آنکھیں بند کر کے اس کھدر پوش وزیر کی شکل آنکھوں میں لائی اور چٹکی بجا دی۔

دوسرے ہی لمحے کیٹی اسی کھدر پوش وزیر کی شکل میں وہاں کھڑی تھی۔ اس کا لباس بالکل وہی تھا جو وزیر نے پہن رکھا تھا۔ وہی شکل و صورت تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کے ساتھ نوکر چاکر نہیں تھے۔ کیٹی بے دھڑک تھانے دار کے کمرے میں داخل ہو گئی۔

تھانے دار وزیر کو دوبارا اپنے دفتر میں دیکھ کر ایک دم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھڑا ہو گیا اور بولا:

"حضور! کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی جو آپ کو پھر تشریف لانی پڑی؟"

کیتھی نے تھوڑا سا کھانس کر وزیر کی بھاری بھرکم آواز میں کہا،

"میں ایک ضروری بات کرنا تو بھول ہی گیا تھا۔"

"فرمایئے حضور!" تھانے دار نے ادب سے کہا،

کیتھی بولی:

"تم نے آج شہر کے ہوٹل سے ایک ایسے آدمی کو گرفتار کیا ہے جس پر قتل کا الزام ہے؟"

تھانے دار نے کہا،

"جی ہاں — وہ حوالات میں بند ہے۔"

کیتھی کہنے لگی،

"شاید تمہیں معلوم نہیں کہ یہ آدمی صوبے کے وزیر اعلیٰ کا بھانجا ہے اور جب وزیر اعلیٰ کو پتہ چلا کہ تم نے اس کے بھانجے کو حوالات میں بند کر دیا تھا تو وہ تمہیں نوکری سے جواب دے دے گا۔"

تھانے دار گھبرا گیا، بولا:

"حضور! مجھے کیا خبر تھی کہ یہ آدمی وزیر اعلیٰ کا بھانجا ہے۔"

کیتھی نے کہا،

"اگر اپنی نوکری چاہتے ہو تو اسے فوراً چھوڑ دو۔ میں اسے خود سمجھا بجھا لوں گا وہ اپنے ماموں سے تمہاری شکایت نہیں کرے گا۔"

تھانے دار نے فوراً سپاہی کو بُلا کر کہا،

"حوالات میں جو آدمی بند ہے اسے فوراً نکال کر یہاں لے آؤ۔"

دو منٹ کے اندر اندر ناگ تھانے دار کے کمرے میں موجود تھا اور کھدر پوش وزیر کو غور سے دیکھ رہا تھا جو اصل میں کیتھی تھی۔

ناگ نے پوچھا،

"کیا مجھے بڑی جیل میں لے جایا جا رہا ہے؟"

تھانے دار نے آہستہ سے کہا،

"بھائی مجھے معاف کر دو مجھے کیا معلوم تھا کہ تم وزیر اعلیٰ کے بھانجے ہو۔ تم نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا؟"

"جی؟" ناگ حیران ہو کر کبھی تھانے دار اور کبھی کھدر پوش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو تکنے لگا۔

کیپٹن نے کہا،

"کوئی بات نہیں برخوردار — تمہارے ماموں کو ابھی اس قتل کی کوئی خبر نہیں ہے۔"

تھانے دار حمیش بولا:

"حضور! اب قتل اور قاتل کو بھول جائیں۔ یوں سمجھ لیں کہ وزیر اعلیٰ کے بھانجے نے یہ قتل نہیں کیا۔ ہم کسی دوسرے آدمی کو پکڑ کر اس پر قتل کا الزام لگا کر قتل کی یہ واردات اس کے کھاتے میں ڈال دیں گے۔ آپ اسے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔"

ناگ بار بار کھدر پوش وزیر کی طرف دیکھ رہا تھا کھدر پوش یعنی کیپٹن نے اسے آنکھ ماری۔ ناگ بھونچکا سا ہو گیا کہ یہ اچھا خاصا شریف آدمی اسے آنکھیں کیوں مار رہا ہے۔ اس نے تنگ کر کہا،

"دیکھیں صاحب۔ اگر پھر آپ نے مجھے آنکھ ماری تو میں آپ کو سمجھ لوں گا۔"

تھانے دار نے حیرانی سے کہا:

"تم اس آدمی کے ساتھ ایسی بات کر رہے ہو جس

نے تمہیں آزاد کرایا ہے۔"

کیپٹن نے کہا،

"کوئی بات نہیں تھانے دار جی — اس پر کبھی کبھی پاگل پن کا دورہ پڑ جاتا ہے — آپ کا بہت بہت شکریہ۔"

اور کیپٹن ناگ کو دھکیلتی ہوئی تھانے سے باہر لے گئی۔

ناگ نے ایک بار پھر جھنجلا کر کہا:

"تم مجھے دھکے کیوں دے رہے ہو؟ کون ہو تم؟"

کیپٹن نے تھانے سے باہر آ کر کہا:

"تم نے مجھے پہچانا نہیں ناگ؟"

"ناگ؟ تم میرا نام بھی جانتے ہو؟"

کیپٹن بولی:

"میں کیپٹن ہوں۔"

ناگ جھٹ بولا:

"مگر تمہاری مونچھیں کیسے نکل آئیں؟"

تھوڑی دور جا کر کیپٹن نے ناگ کو سارے واقعات سنا دیئے۔

ناگ نے کہا:

"میرا خیال ہے تم اسی حلیے میں رہو۔ کیونکہ عورت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے روپ میں لوگ تمہاری آنکھوں سے خوف کھاتے
ہیں۔"
کیتھی نے کہا:
"اس کی کوئی ضرورت نہیں ناگ میں سیاہ چشمہ
لگا لیتی ہوں اور پھر مرد بن کر زندہ رہنا مجھے
اچھا نہیں لگتا۔"
ایک موٹر کار ان کے قریب سے گزری۔ اس میں وہی
وزیر باڈی گارڈ کے ساتھ بیٹھا تھا جس کی شکل کیتھی نے اختیار
کر رکھی تھی اور جس نے ابھی ابھی تھانے کا دورہ کیا تھا
اچانک اس کی نظر فٹ پاتھ پر کیتھی پر پڑ گئی۔ اس کے
ساتھ وزیر نے ناگ کو بھی پہچان لیا۔ کیوں کہ اس نے
ناگ کو ابھی تھوڑی دیر پہلے تھانے کے حوالات میں دیکھا
تھا۔ اپنی شکل کا ایک دوسرا آدمی دیکھ کر وزیر چونک
پڑا۔ جلدی سے بولا:
"گاڑی روک کر پیچھے لے چلو۔"
کیتھی نے بھی وزیر کو جاتے اور پھر گاڑی لے کر واپس
آتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے ناگ سے کہا:
"یہاں سے بھاگ کر ریلوے سٹیشن کے فسٹ کلاس
میں میرا انتظار کرو۔ جلدی۔"

ناگ اندھیرے میں لپک کر غائب ہو گیا۔ کیتھی نے اپنی شکل
دماغ میں جما کر چٹکی بجا دی۔ دوسرے لمحے وہ اپنی اصلی صورت
یعنی ایک خوش شکل لڑکی کے روپ میں ظاہر ہو چکی تھی۔
وزیر کی کار اس کے قریب آ کر رک گئی۔ وزیر نے سر باہر
نکال کر پوچھا:
"کیوں بیٹی! یہاں ابھی ابھی دو آدمی جا رہے تھے
تم نے انہیں دیکھا ہے؟"
کیتھی نے سر ہلا کر کہا:
"نہیں جناب — میں نے تو کسی دو آدمیوں کو یہاں
سے گزرتے نہیں دیکھا۔"
وزیر اپنی کھدر کی ٹوپی اتار کر سر کھجانے لگا۔ پھر ڈرائیور
سے بولا:
"ذرا تھانے واپس چلو۔"
وزیر تھانے پہنچ گیا۔ تیسری بار وزیر کو تھانے میں داخل
ہوتا دیکھ کر تھانے دار نے دل میں کہا:
"یہ حرامی آج ادھر کے بار بار چکر کیوں لگا رہا
ہے؟"
اور اوپر سے مسکرا مسکرا کر ہاتھ جوڑ کر وزیر کی طرف
بڑھا اور کہنے لگا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"حضور! خیریت ہے کہ آپ تیسری بار تشریف لائے؟"

وزیر نے کہا:

"میں تیسری بار نہیں، دوسری بار آیا ہوں۔"

تھانے دار ادب سے بولا:

"حضور آپ تیسری بار آ رہے ہیں۔ بے شک میرے سپاہیوں سے پوچھ لیں۔ پہلی بار آپ تھانے کے معائنے کے لیے آئے تھے۔ دوسری بار آپ حوالاتی اور وزیر اعلیٰ کے بھانجے ناگ کو قید سے چھڑانے آئے اور اب تیسری بار خدا جانے کس کام کے لیے تشریف لا رہے ہیں۔"

وزیر حیرت سے منہ کھولے تک رہا تھا۔ بولا:

"کیا۔ کیا قتل کا مجرم فرار ہو گیا؟"

تھانے دار نے کہا:

"حضور! وہ فرار کہاں ہوا ہے۔ اسے تو خود آپ اپنی سفارش سے حوالات سے نکال کر اپنے ساتھ لے گئے تھے۔"

"اوہ مائی گاڈ!"

وزیر نے اپنا سر پکڑ لیا اور بولا:

"اُف! یہ تم نے کیا غضب کیا۔ وہ کون تھا جو

میری شکل میں یہاں آیا اور جسے ابھی ابھی میں نے سڑک کے فٹ پاتھ پر جاتے دیکھا تھا؟"

تھانے دار سمجھا کہ شاید وزیر کا دماغ الٹ گیا ہے۔ اس لیے کہا:

"حضور! تشریف رکھیں۔ میں آپ کے لیے چائے منگواتا ہوں۔"

کھدر پوش وزیر جیسے اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا۔

"اگر میں یہاں ہوں تو وہ کون تھا جو سڑک پر جا رہا تھا۔ بالکل میری شکل — میں دوسری بار تھانے نہیں آیا۔ پھر وہ کون تھا جو میری شکل میں قتل کے مجرم کو رہا کروا کر لے گیا؟ بھگوان! کیا میں پاگل ہو گیا ہوں۔"

اور اس نے اپنا سر پیٹ لیا اور بال نوچتے ہوئے بولا:

"میں پاگل ہوں۔ میں پاگل ہوں۔ میں ایک نہیں دو ہوں، تین ہوں، چار ہوں۔"

اور قہقہے لگا کر ناچنے لگا۔ تھانیدار اور سپاہیوں نے بڑی مشکل سے اسے قابو کر کے کار میں ڈالا اور سیدھا ہسپتال لے گئے۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی ریلوے سٹیشن پہنچ گئی۔

ماریا کلغی والے سفید سانپ کی شکل میں کیٹی کی جیب میں تھی۔ سٹیشن پر ناگ اس کا انتظار کر رہا تھا۔ کیٹی کو دیکھ کر بولا:

"سب ٹھیک ہو گیا کیا؟"

کیٹی نے کہا:

"تمہارے فرار کا علم ہو گیا ہو گا سب کو اکیوں کہ مجھے یقین ہے کہ کھدر پوش وزیر سیدھا تھانے کی طرف گیا تھا۔"

"تو پھر ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیے" ناگ نے کہا۔

انہوں نے فسٹ کلاس کے دو ٹکٹ لیے اور مدراس جانے والی گاڑی میں سوار ہو گئے۔ گاڑی ایک گھنٹے بعد اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئی۔

ساری رات اور اگلا سارا دن گاڑی چلتی رہی۔ دوسرے دن شام کو ریل گاڑی ہندوستان کی نکون کے ایک شہر دھنش کوڑی پہنچ کر رک گئی۔ یہاں سے آگے سمندر شروع ہو جاتا تھا اور کوئی ریلوے سٹیشن نہیں تھا۔ کیٹی اور ناگ یہاں اتر گئے۔

سورج غروب ہو چکا تھا۔ شام کا اندھیرا پھیل رہا تھا۔

یہاں آبادی نہیں تھی۔ ناریل کے درختوں کے جھنڈ کہیں کہیں دکھائی دے رہے تھے۔ دو میل کے فاصلے پر سمندر شروع ہو جاتا تھا جدھر سے سمندر کی ٹھنڈی اور نم ہوا آ رہی تھی۔ ناگ نے کھانا ریل ہی میں کھا لیا تھا۔

کیٹی نے کہا:

"بزرگ نے جس راون کے پل کا بتایا تھا وہ میرا خیال ہے یہاں سے آگے ہو گا۔"

"ہاں" ناگ بولا: "آگے سمندر ہے اور وہ پل سمندر ہی میں بنایا گیا تھا!"

"تو پھر ہمیں اپنا سفر شروع کر دینا چاہیے۔"

ناگ نے جواب دیا کہ پہلے ہمیں یہاں کسی جگہ اپنے رہنے کا بندوبست کرنا چاہیے۔ بات بالکل ٹھیک تھی۔ دھنش کوڑی ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جہاں کوئی ہوٹل نہیں تھا۔ کیٹی اور ناگ سٹیشن ماسٹر کے پاس گئے اور پوچھا کہ وہ سیاح ہیں، کیا وہاں ٹھہرنے کو کوئی جگہ مل جائے گی؟

سٹیشن ماسٹر نے کہا:

"یہاں ایسی کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہاں تم لوگ اگر بیس روپے روزانہ ادا کر سکو تو میں تمہیں سٹیشن کے فسٹ کلاس ویٹنگ روم میں ٹھہرنے کی اجازت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دے دوں گا۔"

ناگ نے کہا:

"ہمیں منظور ہے۔"

اور جیب سے دو سو روپے نکال کر سٹیشن ماسٹر کو دیتے ہوئے کہا:

"یہ لیجئے پیشگی۔"

سٹیشن ماسٹر نے بڑی خوشی سے روپے لے کر جیب میں رکھ لیے اور کہا:

"آپ جتنی دیر چاہے رہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ کھانے کے لیے بھی میں نوکر سے کہہ دوں گا۔ وہ آپ کو پہنچا دیا کرے گا۔ آپ اسے صرف دس روپے روزانہ دے دیا کریں۔"

کیٹی نے کہا:

"ٹھیک ہے سر۔ ہمیں منظور ہے۔"

سٹیشن ماسٹر نے کیٹی کی کالی عینک کی طرف انگلی اُٹھا کر کہا:

"بی بی! تم نے رات کو بھی کالا چشمہ لگایا ہوا ہے کیا یہ نظر کا چشمہ ہے؟"

کیٹی نے کہا:

"ہاں سر! میری نظر کمزور ہے یہ نظر کا چشمہ ہے۔"

سٹیشن ماسٹر مسکراتا ہوا ناگ اور کیٹی کو لے کر فرسٹ کلاس ویٹنگ روم میں آ گیا جس کی حالت کچھ بہتر نہیں تھی۔ پھر بھی کیٹی اور ناگ کے لیے غنیمت تھا۔ انہیں تو رات بسر کرنے کے لیے کوئی ٹھکانہ چاہیے تھا۔

منہ ہاتھ دھو کر تازہ دم ہونے کے بعد ناگ اور کیٹی بیٹھ گئے اور چائے پینے لگے۔

ناگ نے کہا:

"ہمیں آدھی رات کے بعد اپنی مہم شروع کرنی ہو گی۔ کیونکہ آدھی رات سے پہلے بدروحیں اپنے ٹھکانوں میں چھپی رہتی ہیں۔"

کیٹی کہنے لگی:

"سب سے پہلے تو ہمیں اس بات پر غور کرنا ہو گا کہ ہم راوان کے پل کے نیچے رہنے والی بدروح گاتیری کو کیسے ہلاک کر سکیں گے؟"

ناگ نے کہا:

"بزرگ نے کہا تھا کہ وہ اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتے اور یہ کام ہمیں خود کرنا ہو گا۔"

کیٹی بولی:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اور بدروح گاتیری کے ہلاک ہونے کے بعد ہی رتلام کے مبن بھائیوں کی گردنوں سے سانپ غائب ہوں گے اور تمہیں بھی اپنی طاقت واپس ملے گی۔"

"بالکل ٹھیک۔"

"تو اصل معاملہ بدروح گاتیری کو قتل کرنے کا ہے۔"

"بالکل ٹھیک۔" ناگ نے پھر اپنا جملہ دُہرایا۔

کیپٹن نے کہا۔

"ناگ بھیا! تمہیں تو اچھی طرح معلوم ہے کہ ایک انسان کو قتل کرنا آسان ہے مگر ایک بدروح کو ہلاک کرنا بہت مشکل ہے۔"

ناگ بولا۔

"ہمیں اس بدروح کی کمزوری کا سراغ لگانا ہوگا۔ یہ معلوم کرنا ہوگا کہ اس کی جان کس چیز میں ہے اگر میری پوری طاقت میرے پاس ہوتی تو معاملہ مختلف ہوتا۔ لیکن اس وقت میں ایک عام انسان ہوں اور مجھ پر بدروح کے حملے کا اثر ہو سکتا ہے۔"

کیپٹن نے کہا۔

"تمہیں بہت احتیاط کرنی ہوگی ناگ بھیا۔"

ناگ کہنے لگا۔

"میں تو کہتا ہوں کہ ہم ماریا کو بھی یہیں چھوڑ جائیں گے۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے اس پر بدروح کے جادو کا اثر ہو جائے۔"

کیپٹن نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ ہم ماریا کی تھیلی اسی کمرے میں کہیں چھپا کر رکھ جائیں گے۔"

یونہی باتیں کرتے انہیں رات کے ساڑھے بارہ بج گئے شروع رات میں ناگ کو نیند آنے لگی تھی مگر اس نے کافی کے دو پیالے پی ڈالے جس کے بعد اس کی نیند غائب ہو گئی تھی۔ ماریا جس تھیلی میں سفید کلغی والے سانپ کی شکل میں بند تھی کیپٹن نے وہ تھیلی میز کی سب سے نچلی دراز میں رکھ کر دراز بند کر دیا اور ناگ کے ساتھ رات کے اندھیرے میں ویٹنگ روم کے کمرے سے نکل کر ریلوے پلیٹ فارم سے گزرتی سمندر کی طرف چلنے لگی۔

وہ دونوں ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے۔ انہوں نے سب کچھ پہلے ہی سے معلوم کر لیا تھا کہ سمندر کو کون سا راستہ جاتا ہے۔ وہاں سے سمندر دو کلو میٹر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے فاصلے پر تھا اور سمندر کی طرف سے ٹھنڈی نمی والی
ہوا برابر آ رہی تھی۔

یہ علاقہ بالکل ویران تھا۔ راستے میں کہیں کوئی
دیہات یا گاؤں بھی نہیں تھا۔ بس کہیں کہیں ریتلے میدان
میں ناریل کے درخت اُگے ہوئے تھے۔ اب انہیں سمندر
کی لہروں کی شاں شاں کی آواز آنے لگی تھی۔ وہ سمندر کے
قریب پہنچ گئے ہوئے تھے۔ ہوا ٹھنڈی تھی اور اس میں
مچھلیوں کی بُو رچی ہوئی تھی۔ آسمان تاروں سے بھرا ہوا تھا۔
سمندر اندھیرے میں سیاہ چادر کی طرح دور دور تک پھیلا
ہوا نظر آنے لگا۔

کیپٹن نے کہا:

"راون کا پل یہاں کہاں ہو گا؟"

ناگ نے کہا:

"تم اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی ہو۔ میں تو اب
صرف روشنی ہی میں دیکھ سکتا ہوں۔"

کیپٹن نے چشمہ آنکھوں پر سے اتار رکھا تھا۔ اس
دور ایک طرف گھور کر دیکھا اور بولی:

"میں ایک جگہ سمندر میں بہت بڑے بڑے
تین چار ستون دیکھ رہی ہوں۔"

ناگ نے کہا:

"کسی زمانے میں یہاں لنکا کے راجہ راون نے
ایک پل بنایا تھا تاکہ وہ ہندوستان پر حملہ کر کے
یہاں کا سامان لوٹ کر لنکا لے جایا کرے۔ پل
وقت کے ساتھ تباہ ہو گیا مگر اس کی نشانی یہ
ستون باقی رہ گئے ہیں۔"

کیپٹن نے پوچھا:

"بزرگ نے کس ستون کا نام لیا تھا؟"

ناگ بولا:

"انہوں نے کہا تھا کہ تیسرے یعنی کہ درمیان والے
ستون میں سے ایک راستہ نیچے تہہ خانے کو
جاتا ہے جہاں بدروح گاتیری رہتی ہے۔"

کیپٹن کچھ سوچنے لگی، پھر بولی:

"میرے خیال میں تمہیں بدروح کے تہہ خانے میں
نہیں جانا چاہیے۔"

ناگ نے کہا:

"تو کیا تم اکیلی وہاں جاؤ گی؟"

کیپٹن نے جواب دیا:

"میں اس پوزیشن میں ہوں کہ اپنی یادداشت کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مطابق کوئی بھی شکل بدل کر وہاں جا سکتی ہوں
تم ابھی ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لیے تمہارا وہاں
جانا ٹھیک نہیں۔"

ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کیٹی کے ساتھ چل رہا تھا۔ اس نے دل میں سوچا کہ کیٹی ٹھیک کہتی ہے وہ ایک کمزور انسان ہے اور ناگ دیوتا نہیں ہے اس لیے اسے بدروح کے تہہ خانے میں نہیں جانا چاہیے۔ وہ سمندر کے کنارے ان چٹانوں کے پاس پہنچ گئے تھے جن کے درمیان اندھیرے میں انہیں بہت بڑے بڑے تین ستون دکھائی دے رہے تھے۔ سمندر کی موجیں دور دور سے آ کر ان ستون سے ٹکرا کر شور پیدا کر رہی تھیں۔ یہ ستون آدھے سے زیادہ سمندر میں ڈوبے ہوئے تھے۔

رات بڑی ہیبت ناک تھی اور سوائے سمندری لہروں کے شور کے وہاں کوئی آواز نہیں تھی۔ ان لہروں کے شور نے فضا کو اور زیادہ ڈراؤنا بنا دیا تھا۔

ناگ نے کہا:

"کیا تم اکیلی جاؤ گی کیٹی؟"

"ہاں ناگ بھیا: میں تمہاری زندگی خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتی۔ تم اسی جگہ چٹانوں کے پاس میرا انتظار

کرو میں کم از کم جا کر یہ تو دیکھوں کہ نیچے ہے کیا اور بدروح کا تیزی وہاں ہے بھی کہ نہیں؟ اور اگر ہے تو اسے ختم کرنے کے لیے کیا کچھ کیا جا سکتا ہے؟

ناگ بولا:

"جیسے تمہاری مرضی! میں یہیں ٹھہرتا ہوں۔"

پھر آہ بھر کر بولا:

"مجھے اپنی حالت پر افسوس ہو رہا ہے۔ کہاں تو مجھ میں اتنی طاقت تھی کہ ہوا میں پرندہ بن کر اڑ سکتا تھا اور دنیا کے سارے سانپ میرا حکم مانتے تھے اور کہاں اب میں ایک بے بس اور مجبور انسان ہوں۔"

"ایسا نہ کہو ناگ بھیا! میں تمہاری طاقت واپس لانے کے لیے ہی یہ سب کچھ کر رہی ہوں۔ خدا نے چاہا تو ان سانپوں والے بہن بھائیوں کو بھی زہریلے سانپوں کی مصیبت سے نجات مل جائے گی اور تمہاری کھوئی ہوئی طاقت بھی واپس آ جائے گی، اب تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں جاتی ہوں۔"

ناگ وہیں چٹانوں کے پاس ایک جگہ بیٹھ گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے درمیان والے ستون کی طرف چلنا شروع کیا۔
وہ سوچ رہی تھی کہ اسے کس شکل میں تہہ خانے میں جانا چاہیے۔ سمندر کی لہریں اب اس کے ٹخنوں کو چھو کر واپس جا رہی تھیں۔ وہ پانی میں چل رہی تھی۔ جب وہ پہلے ستون کے پاس پہنچی تو سمندر کا پانی اس کی کمر تک پہنچ گیا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ سمندر میں آگے بڑھ رہی تھی۔ وہ پہلے ستون کے قریب سے گذر گئی۔ اسے دوسرے ستون تک جانا تھا۔ آگے سمندر گہرا ہونے لگا اور پانی آہستہ آہستہ اس کے سینے تک آ گیا۔

تیسرا ستون اسے اندھیرے میں صاف نظر آنے لگا۔
اس ستون پر زنگ جما ہوا تھا اور بڑا ڈراؤنا لگ رہا تھا۔ سیاہ کالا ستون تھا اور اسے دیکھ کر ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ کیٹی کچھ اور آگے بڑھی تو سمندر کا پانی اس کی گردن تک آ گیا۔ اب اسے کوئی دوسری صورت اختیار کرنی تھی۔ اس نے کچھ غور کیا۔ وہ رک گئی۔ سمندر کی طاقتور لہریں اسے آگے سمندر کی طرف دھکیل رہی تھیں ـــــ ایک دم سے اس کے دماغ میں اس سبز مکڑی کا خیال آ گیا جو اس نے ناگ کے ساتھ گاؤں کے باہر جھاڑیوں میں مردہ حالت میں دیکھی تھی۔

کیوں نہ وہ سبز مکڑی بن جائے؟
اس خیال کے آتے ہی کیٹی نے اپنے دماغ میں سبز مکڑی کی شکل جمائی اور چٹکی بجا دی۔ وہ عورت سے ایک دم چھوٹی سی سبز مکڑی بن گئی اور سمندر کی لہروں پر تیرنے لگی۔ اسے تیرتے ہوئے دقت محسوس ہو رہی تھی۔ پانی بار بار اس کے اوپر سے گذر جاتا تھا۔ مگر اس نے اپنی نظریں درمیان والے ستون کی طرف رکھیں اور تیز تیز ٹانگیں مارتی آگے بڑھنے لگی۔ ایک لہر نے اسے اچھال کر دوسرے ستون کے بڑے بڑے زنگار لگے پتھروں پر اچھال دیا۔

کیٹی ان پتھروں سے چمٹ گئی۔ ایک لہر زور سے آ کر پتھروں سے ٹکرائی اور سمندر کا جھاگ دار پانی اس کے اوپر سے گذر گیا۔ کیٹی نے مکڑی بن کر محسوس کیا کہ اس کا ذہن تو انسان ہی کا ہے اور سوچ بھی انسان کی مگر اس کی نظر بہت تیز ہو گئی ہے اور وہ اندھیرے میں پہلے سے زیادہ اچھی طرح دیکھ سکتی ہے اس لیے کہ مکڑی کو اندھیرے میں بھی نظر آتا ہے اور وہ اپنے شکار کو اندھیرے میں بھی پکڑ لیتی ہے۔
اس سے پہلے کہ دوسری لہر آتی کیٹی پتھروں پر سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گذر کر ستون کی دیوار کے ساتھ چمٹ گئی۔ اس نے ستون کی گول دیوار کا چکر کاٹا۔ اسے ایک جگہ سے پتھر اکھڑا ہوا دکھائی دیا۔ شاید یہی وہ راستہ تھا جو ستون کے اندر اندھیرے تہہ خانے میں جا رہا تھا۔ کیٹی اس کافی چوڑے سوراخ کے اندر داخل ہو گئی، اندر گھپ اندھیرا تھا مگر کیٹی مکڑی کے روپ میں نیچے جاتی سیڑھیوں کو بڑی اچھی طرح سے دیکھ رہی تھی۔

بدروح اور سانپوں والے بہن بھائی

ستون کے اندر سیڑھیاں نیچے تک جا رہی تھیں۔
کیٹی مکڑی کی شکل میں سیڑھیاں آہستہ آہستہ اترتی چلی جا رہی تھی۔ یہ تہہ خانہ پرانا تھا۔ کہ اس کی سیڑھیوں کی چھت کے پتھروں میں سے پانی ٹپک رہا تھا اور لمبی لمبی سمندری گھاس لٹک رہی تھی۔ سیڑھیوں کے پتھر اکھڑے ہوئے تھے۔ سیڑھیاں ختم ہوئیں تو کیٹی کو چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ جلدی سے دیوار کے ساتھ چپک گئی۔

تہہ خانے کے اندر سے چمگادڑوں کا ایک غول بھیانک چیخیں مارتا اُڑتا ہوا نکلا اور سیڑھیوں میں سے تیزی کے کے ساتھ اڑتا باہر نکل گیا۔

کیٹی آگے رینگنے لگی۔ اب ایک غار شروع ہو گیا تھا غار کا فرش ریتلا تھا اور گیلا تھا۔ سمندر کا پانی اندر زمین سے نکل نکل کر اور دیوار کے پتھروں سے ٹپک ٹپک کر ریت میں جذب ہو رہا تھا۔ کیٹی نے اوپر دیکھا۔ غار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی چھت کے ساتھ ابھی کتنے ہی چمگادڑ الٹے لٹکے ہوئے تھے۔ حالانکہ چمگادڑ رات کو یوں الٹا نہیں لٹکا کرتے اور باہر نکل جایا کرتے ہیں۔ مگر یہ چمگادڑ دن کی بجائے کو بھی چھت سے نکلی ہوئی جڑوں کے ساتھ الٹے لٹکے ہوئے تھے۔

کیٹی نے دیکھا کہ آگے پھر سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں۔ یہ سیڑھیاں سمندر کے اندر چلی گئی تھیں۔ یہاں سے اترتے ہوئے کیٹی نے سمندری لہروں کی دھیمی دھیمی آواز سنی جو ستون کی سمندر میں ڈوبی ہوئی دیوار کے ساتھ ٹکرا کر آگے گذر جاتی تھیں۔ ابھی تک کیٹی کو بدروح کا سایہ بھی نظر نہیں آیا تھا ــــ! یہ سیڑھیاں پھر ایک غار میں جا کر ختم ہو گئیں۔

یہاں دیوار کے ساتھ جالے لگے تھے اور ایک بڑی مکڑی نے اچانک اندھیرے میں سے نکل کر کیٹی پر حملہ کر دیا۔ کیٹی چھوٹی مکڑی کے روپ میں تھی۔ وہ تیزی سے دو پتھروں کے درمیان بنی ہوئی درز میں گھس گئی۔

کچھ دیر وہ اسی جگہ چھپی رہی۔ پھر جب باہر نکلی تو بڑی مکڑی جا چکی تھی۔ وہ آگے بڑھی تو اچانک بڑی مکڑی پتھر کے پیچھے سے نکل آئی۔ وہ کم بخت گھات لگا کر بیٹھی ہوئی تھی۔ کیٹی کی جان کو زبردست خطرہ تھا۔ بڑی

مکڑی اس کے جسم کو بے ہوشی کا ٹیکہ لگا کر اسے چیٹ کرنے والی تھی۔ کیٹی کو اپنی جان کی فکر پڑ گئی۔ اس نے اپنے ذہن میں سانپ کی شکل کا تصور کیا اور خیال ہی خیال میں چٹکی بجا دی۔

وہ مکڑی سے ایک دم ایک سیاہ سانپ بن گئی۔

بڑی مکڑی اسے کھانے کی تیاریاں کر رہی تھی کہ اچانک اپنے سامنے سانپ دیکھ کر اس کی اپنی ٹانگیں کانپنے لگ گئیں۔ کیٹی اسے زندہ چھوڑ کر اپنی زندگی اور اپنے مشن کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی۔ اس نے اچھل کر بڑی مکڑی کو منہ میں دبوچا اور اپنے دانت اس کی کھوپڑی میں کھبو کر اس کے جسم میں زہر داخل کر دیا پھر اسے نیچے پھینک دیا۔

بڑی مکڑی نے ایک سیکنڈ بھی نہ لگایا اور تڑپے بغیر مر گئی۔ کیٹی نے سوچا کہ اب اسے دوبارہ مکڑی نہیں بننا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی دوسری بڑی مکڑی یا مکڑا اسے ہڑپ کر جائے۔

وہ سانپ ہی کی شکل میں رینگتے ہوئے دوسرے تہہ خانے کی دیوار پر سے ہو کر تاریکی میں آگے بڑھی۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھڑی تھی جہاں ریت پر جگہ جگہ انسانی جسم کی ہڈیاں بکھری پڑی تھیں۔ لمبے لمبے جالے چھت سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لے کر زمین تک لٹک رہے تھے۔

کیتھی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ انسانی ہڈیاں یہاں کہاں سے آ گئی ہیں۔ کیا یہاں جو بدروح رہتی ہے وہ انسانوں کو شکار کر کے یہاں لا کر کھا جاتی ہے؟

مگر اسے بدروح کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

پھر اچانک اسے ایک آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی انسان مرنے کے قریب ہو اور لمبے لمبے بڑی مشکل سے سانس لے رہا ہو۔ کیتھی دیوار پر سے رینگتی ہوئی اوپر چھت کے ساتھ کونے میں جا کر لگ گئی۔

تکلیف سے نکلنے والے سانس کی آواز قریب آ رہی تھی۔

کیتھی سانپ بنی اپنی لال لال آنکھوں سے اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ سانپ بن جانے کے بعد اسے اندھیرے میں ہر شے نظر آ رہی تھی لیکن اسے اپنی آنکھوں پر کافی زور ڈالنا پڑ رہا تھا۔ کوئی بڑے لمبے لمبے اور گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے کسی طرف سے اس چھوٹی سی کوٹھڑی میں چلا آ رہا تھا۔

مگر وہ کہاں سے آ رہا تھا؟ اسے کدھر کو جانا تھا؟ کیتھی کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کیونکہ اسے کوٹھڑی میں کہیں بھی سوائے سیڑھیوں کے راستے سے کوئی دروازہ نظر

نہیں آ رہا تھا۔ وہ سیڑھیوں کی طرف تکنے لگی۔ لیکن اسے صاف لگ رہا تھا کہ سانس کھینچنے کی آواز اس کے بالکل نیچے والی دیوار میں سے نکل رہی ہے۔ کیتھی رینگ کر چھت کی دوسری طرف ہو گئی۔

اب سانس کی آواز میں ایسی آواز بھی شامل ہو گئی تھی جیسے کوئی درد سے کراہ رہا ہو۔ یہ آواز کسی عورت کی معلوم ہوتی تھی۔ کوٹھڑی میں گھپ اندھیرا تھا۔ اگرچہ کیتھی ہی اس اندھیرے میں دیکھ سکتی تھی۔ آواز اس کے بالکل قریب آ کر رک گئی تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی عورت دیوار کی دوسری جانب کھڑی درد سے کراہتے ہوئے گہرے گہرے لمبے لمبے سانس لے رہی ہے۔ کیتھی کی آنکھیں دیوار پر لگی تھیں۔

کیا دیکھتی ہے کہ دیوار میں شگاف سا ہوا اور ایک عورت کا ہیولہ اس شگاف میں سے باہر نکلا۔ اس نے کالا لبادہ پہن رکھا تھا۔ دونوں ہاتھ ہڈیوں کے ڈھانچے تھے۔ گردن پر ایک کھوپڑی رکھی تھی۔ ایک آنکھ میں گہرا سوراخ تھا۔ دوسری آنکھ کا ڈیلا باہر کو نکلا ہوا تھا۔ جس آنکھ میں سوراخ تھا اس پر ایک گہرے سبز رنگ کی مکڑی نے جالا بُن رکھا تھا اور جالے سے چمٹی ہوئی تھی۔

یہ بدروح گا نیری تھی جو لمبے لمبے سانس لیتی آہستہ آہستہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسری دیوار کی طرف جا رہی تھی۔ کیٹی کو وہ سبز مکڑی یاد آ گئی جیسے ناگ نے اس کو دکھایا تھا اور جو جھاڑیوں کے پاس مردہ پڑی تھی۔ ضرور وہ مکڑی بھی بدروح گاتیری کی تھی، کیونکہ اس کا رنگ بھی گہرا سبز تھا اور بدروح ڈائن ضرور آئی تھی تاکہ دونوں بہن بھائیوں کی گردنوں میں سانپ ڈال سکے۔

بدروح گاتیری جوں ہی سامنے والی دیوار کے پاس پہنچی اس دیوار میں بھی اپنے آپ شگاف پیدا ہو گیا۔

کیٹی چھت پر سے تیزی سے رینگ کر سامنے والی دیوار کے قریب آ کر رک گئی۔ جیسے ہی بدروح اس شگاف میں داخل ہوئی کیٹی بھی سانپ کی شکل میں اس کے پیچھے سے شگاف کے اندر چلی گئی۔

اس کے اندر جانے کے فوراً بعد دیوار کا شگاف اپنے آپ بند ہو گیا۔ کیٹی نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا کہ سخت گہرے تاریک اندھیرے میں نیچی چھت والی قبر کی طرز کی ایک چوڑی سی کوٹھڑی ہے جس میں دیوار کے ساتھ ساتھ کچھ قبریں بنی ہوئی ہیں۔ یہ ساری کی ساری قبریں اوپر سے کھلی ہیں۔ بدروح گاتیری ان قبروں کے درمیان میں جا کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے دونوں بازو اوپر اٹھا کر

پھیلا دیئے۔

اگرچہ یہاں گہرا اندھیرا تھا لیکن کیٹی اس اندھیرے میں بھی اب دیکھنے لگی تھی۔ اس نے دیکھا کہ بدروح گاتیری بازو پھیلائے کھڑی ہے۔ اس کے ہاتھوں کی ہڈیاں چمک رہی ہیں اور پھر ان قبروں میں سے دو کفن پوش عورتوں کی لاشیں باہر نکل کر بدروح گاتیری کے سامنے آ کر جھک گئیں۔ بدروح کے حلق سے دبی دبی کراہ کی آواز نکلی کفن پوش عورتوں کی لاشیں پیچھے ہٹ کر دیوار کے ساتھ لگ گئیں۔ باقی دو قبروں میں سے ایک قبر میں سے ہلکا ہلکا سفید دھواں نکلنا شروع ہو گیا اور پھر ایک اور کفن پوش مردہ باہر نکل کر گاتیری کے آگے جھکا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ننگی تلوار تھی۔

گاتیری بدروح نے منہ میں سے سیٹی کی آواز نکالی۔ کفن پوش مردے نے تلوار لہرائی اور کفن پوش عورتوں کی لاشوں کی باری باری گردنیں اتار دیں۔ ان کی کھوپڑیاں ان کے کندھوں سے تلوار کے وار کے ساتھ ہی گر پڑیں۔ دونوں لاشوں کے منہ سے ایسی بھیانک چیخیں نکلیں کہ دیوار کے ساتھ چمٹے کیٹی کا دل بھی دہل گیا۔ کھوپڑیاں زمین پر قبروں کے پاس اوندھی پڑی تھیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کفن پوش مردے نے بدروح گاتیری کے اشارے سے عورتوں کی لاشوں کو کھلی قبروں میں پھینک دیا اور ان کے درمیان تلوار گاڑ دی۔ بدروح گاتیری نے اپنی کھوپڑی کو اوپر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھا۔ کیٹی سانپ کے روپ میں کونے میں دیوار کے پتھروں میں چھپی ہوئی تھی۔ بدروح کے حلق سے خشک سرگوشی ایسی آواز نکلی:

"اس بڑی قبر کی کوٹھڑی میں ایک نئی روح آگئی ہے۔ اسے قتل کر دو۔"

کیٹی چونک پڑی۔ اس قبر ایسی کوٹھڑی میں وہی ایک نئی روح تھی اور بدروح گاتیری نے اسی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ وہ کیا کرے؟ وہ پریشان ہو گئی۔ اس نے ذہن میں مکڑی کا خیال جمایا اور دل ہی دل میں چٹکی بجا دی۔ وہ ایک سیکنڈ میں سانپ سے چھوٹی سی مکڑی بن گئی۔

کفن پوش مردے نے پوچھا:

"اے عظیم بدروح! یہ نئی روح کس شکل میں ہے؟"

بدروح گاتیری نے کہا:

"اس وقت وہ ایک مکڑی کے روپ میں یہاں موجود ہے۔ جسے میری خونی مکڑی تلاش کرے گی۔"

اور اس نے اپنی آنکھ کے سوراخ پر تنتے ہوئے جالے

پر بیٹھی گہرے سبز رنگ کی مکڑی کو انگلی سے اتار کر دیوار کی طرف پھینک دیا۔ خونی مکڑی کیٹی کی طرف لپکی۔ کیٹی گھبرا گئی۔ وہ پتھروں کے درز میں سے نکل کر بھاگی۔ خونی مکڑی اس کے پیچھے بھاگی۔ کیٹی کو چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ اس نے سوچا وہ کیا کرے؟ پھر ایک شکل کیٹی کے ذہن میں آئی اور اس نے خیال ہی میں چٹکی بجائی۔

دوسرے لمحے وہ چھوٹی سی چیونٹی بن کر پتھروں کی درزوں میں گھس گئی۔ گہری سبز خونی مکڑی نے اسے بہت تلاش کیا مگر وہ اسے نہ ملی۔

بدروح گاتیری نے مکڑی کو دیوار پر سے اٹھا کر دوبارہ اپنی آنکھ کے سوراخ پر تنتے ہوئے جالے سے چمٹا لیا اور کفن پوش مردے کی طرف دیکھ کر سرگوشی ایسی آواز میں بولی:

"وہ چلی گئی ہے۔ اب تم میری بات غور سے سنو۔ یہاں سے سیدھا دتلام شہر کے دریا کنارے والے گاؤں میں پہنچو۔ جن دو بہن بھائی کی گردنوں میں میں نے خون چوسنے والے سانپ ڈال رکھے ہیں۔ ان کی گردنیں اتار کر ان کے سر میری خدمت میں پیش کرو، کیوں کہ اگر سانپ دوز کے اندر اندر ان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بہن بھائیوں کے سر میرے پاس نہ آئے اور میں نے ہنہیں قبر میں اپنے زانوؤں پر رکھ کر منتر دل کا وظیفہ نہ کیا تو میں ہمیشہ کے لیے ختم ہو کر مٹی کے ساتھ مٹی ہو جاؤں گی ـــــ مجھے ان بہن بھائیوں کے سر چاہئیں۔ میرے سانپوں نے اپنا کام کر دیا ہے۔ ان بہن بھائیوں کے جسم میں بہت کم خون باقی رہ گیا ہے۔ جب تم آدھی رات کو ان کی گردنیں کاٹو گے تو خون بہت ہی کم نکلے گا اور سانپ اپنے آپ مر جائیں گے"

کفن پوش مردہ بولا،

"اے عظیم بدروح! تمہارا حکم سر آنکھوں پر۔ میں ابھی جا کر ان بہن بھائیوں کے سر کاٹ کر لاتا ہوں اور تمہاری خدمت میں پیش کرتا ہوں"

بدروح گاتیری نے کہا،

"ایک بات مت بھولنا کہ اگر تم سات دنوں کے اندر اندر ان دونوں بہن بھائی کے سر کاٹ کر نہ لا سکے تو میں اپنے اس تہہ خانے میں اور تم جہاں بھی ہو گے ہم دونوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جل کر بھسم ہو جائیں گے۔ پھر نہ تم زندہ ہو سکو گے اور نہ

میں دوبارہ زندہ ہو سکوں گی"

کفن پوش مردہ بولا،

"عظیم بدروح! میں بہت جلد ان دونوں کے سر کاٹ کر لے آؤں گا۔ مجھے کوئی نہیں روک سکے گا"

بدروح گاتیری نے کہا،

"لیکن تم اس شکل میں نہیں بلکہ ایک سانپ پکڑنے والے سپیرے کی شکل میں اس گاؤں میں جاؤ گے اور ان بہن بھائیوں کی گردنوں سے سانپ اتارنے کے بہانے ان کے سر کاٹ کر وہاں سے فرار ہو جاؤ گے"

کفن پوش مردہ بولا،

"اے عظیم بدروح! میرے اندر طاقت کیا ہو گی؟"

بدروح نے کہا،

"تم پر دنیا کا کوئی جادو اثر نہیں کر سکے گا۔ تم مر نہیں سکو گے۔ اس سے زیادہ تمہیں اور کیا چاہیے"

"کچھ نہیں عظیم بدروح! کچھ نہیں"

بدروح نے سرگوشی میں کہا،

"تو پھر جاؤ اور سات روز کے اندر اندر سر لے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر واپس آ جاؤ۔ ایک بار پھر یاد رکھو۔ اگر سات دن گذر گئے اور تم ان کے سر نہ کاٹ سکے تو پھر تم اپنے آپ جل کر بھسم ہو جاؤ گے اور ادھر میں جل کر بھسم ہو جاؤں گی۔ ہم دونوں کی زندگیاں صرف اسی صورت میں بچ سکتی ہیں کہ تم ان بہن بھائیوں کے سر کاٹ کر لے آؤ۔ یہ تمہاری اور میری —— ہم دونوں کی ہمیشہ کی زندگی اور —— ہمیشہ کی موت کا سوال ہے۔"

کفن پوش مردہ کہنے لگا:

"فکر نہ کرو عظیم بدروح! میں اپنی مہم میں کامیاب ہوں گا۔ ساری دنیا کی بدروحیں میرے ساتھ ہوں گی۔"

"جاؤ —— دیر نہ کرو۔"

کیٹی چیونٹی کے روپ میں یہ ساری گفتگو سن رہی تھی۔ کفن پوش مردے نے اپنا سر جھکا دیا۔ بدروح کاتیری نے اس کی طرف اپنی انگلی کا اشارہ کیا۔ اس کی سوکھی انگلی کی ہڈی میں سے فاسفورس کی طرح کی ایک چمکیلی شعاع نکل کر کفن پوش مردے کے جسم سے ٹکرائی اور دیکھتے دیکھتے وہ مردے سے ایک سپیرا بن گیا جس کے کاندھے کے ساتھ جھولا لٹکا ہوا تھا۔ ہاتھ میں سپیروں کی بین تھی اور سر پہ پگڑی بندھی

تھی۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر بدروح کو پرنام کیا۔

بدروح کے دوسرے اشارے سے دیوار میں شگاف ظاہر ہوا اور کفن پوش سپیرا اس میں سے باہر نکل گیا۔

کیٹی بھی اس کے ساتھ ہی باہر نکل آئی تھی مگر کفن پوش سپیرے کو بالکل خبر نہ ہو سکی تھی —— کیٹی نے باہر نکلتے ہی دوبارا سانپ کی شکل بدل ڈالی اور سپیرے کے پیچھے پیچھے رینگتی ہوئی تہہ خانے کی سیڑھیاں چڑھ کر تاریک غاروں میں سے گذرتی تہہ خانے کے شگاف میں سے باہر سمندری چٹانوں میں نکل آئی۔

باہر رات اسی طرح تاریک اور پُراسرار تھی۔ کفن پوش سپیرے نے منتر پڑھ کر سمندر کی لہروں پر پھونک ماری اور اپنا پاؤں سمندری لہروں پر رکھ دیا۔ اور وہ پانی پر اس طرح مزے سے چلنے لگا جس طرح ہم خشکی پر چلا کرتے ہیں۔ کیٹی حیرانی سے تکنے لگی۔ وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے پانی میں تیزی کے ساتھ تیرتی ہوئی اس چٹان کے پاس آ گئی جہاں وہ ناگ کو چھوڑ گئی تھی۔

ناگ پتھروں پر لیٹے لیٹے سو گیا تھا۔

کیٹی وہاں جا کر اپنی شکل میں واپس آ گئی اور ناگ کو جگا کر جلدی جلدی سے سارا واقعہ سنایا جو اس کے ساتھ پیش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آیا تھا اور ناگ کو یہ بھی بتایا کہ کفن پوش مردہ سپیرے کے بھیس میں سانپوں والے بہن بھائیوں کی گردنیں اتارنے جا رہا ہے۔

ناگ نے کہا:

"یہ تو بڑا ظلم ہوگا ہمیں اس سپیرے کو قتل کر دینا چاہیے۔"

کیٹی نے کہا:

"وہ کوئی معمولی سپیرا نہیں ہے بلکہ ایک مردہ روح ہے جو بدروح کے ساتھ جہنم میں بھٹک رہی ہے اور بہن بھائیوں کے کٹے ہوئے سر دل کا جادو کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم سے نکل کر زندہ ہو کر رہنا چاہتی ہے۔ ہم اگر اسے کسی طرح ہلاک نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں اس سپیرے کو سات دن کے لیے کسی طریقے سے روکنا ہوگا کہ وہ بہن بھائیوں کے سر نہ کاٹ سکے تاکہ یہ دونوں اپنی موت آپ مر جائیں اور بدروح کے مر جانے سے تمہاری طاقت بھی واپس آ جائے۔"

ناگ بولا:

"اس وقت ہمیں سپیرے کا پیچھا کرنا چاہیے تاکہ کہیں وہ ہم سے پہلے وہاں پہنچ کر اپنے خطرناک ارادے میں کامیاب نہ ہو جائے۔"

"آؤ میرے ساتھ" کیٹی نے کہا:

اور وہ سمندری چٹانوں سے نکل کر کچھ فاصلہ رکھ کر سپیرے کے پیچھے پیچھے چل پڑے جو اُن کے آگے آگے ایک سائے کی طرح چلا جا رہا تھا ــــ پو پھٹ رہی تھی اور دن کی پھیکی پھیکی روشنی پھیل رہی تھی کہ کفن پوش سپیرا اس گاؤں کے ریلوے سٹیشن پر پہنچ گیا جہاں سے گاڑی پکڑ کر اس نے ایک دن کے سفر کے بعد شام کو رتلام کے شہر پہنچنا تھا۔ یاد رہے کہ یہ وہی شہر ہے جس سے دو کوس دور دریا کنارے کے گاؤں کے ایک جھونپڑے کے باہر دونوں بہن بھائی گردنوں میں خون چوسنے والے زہریلے سانپ لٹکائے موت کا انتظار کر رہے تھے۔

کیٹی اور ناگ نے ریلوے سٹیشن پر آتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ فسٹ کلاس کے ویٹنگ روم کے میز کے دراز میں سے وہ تھیلی باہر نکالی جس میں ماریا سفید کلغی والے سانپ کی شکل میں چپ چاپ بیٹھی تھی۔

کفن پوش سپیرا پلیٹ فارم پر آلتی پالتی مارے بیٹھ گیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ کیٹی نے تھیلی کھول کر ماریا کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"پیاری بہن ماریا! یہ سوچ کر میری آنکھیں بھر آتی ہیں کہ ہم تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔ مگر تم فکر نہ کرو ہم تمہیں واپس انسانی شکل میں لے آئیں گے۔"

ماریا سانپ بنی اپنی لال آنکھوں سے کیٹی اور ناگ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔ جیسے کہہ رہی ہو۔

"میں جانتی ہوں تم میرے لیے جان لڑا دو گے۔"

ناگ نے کہا!

"یہ تھیلی مجھے دے دو تاکہ میں اسے اپنی جیکٹ کی اندر والی جیب میں رکھ لوں۔"

کیٹی نے ماریا والی تھیلی ناگ کو دے دی اور ناگ نے اسے سنبھال کر جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ ویٹنگ روم سے نکل کر وہ دونوں پلیٹ فارم پر ایک طرف ہو کر بنچ پر بیٹھ گئے۔ وہ برابر سپیرے پر آنکھ رکھے ہوئے تھے۔ سورج نکل آیا۔ ہر طرف دن کی روشنی پھیل گئی۔ اتنے میں ریل گاڑی آ کر پلیٹ فارم پر رک گئی۔

کفن پوش سپیرا خاموشی سے اٹھا اور ایک ڈبے میں داخل ہو گیا۔ ناگ نے کیٹی کو ساتھ لیا اور اس کے ساتھ والے ڈبے میں جا کر بیٹھ گیا۔ ٹرین تھوڑی دیر رک کر آگے روانہ ہو گئی۔ ٹرین جس سٹیشن پر رکتی ناگ نیچے اترتا اور کسی نہ کسی بہانے دوسرے ڈبے میں جھانک کر دیکھ لیتا کہ کفن پوش سپیرا وہاں بیٹھا ہوا ہے۔

شام کا اندھیرا پھیل رہا تھا کہ گاڑی رتلام کے سٹیشن پر رکی۔ ناگ اور کیٹی اتر کر باہر آ گئے۔ یہاں ایک دم سے بارش شروع ہو گئی۔ بارش اتنی تیز تھی کہ کفن پوش سپیرا بھی گاڑی سے نکل کر پلیٹ فارم کی طرف بھاگا اور ایک سائبان کے نیچے جا کر بیٹھ گیا۔ اور بارش رکنے کا انتظار کرنے لگا۔ کیٹی اور ناگ بھی کچھ فاصلے پر ایک جگہ سائے میں بنچ پر بیٹھ گئے۔ ٹرین چلی گئی۔ پلیٹ فارم خالی ہو گیا۔ موسلا دھار بارش کی وجہ سے وہاں کوئی مسافر نہیں تھا۔

ناگ نے کہا:

"کیٹی! ہمیں کوئی ترکیب نکالنی ہو گی۔ صرف اس کا پیچھا کر کے ہم دونوں بہن بھائی کی جان نہیں بچا سکیں گے۔ یہ تو گاؤں میں پہنچ کر اپنا کام شروع کر دے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیپٹی نے کچھ سوچ کر اچانک کہا،

"کیوں نہ ہم پہلے گاؤں پہنچ کر دونوں بہن بھائی کو کسی جگہ چھپا دیں؟"

ناگ نے اچھل کر کہا:

"بالکل ٹھیک ہے۔ مگر ہم انہیں ان کے ماں باپ سے کیسے الگ کر کے کسی جگہ چھپائیں گے؟ کیا ان کے ماں باپ اجازت دیں گے؟"

کیپٹی نے کہا:

"میرے پاس ایک ترکیب ہے۔ تم میرے ساتھ آؤ۔"

اور وہ دونوں موسلا دھار بارش میں بھیگتے ہوئے ریلوے سٹیشن سے باہر نکل آئے۔ انہوں نے ایک ٹیکسی لی اور سیدھے دریا کنارے والے گاؤں جا پہنچے۔ رات کا پہلا پہر تھا۔ سات بجے ہوں گے۔ بارش کی وجہ سے گاؤں کے لوگ اپنی اپنی جھونپڑیوں میں دبکے بیٹھے تھے۔ سانپوں والے بہن بھائی بھی جھونپڑی کے اندر تخت پوش پر بٹھا دیئے گئے تھے۔

کیپٹی اور ناگ نے ٹیکسی چھوڑ دی۔ وہ ایک گھنے درخت کے نیچے آ گئے۔

کیپٹی نے کہا،

"میں ایک سپیرن کا روپ بدل کر وہاں جاؤں گی

تم دریا پر جا کر جہاں گھاٹ ہے وہاں میرا انتظار کرو۔ میں ساڑھے سات بجے کے قریب وہاں دونوں بہن بھائیوں کو لے کر پہنچ جاؤں گی۔"

ناگ نے پوچھا:

"مگر تم سپیرن بن کر دونوں کو کیسے ساتھ لے آؤ گی؟"

کیپٹی بولی،

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔ تم جلدی کرو۔۔۔ اور گھاٹ پر چلے جاؤ۔ کیوں کہ کفن پوش سپیرا بارش رکتے ہی یہاں آ جائے گا۔"

ناگ جانے لگا تو کیپٹی نے کہا:

"ماریا والی تھیلی مجھے دے دو۔"

"وہ کس لیے؟" ناگ نے پوچھا۔

"اس کی مجھے ضرورت ہو گی۔"

ناگ نے بھیگی ہوئی جیکٹ کے اندر سے وہ تھیلی نکال کر کیپٹی کو دے دی جس میں ماریا ... کی شکل میں بند تھی۔ کیپٹی نے اپنے ذہن میں ایک ... کی شکل کا نقشہ جمایا اور چٹکی بجا دی۔ وہ ایک سپیرن کے روپ میں سامنے آ گئی۔ اس کے کانوں میں بالیاں تھیں۔ بال کھلے تھے گیرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رنگ کی ساڑھی پہن رکھی تھی۔ کاندھے پر جھولا تھا۔ ہاتھ میں بین تھی۔

ناگ نے کہا:

"خدا کی قسم تم بالکل ایک خوب صورت سپیرن لگتی ہو۔"

"اچھا باتیں نہ بناؤ اور جلدی سے گھاٹ پر پہنچو اور ایک کشتی کا بندوبست کر رکھنا۔ ہو سکتا ہے ہمیں بہت جلد دریا پار کرنا پڑے۔"

ناگ دریا کے گھاٹ کی طرف اور کیٹی جھونپڑی کی طرف روانہ ہو گئی۔ کیٹی بین بجاتی ہوئی سانپوں والے بہن بھائی کی جھونپڑے کے باہر جا کر رک گئی۔ بارش اسی طرح ہو رہی تھی بین کی آواز سن کر سانپوں والے بہن بھائی کا غم زدہ باپ جھونپڑی سے باہر آ گیا۔

سپیرن نے کہا:

"بابا! ہم کیلاش پربت سے تیرے بیٹے اور بچی کا علاج کرنے آئے ہیں۔ سن! ہمیں ناگ دیوتا نے بھیجا ہے کہ جاؤ گاؤں میں جا کر بہن بھائی کو سانپ کی مصیبت سے نجات دلاؤ۔"

یہ سن کر بوڑھا بڑا خوش ہوا۔ یہ لوگ بڑے وہم پرست ہوتے ہیں۔ وہ فوراً کیٹی کو جھونپڑی کے اندر لے گیا۔ اندر

دیا جل رہا تھا جس کی روشنی میں کیٹی نے دیکھا کہ دونوں بہن بھائی تخت پوش پر بیٹھے تھے۔ ان کی گردنوں میں سانپ لٹک رہے تھے۔ ان کی ماں تخت پوش کے ساتھ سر جھکائے اداس بیٹھی تھی اور بھیگی ہوئی آنکھوں کے ساتھ کبھی کبھی اپنے جگر کے ٹکڑوں کو دیکھ لیتی تھی جن کی زندگیاں سانپوں کی وجہ سے موت سے بدتر ہو گئی تھیں۔

کیٹی نے دیکھا کہ سانپوں نے خفیہ طور پر خون چوس چوس کر دونوں بہن بھائی کو بے حد نڈھال کر دیا تھا اور ان کی آنکھوں میں حلقے پڑ گئے تھے۔ کیٹی نے تخت پوش کے سامنے بیٹھ کر بین بجانی شروع کر دی۔ بین کی آواز پر دونوں سانپوں نے اپنے سر اٹھا لیے اور پھوں پھوں کرنے لگے۔ کیٹی نے بین بجانی بند کر دی۔ اور جھولے میں سے ماریا کی تھیلی نکال کر سفید کلغی والا سانپ تخت پوش پر رکھ دیا اور بوڑھے ماں باپ سے کہا:

"یہ سفید کلغی والا سانپ ناگ دیوتا کا بیٹا ہے جو کیلاش پربت میں رہتا ہے۔ ناگ دیوتا نے اپنا بیٹا اپنی نشانی کے طور پر میرے ساتھ بھیجا ہے۔"

سفید کلغی والے سانپ کو دیکھ کر بہن بھائی کی گردنوں میں پڑے ہوئے سانپوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس لیے کہ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بدروح گاتیری کے سانپ تھے جن پر اس کا زبردست جادو تھا۔ کلغی والے سانپ کو دیکھ کر بوڑھے ماں باپ کو یقین ہو گیا کہ یہ پسیرن سچ مچ ناگ دیوتا کی دیوداسی ہے اور کیلاش پربت سے ان کے بچوں کو مصیبت سے چھٹکارا دلانے آئی ہے۔ وہ ہاتھ باندھ کر بولے کہ ہمیں کیا کرنا ہوگا؟

کیبٹی ان سے یہی کہلوانا چاہتی تھی۔ اپنے لمبے بالوں کو جھٹک کر بولی:

"بابا لوگ: تم بڑے اچھے بندے ہو۔ کیلاش پربت میں ناگ دیوتا تم سے خوش ہے۔ سنو! میں تمہارے ان دونوں بچوں کو ساتھ لے کر دریا کی گھاٹ پر جاؤں گی اور وہاں ساری رات دریا کے پانی میں کھڑے ہو کر ان کو سامنے بٹھا کر ریاضت کروں گی۔ منتروں کا جاپ کروں گی۔ آدھی رات کو ناگ دیوتا وہاں تشریف لائیں گے اور اس کو دیکھتے ہی یہ دونوں سانپ تمہارے بچوں کی گردنوں سے اتر کر دریا میں ڈوب جائیں گے اور یہ دونوں بہن بھائی پھر سے بھلے چنگے ہو جائیں گے۔"

بوڑھے ماں باپ بڑے خوش ہوئے دونوں بہن بھائی خاموشی سے پسیرن کیبٹی کی باتیں سن رہے تھے لیکن چونکہ سانپوں کے

خوف کی وجہ سے ان کی زبان بند تھی اس لیے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

بوڑھے باپ نے کہا:

"پسیرن بیٹی! کیا تو ناگ دیوتا کی دیوداسی ہے؟"

"ہاں بابا لوگ! میں ناگ دیوتا کی دیوداسی ہوں اور اسی کے حکم سے تمہارے بچوں کو ساتھ لے کر دریا کے گھاٹ پر جاؤں گی۔"

باپ نے کہا:

"کیا میں اپنے بچوں کے ساتھ جا سکوں گا؟"

کیبٹی پسیرن نے جھٹ کہا:

"نہیں نہیں۔ بابا لوگ! تم ہمارے ساتھ نہیں جا سکو گے۔ اگر تم ہمارے ساتھ گئے تو ناگ دیوتا ناراض ہو جائیں گے۔"

بوڑھا جلدی سے کہنے لگا:

"اچھا بیٹی۔ میں نہیں جاتا۔ تم میرے بچوں کو گھاٹ پر لے جاؤ لیکن — لیکن میں صبح کو تو آ کر اپنے بچوں کو دیکھ سکوں گا۔"

کیبٹی پسیرن نے کہا:

"ہاں — صبح جب تم آؤ گے تو دیکھو گے کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تمہارے بچوں کی گردنوں سے سانپ غائب ہو
چکے ہیں اور وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور تم سے
باتیں بھی کریں گے"۔

"کیا یہ بول سکیں گے جیٹھی؟"

بوڑھی ماں نے پوچھا۔

کیٹی نے کہا:

"ہاں ماتا جی! تمہارے بچے صبح باتیں کرتے ہوئے
تمہیں ملیں گے ۔۔ اچھا اب دیر نہ کرو۔ ان
بچوں کو میرے ساتھ روانہ کر دو"۔

"بہت اچھا دیو داسی"۔

بوڑھے باپ نے دونوں بہن بھائیوں کی انگلیاں پکڑ کر انہیں ہا
تخت پوش پر سے نیچے اتارا اور کیٹی سپیرن کے حوالے کر کے کہا:

"اے ناگ دیوتا کی دیوداسی! میرے بچے تمہارے حوالے ہیں"۔

کیٹی نے کہا:

"تم بالکل نہ گھبراؤ۔ صبح تمہارے بچے صحت مند ہو کر
تمہارے پاس آئیں گے یا تم انہیں وہاں آ کر لے جانا"۔

اور کیٹی نے دونوں بہن بھائی کو آگے آگے چلنے کا اشارہ کیا۔

وہ دونوں اپنے ماں کی طرف اداس نظروں سے دیکھتے ہوئے جھونپڑی
میں سے باہر نکل گئے۔ باہر اب بارش مدھم ہو گئی تھی۔

کیٹی ذرا پیچھے پیچھے تھی۔ اس نے دونوں کو کہا:

"پیارے بچو! دریا کے گھاٹ کی طرف چلو"۔

اور ہلکی ہلکی بارش میں دونوں بہن بھائی کیٹی سپیرن کے آگے
آگے چلتے ہوتے دریا کے گھاٹ کی طرف روانہ ہوئے۔ بارش کی
بوندیں ان کے بالوں کو بھگو رہی تھیں اور ان کی گردنوں میں
لٹکے ہوئے سانپ جانے کیوں پھن اٹھا اٹھا کر پھنکار رہے تھے۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کفن پوش سپیرا

کیٹی ایک خلائی مخلوق تھی۔

اس کی رگوں میں ایک دوسرے سیارے کا خون تھا اور اس پر سانپ کے زہر کا اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر بھی اسے اس بارش والی اندھیری رات میں پھن دار گہرے سبز سانپوں کی پھنکاروں سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔ دونوں بہن بھائی سہمے ہوئے تھے اور ان بے چاروں کا تو خون خشک ہو چکا تھا۔ وہ ڈرے ڈرے ہوئے آگے آگے ہلکی بارش میں بھیگتے دریا کی گھاٹ کی طرف چلے جا رہے تھے۔

اندھیری گھاٹ پر ناگ ایک کشتی میں بیٹھا کیٹی کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے کیٹی کے ساتھ دونوں سانپوں والے بہن بھائی کو دیکھا تو جلدی سے کشتی سے نکل کر کنارے پر آ گیا۔ کیٹی نے کہا:

"ناگ! پیچھے ہٹ کر رہنا۔ سانپ غصے میں ہیں کہیں تمہیں کاٹ نہ لیں۔"

ناگ کشتی کے کونے میں جا کر بیٹھ گیا۔ کیٹی نے دونوں بہن بھائیوں سے کہا:

"کشتی میں سوار ہو جاؤ بچو! ہم دوسرے کنارے پر جا کر منتر پڑھیں گے۔"

دونوں بہن بھائیوں نے خالی خالی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا اور کشتی میں اتر کر بیٹھ گئے۔ کیٹی بھی کشتی میں آ گئی اور اس نے اور ناگ نے چپو چلانے شروع کر دیئے۔ کشتی گھاٹ سے نکل کر ہلکی بارش اور رات کے اندھیرے میں دریا کے دوسرے کنارے کی طرف چل پڑی۔

○

کفن پوش سپیرا بھی بارش کے مدھم ہوتے ہی ریلوے سٹیشن سے نکل کر گاؤں میں آ گیا۔ اس نے پہلے ہی معلوم کر لیا تھا کہ سانپوں والے بہن بھائیوں کا جھونپڑا کہاں ہے۔ جھونپڑے کے باہر آ کر اس نے بین بجانی شروع کر دی۔ بین کی آواز سن کر بوڑھا ایک بار پھر باہر آ گیا۔ وہ یہ سمجھا کہ شاید سپیرن واپس آگئی ہے۔ مگر اس نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک سپیرا کھڑا تھا جس کی سرخ آنکھیں بجھ بجھ کر جلنے والے دیئے کی روشنی میں سانپ کی آنکھوں کی طرح چمک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہی تھیں۔

کفن پوش سپیرے نے بین منہ سے ہٹا کر کہا:

"بابا! ہم نانگا پربت سے دیوی ناگن کے حکم پر تیرے بچوں کے گلے سے سانپ اتارنے آئے ہیں ۔۔۔ ہمیں اپنے بچوں کے پاس لے چل ہم انہیں اس مصیبت سے نجات دلا دیں گے ادم ۔۔۔ پربھو۔ شانتی ۔۔۔!"

بوڑھے باپ نے ہاتھ باندھ کر کہا:

"مہاراج! آپ نے دیر کر دی۔ میرے بچوں کو تو ایک سپیرن دیو داسی علاج کے لیے لے گئی ہے"

کفن پوش سپیرے پر گویا بجلی گر پڑی۔ چونک کر بولا:

"کیا کہا؟"

"ہاں مہاراج" بوڑھا باپ بولا: "انہیں ایک سپیرن دیوداسی لے گئی ہے۔"

"کون ہے وہ بلچھ؟" کفن پوش سپیرا چیخ پڑا۔

بوڑھے باپ نے ڈرتے ڈرتے کہا:

"مہاراج! وہ کیلاش پربت سے آئی تھی۔ اسے ناگ دیوتا نے ہمارے بچوں کی یہ مصیبت دور کرنے کے لیے بھیجا تھا۔"

کفن پوش سپیرا بپھر گیا۔ اس کا سارا کام خاک میں مل رہا تھا۔

"کہاں لے کر گئی ہے وہ تمہارے بچوں کو کمبخت وہ تو ڈائن تھی۔ وہ تیرے بچوں کو کھا جائے گی:"

بوڑھا رونے لگا۔ اس کی بیوی بھی باہر آ گئی۔ دونوں غم کے مارے آنسو بہانے لگے:

"مہاراج! ہمیں کیا پتہ تھا کہ وہ ڈائن ہے۔ وہ تو سپیرن بن کر آئی تھی۔ اب کیا ہو گا مہاراج! بھگوان کے لیے ہمارے بچوں کو اس ڈائن سے بچا لیں۔"

کفن پوش سپیرے نے غصے میں چلا کر کہا:

"ارے کم بخت! یہ بتا کر وہ تمہارے بچوں کو لے کر کدھر گئی ہے؟"

بوڑھے نے ہاتھ باندھ کر روتے ہوئے کہا:

"مہاراج! وہ کہتی تھی کہ دریا کی گھاٹ پر منتر پڑھوں گی۔ وہاں ناگ دیوتا آ جائیں گے اور سانپوں کو دریا میں ڈبو دیں گے۔"

کفن پوش سپیرے نے زمین پر پاؤں مار کر کہا:

"تم گدھے ہو۔ بالکل گدھے ۔۔۔ میں دریا پر جا کر تمہارے بچوں کو واپس لاتا ہوں ۔۔۔ تم یہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹھہرو۔ میرے پیچھے مت آنا۔"

اور کفن پوش مکار سپیرا بوڑھے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر اندھیری رات میں دریا کے گھاٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔ دریا کے گھاٹ پر اندھیرا تھا اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔ بارش ختم ہو گئی تھی مگر سیاہ بادل دریا پر جھکے ہوئے تھے۔ اس اندھیرے میں کفن پوش سپیرے کو ایک کشتی سائے کی طرح دریا کے دوسرے کنارے کی طرف جاتی دکھائی دی۔ اس نے دریا میں چھلانگ لگا دی اور تیرنے لگا۔

دوسرے کنارے پر پہنچ کر ناگ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے دور دریا کے چوڑے پاٹ میں ایک دھبہ سا دکھائی دیا۔ اس نے کیٹی سے کہا:

"تم اندھیرے میں دیکھ سکتی ہو۔ دیکھو، دریا میں وہ کالا دھبہ سا کیا ہے؟"

کیٹی نے گھوم کر دیکھا تو اسے ایک انسان دکھائی دیا جو ہاتھ پاؤں مارتا تیرتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ کیٹی نے جلدی سے کہا:

"وہ کفن پوش آ گیا ہے۔ یہاں سے نکل چلو۔"

کیٹی نے دونوں بہن بھائیوں کو ساتھ لیا اور ناگ کے آگے آگے چلتی جنگل میں داخل ہو گئی۔ انہیں سب سے

بڑی پریشانی یہی تھی کہ کسی نہ کسی طریقے سے سانپوں والے بہن بھائیوں کو کفن پوش سپیرے کی نظروں سے چھپایا جائے۔ کفن پوش کے پاس اتنی طاقت ضرور تھی کہ وہ مر نہیں سکتا تھا۔ اس لیے کیٹی کا اس کے ساتھ مقابلہ کرنا بے کار تھا۔ ناگ کمزور تھا اور اس کی ساری طاقت ختم ہو چکی تھی۔ ایسی حالت میں کفن پوش سپیرا دونوں بہن بھائیوں کو ہلاک کر کے ان کے سر اتار کر لے جا سکتا تھا۔

کیٹی کو یہی بات پریشان کر رہی تھی۔

ناگ نے جنگل میں ایک طرف اشارہ کیا۔ کیٹی نے دیکھا کہ وہاں ایک بارہ دری بنی ہوئی تھی۔ کیٹی نے کہا:

"یہ بارہ دری ان بہن بھائی کو نہ چھپا سکے گی۔"

ناگ نے کہا:

"میں نے اپنے ہزاروں سال کے سفر میں دیکھا ہے کہ جنگل میں بنی ہوئی اس قسم کی بارہ دریوں کے نیچے تہہ خانے ضرور ہوتے ہیں۔"

کیٹی کہنے لگی:

"تہہ خانے میں تو کفن پوش سپیرا بھی آ جائے گا۔"

ناگ بولا:

"میں کچھ اور سوچ رہا ہوں کیٹی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"وہ کیا؟"

ناگ نے کیٹی کے کان میں اسے اپنی ترکیب بتائی تو اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی ا[...]
وہ دونوں بہن بھائیوں کو لے کر بارہ دری کی طرف بڑھی[...]
ناگ نے بارہ دری کے چاروں طرف پھر کر دیکھا۔ اس کا اندازہ بالکل درست نکلا۔ بارہ دری کے نیچے ایک راستہ تہہ خانے کو جاتا تھا جس کا چھوٹا سا طاق جھاڑیوں میں چھپا ہوا تھا۔ ناگ جلدی جلدی سانپوں والے بہن بھائی کو لے کر بارہ دری کے نیچے تہہ خانے میں چلا گیا۔ کیٹی نے جھاڑیاں آگے کر کے تہہ خانے کا طاق چھپا دیا۔

پھر وہ بارہ دری میں فرش پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی اور کفن پوش سپیرے کا انتظار کرنے لگی، کیونکہ یہ جگہ دریا سے زیادہ دور نہیں تھی اور اسے معلوم تھا کہ کفن پوش سپیرا ان کے تعاقب میں اسی طرف آئے گا۔

کیٹی نے سمندری چٹانوں کے نیچے تہہ خانے کے اندر بدروح گاتیری کی شکل کو خوب اچھی طرح سے دیکھا ہوا تھا۔ اس نے اپنے ذہن میں اس کی شکل کا تصور کیا اور چٹکی بجا دی۔

چٹکی بجاتے ہی بارہ دری کے چبوترے میں کیٹی کی

جگہ اب وہی تہہ خانے والی بدروح گاتیری بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے دونوں بازو فضا میں پھیلا رکھے تھے۔ گردن کے اوپر وہی بن گوشت کے ہڈیوں والی کھوپڑی تھی جس کی ایک آنکھ کا گول ڈیلا باہر کو نکلا ہوا تھا اور دوسری آنکھ کے بھیانک سوراخ کے اوپر سبز رنگ کی مکڑی نے جالا بن رکھا تھا اور اس جالے کے ساتھ سبز رنگ کی مکڑی چمٹی ہوئی تھی۔ اس کا سارا جسم کالے سیاہ لبادے میں چھپا ہوا تھا۔ اگر اس وقت کیٹی شیشے میں اپنی شکل دیکھ لیتی تو ڈر کر بے ہوش ہو جاتی۔

اس کی شکل تو بدروح گاتیری کی تھی مگر ذہن کیٹی کا تھا وہ ایک آنکھ کے ڈیلے سے جنگل کے اس اندھیرے راستے کو دیکھ رہی تھی جو دریا کی طرف جاتا تھا۔

تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ کیٹی نے کفن پوش سپیرے کو آتے دیکھا۔ وہ تیز تیز قدموں سے چلا آ رہا تھا اور چہرے پر پریشانی تھی۔ صاف لگ رہا تھا کہ وہ بڑی بے چینی سے سانپوں والے بہن بھائی کی تلاش میں ہے بارہ دری کے پاس آ کر اچانک جو اس کی نظر چبوترے پر بیٹھی ہوئی بدروح گاتیری پر پڑی تو وہ ایک دم سے وہیں رک گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بدروح کو دیکھنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگا کہ یہ اس جنگل میں کیسے آگئی؟

کیٹی نے بدروح کی سرگوشی ایسی خشک ڈراؤنی آواز میں کہا:

"تو حیران ہو رہا ہے کہ میں یہاں کیسے آگئی؟ صبح تو تیرے ساتھ سمندری چٹانوں والے تہہ خانے میں تھی۔ تو سن! تو اندھے کتے کی طرح اس جنگل میں کیوں ٹکریں مار رہا ہے؟"

کفن پوش سپیرا ایک دم زمین پر جھک کر دوزانو ہو گیا اور بولا:

"عظیم بدروح گاتیری! سانپوں والے بہن بھائی کو بدبخت سپیرن پھسلا کر اپنے ساتھ لے گئی ہے میں اسی کی تلاش میں ہوں۔"

کیٹی نے غصے میں کہا:

"کیا تو سمجھتا ہے کہ میری مدد کے بغیر تو انہیں حاصل کر سکے گا؟ ہرگز نہیں — میں اسی لیے تمہاری مدد کو یہاں آئی ہوں۔ کم بخت! تو اپنے ساتھ مجھے بھی ہلاک کرے گا۔ سات دنوں میں سے پہلا دن ختم ہو گیا ہے۔ اب صرف چھ دن رہ گئے ہیں۔"

کفن پوش ہاتھ باندھ کر کہنے لگا:

"اے عظیم بدروح! مجھے معاف کر دے۔ مگر اس میں میرا قصور نہیں۔ وہ کم بخت سپیرن نہ جانے کہاں سے بیچ میں ٹپک پڑی ہے۔"

کیٹی بولی:

"اے الو کے پٹھے! تو احمق ہے۔ وہ سپیرن تیری ڈائن ماں ہے — یاد رکھ اگر سات دنوں کے اندر اندر تو دونوں بہن بھائیوں کے سر کاٹ کر نہ دیا تو میں تو مروں گی ہی مگر تو بھی زندہ نہ رہ سکے گا اور قیامت تک جہنم کی آگ کے شعلوں میں جلتا رہے گا۔"

کفن پوش سپیرے نے گڑگڑا کر کہا:

"اے عظیم بدروح! مجھے معاف کر دے۔ میرا گناہ بخش دے۔ میں آج ہی سپیرن کو ڈھونڈ کر بہن بھائی کا سر کاٹ کر تمہاری خدمت میں پیش کر دوں گا۔"

کیٹی نے پوچھا:

"اب تو کہاں پاگل کتے کی طرح جائے گا؟"

کفن پوش سپیرے نے کہا:

"سپیرن اسی جنگل میں دونوں سانپوں والے بہن بھائی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو لے کر گھسی تھی۔ میں اسے جنگل میں کہیں نہ کہیں تلاش کر لوں گا۔"

کیپٹی نے غرّا کر کہا:

"وہ تمہارے باپ کو بھی نہیں ملے گی۔ سُن —— فوراً یہاں سے واپس دریا پار اسی گاؤں میں بہن بھائی کے جھونپڑے میں جا۔ وہ وہاں بیٹھے ہیں۔"

سپیرے نے حیرانی سے پوچھا:

"کیا وہ واپس چلے گئے ہیں عظیم بدروح؟"

کیپٹی نے پھنکار مار کر کہا:

"تو اور کیا تمہاری اماں جان کے پاس چلے گئے ہیں؟"

سپیرے نے ہاتھ جوڑ کر کہا:

"اے عظیم بدروح! پہلے تو کبھی بھی تو نے مجھے گالی نہیں دی تھی؟"

کیپٹی دل میں مسکرائی۔ اوپر سے غصیلی آواز میں بولی:

"بکواس بند کر اور فوراً گاؤں میں جا کر بہن بھائی کے سر کاٹ کر میرے تہہ خانے میں پیش کر۔ میں یہاں سے واپس تہہ خانے میں جا رہی ہوں۔"

کفن پوش سپیرے نے ادب سے سر جھکا دیا اور کہا:

"میں ابھی جا کر ان کی گردنیں الگ کرتا ہوں اے

عظیم بدروح!"

کیپٹی نے چیخ مار کر کہا:

"سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگ۔ نہیں تو میں تیری گردن اڑا دوں گی۔"

اور کفن پوش سپیرا واپس دریا کی طرف اٹھ دوڑا۔

کیپٹی کی پھنکارتی ہوئی، غصیلی آوازیں نیچے تہہ خانے میں بھی پہنچ رہی تھیں۔ سانپوں والے دونوں بہن بھائی تو بے چارے پہلے ہی سہمے ہوئے بیٹھے تھے۔ کیپٹی کی عجیب و غریب ڈراؤنی قسم کی آوازیں سن کر وہ زیادہ سہم گئے۔ جب آوازیں آنا بند ہو گئیں۔ تو ناگ نے تہہ خانے کے طاق میں سے باہر آ کر جونہی بارہ دری پر نگاہ ڈالی وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گیا۔

کیپٹی نے اسی پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا:

"ناگ بھیا! میں نے بدروح کا تیری کی شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ دیکھو۔ کتنی بھیانک تھی شکل اسکی!"

ناگ نے کہا:

"خدا کے لیے واپس اپنی شکل بدلو۔ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ میں پہلے ایسا طاقتور ناگ نہیں ہوں۔"

کیپٹی نے کہا:

"ابھی تو میں اپنی اصلی شکل میں نہیں بلکہ سپیرن کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکل میں واپس آؤں گی۔"

اور اس نے چٹکی بجا دی۔ اور پھر پیپرن بن گئی۔

"وہ کہاں الّو کا پٹھا؟" ناگ نے پوچھا۔

کیپٹی پیپرن نے ہنس کر کہا:

"میں نے غلط راستے پر ڈال دیا ہے۔ وہ پھر واپس دریا پار والے گاؤں گیا ہے۔ اب ہمیں جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے نکل جانا چاہیے ان بہن بھائیوں کو لے کر۔"

انہوں نے فوراً سانپوں والے بہن بھائی کو بارہ دری کے تہہ خانے سے نکالا۔ ان کی گردنوں کے سانپ بے چین ہو رہے تھے اور بار بار پھنکار رہے تھے، انہوں نے پھن اٹھا رکھے تھے۔ بے چارے بہن بھائی سہمے ہوئے چپ تھے۔ کیپٹی کے دونوں بہن بھائی کو ساتھ لیا۔ ناگ پیچھے پیچھے تھا اور وہ جنگل میں آگے روانہ ہوئے۔ جنگل بارش کی وجہ سے بھیگا ہوا تھا اور درختوں پر سے بارش کا رُکا ہوا پانی ابھی تک ٹپک رہا تھا۔

ناگ نے کہا:

"اس وقت عنبر خدا جانے کہاں ہو گا۔ ہمارے ساتھ ہوتا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات مل

جاتی ۔۔۔"

کیپٹی نے کہا:

"اس کا تو کچھ پتہ ہی چلا پھر ناگ بھیا!"

یہ دونوں اپنی خاص زبان میں باتیں کر رہے تھے جو وہ بہن بھائی نہیں سمجھے تھے۔ ماریا سانپ کی شکل میں ہتھیلی میں بند ناگ کے جیکٹ کی جیب میں تھی اور ان سب کی باتیں سن رہی تھی مگر بے چاری زبان سے وہ بھی کچھ نہیں بول سکتی تھی۔

جنگل آگے جا کر اتنا گھنا نہ رہا۔

درختوں کے جھنڈ الگ الگ ہو گئے۔ پھر آسمان پر بادلوں میں سے چاند باہر نکل آیا۔ چلتے چلتے دونوں معصوم بہن بھائی تھک گئے تھے اور ان سے اب چلا نہیں جاتا تھا۔

ناگ نے کہا:

"یہ تو بہت تھک گئے ہیں۔ آگے نہ جا سکیں گے۔ میرا خیال یہیں کہیں چھپ کر باقی رات کاٹی جائے۔"

کیپٹی سے بھی ان دو معصوم بہن بھائی کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ اس نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ناگ! یہاں کہاں رات کاٹیں گے۔ اور پھر ہمیں اب چھپنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ کفن پوش اب ادھر نہیں آئے گا۔"

ناگ بولا:

"جب گاؤں جا کر اسے معلوم ہوا کہ سانپوں والے بہن بھائی تو وہاں نہیں ہیں تو وہ یقیناً واپس جنگل کی بارہ دری میں بدروح سے ملنے واپس آئے گا اور ہو سکتا ہے کہ پھر ادھر بھی آ جائے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ ہم کسی جگہ چھپ کر رات بسر کریں۔"

اب وہ جنگل سے باہر نکل آئے تھے۔ یہاں ایک پرانا باغ سا تھا جس میں ایک قبرستان بنا ہوا تھا۔ یہ بہت ہی پرانا قبرستان تھا اور لگتا تھا کہ جس زمانے میں ہندوستان کے اس علاقے پر فرانس والوں کا قبضہ تھا تو یہ قبریں اس زمانے کے فرانسیسی مُردوں کی ہیں۔ کوئی بھی قبر ٹھیک حالت میں نہیں تھی۔ قبروں میں گڑھے پڑ گئے تھے۔ قبروں کے پتھر نیچے گرے پڑے تھے۔

کیٹی نے کہا:

"کیوں نہ اس قبرستان میں رات بسر کی جائے؟"

ناگ نے کہا:

"بھئی سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے اب ان قبرستانوں سے ڈر لگتا ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"اب تھوڑی سی تو رات باقی رہ گئی ہے۔ یہ بے چارے دونوں تھک گئے ہیں۔ ان کو بھوک پیاس بھی لگ رہی ہوگی۔ تم یہاں ٹھہرو۔ میں کہیں سے ان کے لیے پانی لاتی ہوں۔"

ناگ ایک اونچی چھتری والی پرانی قبر کے پاس دونوں بہن بھائیوں کو لے کر بیٹھ گیا۔ تھکاوٹ سے دونوں بہن بھائی سخت نڈھال تھے۔ اوپر سے سانپ انہیں لیٹنے نہیں دیتے تھے۔ بار بار پھنکار رہے تھے۔ وہ زبان سے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے کہ انہیں بھوک یا پیاس لگی ہے۔ ایک بار لڑکی نے ہاتھ منہ کے قریب لا کر شاید یہ بتانے کی کوشش کی کہ اسے پیاس لگی ہے کہ سانپ نے پھن اس کے ہاتھ کی طرف موڑ کر پھنکار ماری۔ لڑکی نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کر لیا اور سہم گئی۔

کیٹی کو تھوڑی دور ایک ندی مل گئی۔ اس نے بڑے بڑے کیلے کے پتوں کے ڈونے بنا کر ان میں پانی بھرا اور لے آئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے بھی پانی پیا اور لڑکی اور اس کے بھائی کو بھی کیٹی نے بڑی احتیاط سے اور بڑی مشکل سے پانی پلایا۔ وہاں ایک درخت پر جنگلی آڑو لگے تھے۔ کیٹی اور ناگ آڑو توڑ کر لائے اور لڑکی اور اس کے بھائی کو بھی کھلائے۔

اب انہوں نے باقی رات گزارنے کے لیے کسی جگہ کی تلاش شروع کر دی۔ قبرستان کے آخیر میں اس کی ٹوٹی پھوٹی دیوار آ جاتی تھی۔ یہاں ایک جگہ چھوٹا سا ٹیلہ بنا ہوا تھا جس پر اُلٹے سیدھے پتھر لگے ہوئے تھے۔ ٹیلے کی پچھلی طرف ایک تنگ سا راستہ ٹیلے کے اندر جاتا تھا جس کے منہ پر لوہے کا موٹی موٹی سلاخوں والا جنگلہ لگا تھا۔

ناگ نے کہا،

"اس کے اندر ضرور کسی جرنیل کی قبر ہو گی۔"

ناگ نے جنگلے کو کھولا تو وہ کھل گیا۔ وہ چاروں اندر داخل ہو گئے۔ ان کے سر تنگ راستے کی چھت سے ٹکرا رہے تھے۔ اندر کی طرف جنگلے میں کھٹکا لگا تھا اور اسے اندر سے بند کیا جا سکتا تھا۔

کیٹی نے کہا،

"یہ تو ہمیں بڑی اچھی جگہ مل گئی۔ یہاں یہ بہن بھائی حفاظت سے رات بسر کر سکیں گے۔"

ناگ نے لوہے کی سلاخوں والا جنگلہ بند کر کے اندر کی طرف کھینچا تو وہ بند ہو گیا تھا اور کھل نہیں سکتا تھا۔ باہر سے کوئی ہاتھ ڈال کر بھی اسے نہیں کھول سکتا تھا کیونکہ جنگلے کا کھٹکا اندر کی طرف دیوار کے پتھروں میں لگا تھا۔ وہ تنگ راستے سے ہو کر آگے گئے۔ اندر ایک چوکور جگہ تھی جہاں ناگ کے اندازے کے مطابق ایک قبر بنی ہوئی تھی اور اس کے کتبے پر ایک فرانسیسی جرنیل کا نام اور تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات لکھی تھی۔

ناگ نے کہا،

"آج سے دو سو برس پہلے ہندوستان کے اس علاقے پر فرانس کا قبضہ تھا۔ یہ قبر اسی زمانے کی یادگار ہے۔"

کیٹی نے کہا،

"ان بہن بھائیوں کو یہیں کسی جگہ بٹھا کر سلا دیتے ہیں۔ یہ بیٹھے بیٹھے ہی سو جاتے ہیں۔"

کیٹی نے دونوں بہن بھائیوں کو اشارے سے کہا وہ دیوار کے ساتھ لگ کر سو جائیں۔ دونوں بے چارے آہستہ سے دیوار کے ساتھ لگ گئے اور انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ سانپ اسی طرح پھن اٹھائے ہوئے تھے۔ مگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب ان کی پھنکاریں کم ہو گئی تھیں۔

کیٹی نے ناگ سے کہا:

"ناگ بھیا! تم بھی کچھ دیر آرام کر لو۔ میں باہر جا کر قبرستان میں پہرہ دیتی ہوں کہ کہیں وہ کفن پوش سپیرا پھر نہ آ نکلے۔"

ناگ نے بھی وہیں بیٹھے بیٹھے دیوار سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ مادیا اس کی جیب میں تھی۔ کیٹی کو سونے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ جنگلہ بند کر کے قبرستان میں آ گئی۔ اسے خیال آیا کہ ناگ نے اندر سے جنگلے کو کھٹکا نہیں لگایا۔ پھر سوچا کہ ناگ کو بے آرام نہیں کرنا چاہیے۔ وہ سو گیا ہے۔ یہاں کون آتا ہے۔ پھر میں اوپر ہی تو پہرہ دے رہی ہوں۔

کیٹی ٹیلے کے قریب آ کر ایک جگہ درختوں میں بیٹھ گئی۔

O

اُدھر ایسا ہوا کہ جب کفن پوش سپیرا دریا پار کر کے گھاٹ پر پہنچا تو گاؤں کی طرف چند قدم ہی چلا ہو گا کہ ایکا ایکی ایک سایہ درختوں سے نکل کر اس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔

"کون ہو تم؟" سپیرے نے پوچھا۔

سایہ قریب آ گیا اور پھر کفن پوش سپیرے کا اوپر کا سانس اوپر ہی رہ گیا۔ اس کے سامنے بدروح گاتیری اپنی ڈراؤنی کھوپڑی کے ساتھ کھڑی تھی۔ اس کی آنکھ کا ایک ڈیلا باہر کو نکلا ہوا تھا اور دوسری آنکھ پر سبز مکڑی نے جالا تن رکھا تھا۔

"اے عظیم بدروح! تم پھر آ گئیں۔ اب کیا حکم ہے میں تو گاؤں کی طرف جا رہا ہوں۔"

یہ اصلی بدروح گاتیری تھی۔ اس نے سرگوشی ایسی کرخت آواز میں کہا:

"تم ابھی تک گاؤں ہی نہیں گئے؟ اور پھر ادھر دریا پار کہاں سے آ رہے ہو؟"

سپیرا بولا:

"اے عظیم بدروح! تم نے خود ہی تو جنگل میں مجھ سے مل کر کہا تھا کہ فوراً گاؤں پہنچو۔ بہن بھائی وہیں ہیں۔"

بدروح گاتیری کہنے لگی:

"میں تو تہہ خانے سے سیدھی یہاں آئی ہوں۔ میں کسی جنگل میں نہیں گئی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیپیرا حیران ہو کر بولا،
"تو پھر دریا پار جنگل میں جو بارہ دری میں مجھے ملی وہ کون تھی؟"
بدروح گاتیری بے چین ہو کر بولی،
"کیا کہہ رہے ہو تم؟"
پیپیرے نے کہا،
"عظیم بدروح! مجھے شیطان کی قسم ہے کہ میں نے ابھی ابھی دریا پار والے جنگل میں دیکھا ہے۔ تم بارہ دری میں بیٹھی تھیں اور تم نے مجھے کہا تھا کہ پیپیرن بچوں کو لے کر واپس گاؤں گئی ہے۔"
"کون سی پیپیرن؟ کون سی بدروح؟ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو؟ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟"
اب کفن پوش پیپیرے نے ہاتھ باندھ کر سارا واقعہ بیان کر دیا۔
بدروح گاتیری کی کھوپڑی غصے سے تھر تھر کانپنے لگی۔ اس نے اپنا بازو زور سے اوپر اٹھایا اور بولی،
"تو کسی چڑیل نے میرا روپ دھار رکھا ہے؟

ضرور اسی چڑیل نے سانپوں والے بہن بھائی اور ہمارے شکار کو اغوا کیا ہے۔ چلو جنگل میں —— میں اس چڑیل کی گردن مروڑ دوں گی — دیکھتی ہوں وہ میرا روپ بدل کر کیا کر رہی ہے؟"
بدروح گاتیری نے کفن پوش پیپیرے کو ساتھ لیا اور دریا میں چھلانگ لگا دی۔ وہ دریا میں بطخ کی طرح تیر رہی تھی۔ اس کی گردن باہر تھی اور نیچے سے پاؤں چلاتی دوسرے کنارے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ پانی اس کو جگہ دیئے جا رہا تھا۔ پیپیرا بھی اس کے ساتھ ساتھ تھا۔
جنگل میں آ کر پیپیرے نے بدروح کو وہ بارہ دری دکھائی جہاں اس نے اس کی ہم شکل بدروح کو دیکھا تھا۔ گاتیری نے چبوترے کے نیچے تہہ خانے کا طاق دیکھ لیا تھا۔ وہ جلدی سے تہہ خانے میں آ گئی۔ اسے اندر جاتے ہی اپنے سانپوں کی بو آ گئی۔ اس نے چیخ کر کہا،
"وہ کوئی چڑیل ہے۔ پیپیرن نہیں۔ وہ ہمارے شکار کو اغوا کر کے لے گئی ہے۔ ضرور کسی جگہ آگے جا کر چھپی ہوئی ہو گی۔ چلو میرے ساتھ اگر وہ کم بخت ان بچوں کو بھگا کر لے گئی تو ہمارا قصہ تمام ہو جائے گا اور ہم ہمیشہ جہنم کی آگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بدلتے رہتے ہیں۔

بدروح اور گاتیری جنگل میں تیز تیز چلتے آگے بڑھے۔ سورج نکلنے میں تھوڑی ہی دیر رہ گئی تھی۔

ناگ اور سانپوں والے دونوں بہن بھائی سو رہے تھے۔ کیپٹی ٹیلے کے دوسری طرف بیٹھی پہرہ دے رہی تھی۔ ناگ کی جیب میں تھیلی میں پڑے پڑے ماریا تنگ آگئی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی باہر آگئی۔ دیکھا کہ ناگ گہری نیند سو رہا ہے۔ ایک کم سن بچہ اور ایک کم سن بچی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے سو رہے ہیں اور ان کی گردنوں میں پڑے ہوئے سانپ ماریا یعنی سفید کلغی سانپ کو دیکھ کر پھنکارنے لگے ہیں۔

ماریا نے ناگ اور کیپٹی کی زبانی سن رکھا تھا کہ سانپ بدروح گاتیری نے ان بچوں کی گردنوں میں ڈال رکھے ہوئے ہیں تاکہ وہ آہستہ آہستہ ان کا خون پی کر انہیں نڈھال کر دیں اور ایک خاص وقت گزرنے کے بعد ان کا زہر ان کے خون میں مل جائے تو وہ ان دونوں بہن بھائی کی گردنیں کاٹ کر لے جائے اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کرے۔

ماریا کو بڑا غصہ آیا کہ وہ کلغی والا سانپ ہے اور

یہ سانپ اس کی تعظیم نہیں کر رہے۔ بلکہ الٹا اس پر پھنکار رہے ہیں۔ اس نے ذرا آگے بڑھ کر ایک سانپ کو پھنکار مارنے کی کوشش کی ہی تھی کہ اس سانپ نے ماریا کو ڈس دیا۔

سانپ کا ڈسنا تھا کہ ماریا کے سارے بدن کو آگ سی لگ گئی۔ وہ تڑپ کر پیچھے ہٹی۔ مگر اس کا جسم جیسے آگ میں جھلسنے لگا تھا۔ اسے تازہ اور ٹھنڈی ہوا کی ضرورت تھی۔ وہ تیزی سے رینگتی ہوئی ٹیلے کے جنگلے میں سے گزر کر باہر آگئی۔ یہاں جھاڑیوں میں شبنم گری ہوئی تھی۔ مگر ان جھاڑیوں میں کانٹے تھے۔ ماریا رینگتی ہوئی ٹیلے سے کچھ دور ایک قبر کے پتھروں میں گھس گئی۔ یہاں چھوٹی چھوٹی گیلی گھاس میں لیٹ کر اسے کچھ سکون محسوس ہوا مگر اب اس پر غنودگی چھانا شروع ہو گئی اور وہ چند سیکنڈ بعد بے ہوش ہو چکی تھی۔ اسے کوئی خبر نہ رہی تھی کہ وہ کہاں ہے؟

بدروح گاتیری کفن پوش سپیرے کو لے کر قبرستان میں داخل ہوئی تو کیپٹی نے اندھیرے میں بھی اسے دور ہی سے پہچان لیا۔ وہ لپک کر نیچے آگئی اور تہہ خانے میں آکر ناگ کو جگا کر بولی:

"آخر وہی ہوا جس کا ہمیں ڈر تھا۔ بدروح گاتیری سپیرے کے ساتھ چلی آ رہی ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اب کیا ہو گا؟" ناگ نے بڑبڑا کر پوچھا۔ "ان معصوم بچوں کا کیا بنے گا؟"

کیٹی نے کہا:

"میں اس پر حملہ کروں گی۔"

ناگ بولا:

"نہیں کیٹی ـــ ایسا ہرگز نہ کرنا۔ یہ دنیا کی بدروحیں بڑی خطرناک ہوتی ہیں۔ تم اس کا مقابلہ نہ کرسکو گی۔"

کیٹی کہنے لگی:

"تو پھر وہ تو اندر آ کر ان بچوں کی گردنیں کاٹ ڈالے گی۔ کیا ہم انہیں یونہی مرنے دیں گے؟"

ناگ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے کے ساتھ کہا:

"وہ اندر نہیں آئے گی۔ کیوں کہ بدروحیں لوہے کے زنگ آلود جنگلوں کو پار نہیں کر سکتیں۔ زنگار بھرے پرانے لوہے کو دیکھ کر وہ خوف کھاتی ہیں۔ اس لیے تم اسی جگہ بیٹھی رہو۔ وہ اپنے آپ واپس چلی جائے گی۔"

کیٹی نے کہا:

"اور اگر وہ نہ گئی تو؟"

ناگ کہنے لگا:

"ان دونوں کی زندگیوں کا چھٹا روز شروع ہو رہا ہے۔ آج سے پانچ دن بعد اگر انہیں ان بچوں کے سر نہ ملے تو وہ اپنے آپ دونوں ہی مر جائیں گے۔"

کیٹی بولی:

"اور تم لوگ چھ روز تک یہاں پانی اور کھانے کے بغیر کیسے زندہ رہ گئے؟"

ناگ بولا:

"خدا اس کا بھی بندوبست کر دے گا۔ وہ پتھر کے اندر رہنے والے کیڑے کو بھی رزق پہنچاتا ہے۔ وہ ہمیں بھی یہاں ہمارے حصے کا رزق پہنچا دے گا۔ اس لیے میری مانو اور یہاں سے باہر ہرگز نہ نکلو۔ اگر تم شیر کا تصور لا کر شیر بھی بن گئیں تو بدروح کا مقابلہ نہ کر سکو گی۔ کیوں کہ بدروحوں کے سامنے جنگل کا بادشاہ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ ان کے پاس زبردست شیطانی طاقت ہوتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمیں یہاں یہ ایسی جگہ مل گئی ہے جس کے منہ پر زنگ آلود لوہے کا جنگلہ لگا ہوا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اتنے میں انہیں ٹیلے کے اوپر کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

"شاید کفن پوش سپیرا اور بدروح پہنچ گئی ہے۔" ناگ نے کہا۔

بدروح گاتیری اور کفن پوش سپیرا ٹیلے کے اوپر چل پھر کر اپنے شکار کو تلاش کر رہے تھے۔ کیوں کہ بدروح کو اپنے سانپوں کی وہیں سے بو آ رہی تھی۔ اس نے ٹیلے کے نیچے اشارہ کر کے کہا:

"سانپوں کی بو نیچے سے آ رہی ہے۔"

اور وہ دونوں ٹیلے سے اتر کر نیچے آ گئے۔

○

کون ہے؟

قبر سے آواز آئی

بدروح گاتیری آگے آگے تھی۔

وہ پھونک پھونک کر قدم رکھ رہی تھی اور اپنے سانپوں کی بو سونگھتی جا رہی تھی۔ سانپوں کی بو [illegible] کے نیچے اس جگہ سے آئی جہاں لوہے کا [illegible] جنگلا تھا۔ سانپوں کی بو اس جنگلے کے اندر سے [illegible] تھی۔ جونہی بدروح گاتیری لوہے کے زنگ لگے جنگلے کے پاس پہنچی اسے ایک جھٹکا لگا اور وہ چار قدم پیچھے ہٹ گئی۔ کفن پوش سپیرے نے بدروح کی طرف دیکھا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ بدروح اور پیچھے ہٹ گئی۔

کفن پوش سپیرے نے پوچھا:

"کیا ہوا عظیم بدروح گاتیری؟"

بدروح نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ٹکٹکی باندھے ٹیلے کے نیچے ایک جگہ لگے ہوئے لوہے کے پرانے جنگلے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کی اکلوتی آنکھ کا ڈیلا اوپر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیچھے گھوم رہا تھا۔ اس نے جنگلے کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا،

"اس لوہے کے جنگلے کو توڑ ڈالو۔ سانپوں والے بہن بھائی اس جنگلے کے پیچھے غار میں ہیں۔"

کفن پوش سپیرا آگے بڑھا۔ اس نے جنگلے کو پکڑ کر پیچھے کھینچا۔ مگر وہ بہت مضبوط تھا۔ لوہے کی سلاخیں موٹی اور طاقتور تھیں۔ کفن پوش سپیرے نے ایک پتھر اٹھا کر جنگلے کو توڑنا شروع کیا۔ پتھر ٹوٹ گیا مگر لوہے کے جنگلے کی سلاخوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔

جنگلے کو توڑنے کی آواز ناگ اور کیٹی نے سنی تو وہ نیچی چھت والی قبر نما کوٹھڑی سے نکل کر آگے آئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ دور درخت کے پاس بدروح گاتیری کھڑی ہے اور کفن پوش سپیرا جنگلے کو توڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔

کیٹی نے کہا،

"ناگ بھیا! تم نے ان دونوں کو دیکھ لیا ہوگا۔ یہ جو جنگلہ توڑ رہا ہے بدروح گاتیری کا خاص کفن پوش مردہ ہے اور وہ خود بدروح ہے جو درخت کے نیچے کھڑی ہے۔ مجھے تو اس کی شکل سے ہی خوف آتا ہے۔"

ناگ بولا،

"اس قسم کی ایک بدروح سے میں پہلے بھی مل چکا ہوں۔ اس وقت میری ساری طاقت میرے پاس تھی۔ اس لیے میں ڈرتا نہیں تھا۔ لیکن اب مجھے بھی خوف محسوس ہو رہا ہے۔"

دونوں بہن بھائی بھی جاگ پڑے تھے اور ڈرے ڈرے بیٹھے اندھیری کوٹھڑی کے خلا میں گھور رہے تھے۔ بے چارے بول نہیں سکتے تھے۔ گلے میں پڑے زہریلے خون چوسنے والے سانپوں نے ان کی زبان بند کر دی تھی اور وہ بُت بنے بیٹھے رہتے تھے اور خوف زدہ سہمی ہوئی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ ان کی زندگی موت سے بھی بُری تھی۔ وہ دل ہی دل میں خدا سے کئی بار موت کی دعائیں مانگ چکے تھے۔ مگر خدا وند تعالےٰ کو ابھی ان کا مرنا منظور نہیں تھا۔

ناگ نے کہا،

"میں نے تمہیں دیکھ کر کہا تھا نا کیٹی کی بدروح لوت۔ یہ زنگار والے جنگلے کے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔ دیکھو وہ دور کھڑی ہے۔"

کیٹی بولی،

"لیکن یہ کفن پوش سپیرا تو جنگلہ توڑ ڈالے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا:

"اس جنگلے کو توڑنا اتنا آسان نہیں ہے جن لوگوں نے آج سے سو ڈیڑھ سو برس پہلے یہ جنگلہ بنوا کر لگایا تھا وہ بڑے مخلص اور سچے لوگ تھے۔ ملاوٹ بالکل نہیں کرتے تھے اور دیانت داری سے کام کرتے تھے۔ یہ جنگلہ اس کفن پوش کے باپ سے بھی نہیں ٹوٹ سکے گا۔"

کفن پوش سپیرا برابر جنگلے پر پتھر مار رہا تھا۔ آخر وہ تھک گیا۔ لوہے کی سلاخوں پر ذرا سا بھی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ واپس بدروح کے پاس گیا اور ادب سے کہا:

"عظیم بدروح! کیا تم اسے نہیں توڑ سکو گی؟"

بدروح نے کہا:

"لوہے کے جنگلے پر زنگ لگا ہے۔ یہ زنگار میری مُردہ روح کی موت ہے۔ میں اس کے قریب بھی نہیں جا سکتی۔"

سپیرا بولا:

"اے عظیم روح! دونوں بہن بھائی اندر ہیں۔"

بدروح کہنے لگی:

"یہ میں جانتی ہوں۔ مجھے اپنے سانپوں کی تیز بُو

اندر سے آ رہی ہے۔"

"تو پھر ہم ان بہن بھائیوں کے سر کاٹنے میں کیسے کامیاب ہوں گے؟"

"صبر کرو صبر۔ اے احمق مردہ روح — صبر کرو ہمیں اسی جگہ بیٹھ کر انتظار کرنا ہوگا۔"

کفن پوش سپیرے نے کہا:

"ہماری زندگیوں کے صرف چھ دن باقی رہ گئے ہیں اے عظیم روح!"

بدروح کہنے لگی:

"میں جانتی ہوں۔ جب ان لوگوں کو بھوک پیاس نے تنگ کیا تو اپنے آپ باہر نکل آئیں گے اور جب یہ باہر نکلیں گے تو میرے انتقام کی آگ سے نہ بچ سکیں گے۔ میں خود ان سب کے سر کاٹوں گی۔ میں خود یہاں آگئی ہوں۔"

کفن پوش سپیرے نے کہا:

"اور اگر یہ لوگ چھ روز تک باہر نہ نکلے تو کیا ہوگا! ہم — ہم دونوں اپنے آپ جل کر بھسم ہو جائیں گے ساتویں روز کے بعد۔"

بدروح بولی:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کوئی انسان چھ روز تک پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ ہمیں اسی جگہ چھپ کر انتظار کرنا ہوگا تاکہ جب ان میں سے کوئی بھوک پیاس سے تنگ آ کر پانی کی تلاش میں باہر نکلے تو ہم اسے دبوچ لیں اور پھر اس کی زندگی کے عوض سانپوں والے بہن بھائی کے سر وصول کریں۔"

کفن پوش سپیرا بولا:

"عظیم روح! مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ اس تہہ خانے سے باہر نہیں نکلیں گے۔ یہ سات روز تک اندر ہی رہیں گے اور ہمارے مرنے کا انتظار کریں گے۔"

بدروح گاتیری نے اپنی کھوپڑی والی آنکھ سپیرے کی طرف کی اور کہا:

"انہیں کیسے پتہ چلا کہ سات دنوں کے اندر اندر اگر ہمیں بہن بھائی کے کٹے ہوئے سر نہ ملے تو ہم جل کر راکھ ہو جائیں گے۔"

کفن پوش سپیرے نے کہا:

"عظیم روح! ان میں کوئی سپیرن ہے جو زبردست

جادوگر ہے۔ اسی نے تمہارا روپ بدل لیا تھا میں خود دھوکا کھا گیا۔ اسے ہمارے راز کا ضرور پتہ چل گیا ہوگا کہ اگر ہمیں بہن بھائی کے سر نہ ملے تو ہم آٹھویں روز اپنے آپ ہی مر جائیں گے۔"

بدروح چپ رہی۔ اگر وہ سپیرن کوئی جادوگرنی تھی اور اس نے بدروح گاتیری کا روپ دھارا تھا تو اسے ضرور معلوم ہو چکا ہوگا کہ بدروح اور کفن پوش سپیرے کی زندگی کے صرف چھ روز باقی رہ گئے ہیں۔ وہ سانپوں والے بہن بھائی کو باہر نہیں آنے دے گی۔ بدروح کی کھوپڑی اگرچہ خالی تھی مگر وہ جادو اور شیطانی طاقت کے زور سے سوچ رہی تھی — پھر اس کے شیطانی دماغ میں ایک ہلاکت خیز شیطانی خیال آیا۔

اس نے کفن پوش سپیرے سے کہا:

"سوکھی گھاس لاؤ۔ جنگلے کے پاس جا کر اسے جمع کرو اور آگ لگا دو۔ دھواں اندر جائے گا تو ہمارا شکار اپنے آپ باہر آ جائے گا۔"

یہ بڑی خطرناک چال تھی۔ دھواں ناگ کیٹی اور سانپوں والے بہن بھائی کو باہر آنے پر مجبور کر سکتا تھا۔ کفن پوش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیپیر بھی اس ترکیب پر عش عش کر اٹھا۔ اس نے بھاگ دوڑ کر سوکھی گھاس اکٹھی کی اور لوہے کے جنگلے کے پاس اس کا ڈھیر لگا دیا۔ اس میں سوکھی لکڑیاں بھی ڈال دیں۔ بدروح نے دور سے انگلی کا اشارہ کیا اور سوکھی گھاس کے ڈھیر میں آگ لگ گئی۔

آگ کی روشنی غار کے اندر پہنچی تو ناگ اور کیٹی بھاگ کر جنگلے کے پاس آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ باہر آگ لگی ہوئی ہے اور گاڑھا دھواں اندر آ رہا ہے۔ وہ دونوں پریشان ہو گئے۔

"اب کیا ہو گا ناگ؟" کیٹی نے پریشان ہو کر پوچھا۔

ناگ بھی یہی سوچ رہا تھا کہ اب کیا کرنا چاہیے کیوں کہ دھوئیں اور آگ سے بچنا محال تھا۔ دھواں آہستہ آہستہ غار اور قبر نما کوٹھڑی میں بھرنے لگا۔ بہن بھائی بھی گھبرا گئے اور دھوئیں کی وجہ سے انہیں کھانسی شروع ہو گئی۔ ان کا دم گھٹنے لگا۔ دو گردنوں والے سانپ بھی بے چین ہو کر اپنا پھن لہرانے اور پھنکارنے لگے۔

کیٹی نے کہا:

"میں باہر جا رہی ہوں۔ میں شیر کا روپ بدل کر ان دونوں کو۔۔۔"

ناگ نے جلدی سے کہا:

"نہیں کیٹی۔ جنگلے کو مت کھولنا۔ وہ لوگ ان بچوں کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

"تو کیا ہم دھوئیں میں دم گھٹ کر مر جائیں گے یہاں پر؟"

کیٹی باہر نکلنے کے لیے بے چین ہو رہی تھی۔ دھوئیں کی وجہ سے وہ بھی کھانسنے لگی تھی۔ دھواں اس پر بہت جلدی اثر کرتا تھا۔ ناگ کی آنکھوں سے بھی پانی بہنے لگا تھا۔ کیٹی فرانسیسی جرنیل کی قبر پر بیٹھ گئی اور قبر کے پتھر پر زور سے مکا مار کر غصے میں بولی:

"ناگ! تم ہم سب کو مروا دو گے۔"

قبر پر مکا لگتے ہی اندر سے ایک آواز آئی:

"کون ہے؟"

ناگ نے کیٹی اور کیٹی نے ناگ کی طرف دیکھا۔

"یہ کس کی آواز تھی؟"

کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ یہ آواز کمزور اور ہلکی تھی جیسے کسی بند کوٹھڑی کے اندر سے آ رہی ہو۔ بہن بھائی دھوئیں کی وجہ سے نڈھال ہو رہے تھے اور بیہوش ہونے ہی والے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا:

"کیپٹن! اس قبر پر پھر مکا مارو۔"

کیپٹن نے قبر کے پتھر پر دوسری بار مکا مارا۔

آواز پھر آئی:

"کون ہے؟"

کیپٹن نے کہا:

"تم کون ہو؟ کہاں ہو؟"

آواز نے کہا:

"قبر کے اندر ہوں۔ دو سو سال سے اس قبر میں آرام کر رہا ہوں۔ تم میری قبر پر دستک دے کر مجھے کیوں بے آرام کر رہی ہو؟"

کیپٹن نے ناگ کی طرف دیکھ کر اسے اشارہ کیا۔

ناگ نے کہا:

"کیا تم فرانسیسی جرنیل ہو؟"

"ہاں! تم نے میری قبر پر لگا ہوا کتبہ نہیں پڑھا؟ لوگ اپنے گھروں کے باہر اپنے نام کی تختی لگاتے ہیں۔ میں نے اسی لیے اپنی قبر کے باہر اپنے نام کا کتبہ لگوا لیا تھا۔ تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟ اور میری قبر پر بار بار مکے کیوں

مار رہے ہو؟"

کیپٹن نے کہا:

"اے نیک دل روح! ہم بڑی مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ دشمن ہمارا پیچھا کر رہا ہے۔ ہم نے تمہاری قبر کے پاس پناہ لی تھی لیکن دشمن نے جنگلے کے باہر آگ لگا دی ہے جس کا دھواں ہمیں یہاں سے نکلنے پر مجبور کر رہا ہے۔ ہم باہر گئے تو دشمن ہمیں مار ڈالے گا۔"

قبر میں سے جرنیل کی آواز آئی:

"کس کو اتنی جرأت ہوئی ہے کہ وہ میرے پاس آئے ہوئے میرے مہمانوں کو پریشان کرے!"

ناگ نے کہا:

"ہمارا دشمن بڑا خونخوار ہے اور جادوگر بھی ہے۔"

قبر سے جرنیل نے کہا:

"بڑے سے بڑا جادوگر بھی تمہارا بال بیکا نہیں کر سکتا۔"

کیپٹن نے کہا:

"لیکن سارا مقبرے میں دھواں بھر رہا ہے۔ اگر آپ نے ہماری مدد نہ کی تو ہم دم گھٹ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاننے سے مر جائیں گے۔"

قبر میں سے جرنیل نے کہا:

"کیا نہیں ہو گا۔"

ناگ بولا:

"مگر سر: کیا ہو رہا ہے۔ دھواں ہمارا سانس روکنے لگا ہے۔"

قبر کا جرنیل کہنے لگا:

"ایسا کرو۔ میری قبر کے سرہانے کی جانب کھڑے ہو کر دو قدم دیوار کی طرف بڑھو۔ وہاں تمہیں فرش پر مٹی کے نیچے ایک تختہ ملے گا۔ اسے اُٹھاؤ گے تو سیڑھیاں نیچے جا رہی ہوں گی۔ سیڑھیاں اُتر جانا۔ تم ایک سرنگ میں پہنچ جاؤ گے۔ یہ سرنگ تمہیں پانڈی چری کے پرانے قلعے میں پہنچا دے گی۔ اور سنو ـــ دوبارا میری قبر پر مکا نہ مارنا میں آرام کر رہا ہوں۔ یہ وقت میرے آرام کرنے کا ہے۔ اب جاؤ۔"

ناگ لپک کر قبر کے سرہانے کی طرف گیا۔ وہاں سے دو قدم جا کر اس نے فرش پر سے مٹی ہٹائی تو

نیچے ایک تختہ لگا ہوا تھا۔ کیٹی اور ناگ نے مل کر تختہ اوپر اُٹھا دیا۔ نیچے سیڑھیاں جا رہی تھیں۔ بے چارے سانپوں والے بہن بھائی بد حال ہو چکے تھے۔ دھواں انہیں بے ہوش کرنے ہی والا تھا۔ کیٹی نے جلدی سے دونوں کو آواز دے کر کہا کہ سیڑھیوں میں اُتر جائیں۔ کیونکہ پھنکارتے ہوئے سانپوں کی وجہ سے وہ بھی ان کے زیادہ قریب نہیں جاتی تھی۔

سانپوں والے بہن بھائی جلدی سے اُٹھے اور سیڑھیوں میں اُتر گئے۔

اس کے بعد ناگ اور کیٹی بھی نیچے اُتر گئے۔ سرنگ کے اندر سے تازہ اور ٹھنڈی ہوا آ رہی تھی۔ ان کو کچھ حوصلہ ہوا اور تازہ آکسیجن نے ان کے دل و دماغ کو پھر سے قائم کر دیا۔

ناگ نے کہا:

"تختے کو برابر کر کے بند کر دو۔"

کیٹی نے فوراً فرش کے اوپر تختہ دوبارا جما کر اس کا سوراخ بند کر دیا۔ سیڑھیوں میں تاریکی چھائی تھی مگر تازہ ہوا کسی طرف سے آ رہی تھی۔ اندھیرے میں کیٹی صاف دیکھ رہی تھی۔ اس نے سانپوں والے بہن بھائی کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنے اور ناگ کے درمیان بین کر رکھا تھا تا کہ ان کی پوری پوری حفاظت کی جائے۔ کیٹی سرنگ میں آگے آگے چل رہی تھی۔

سرنگ تنگ تھی مگر اس کی چھت اونچی تھی۔ یہ زمین کے اندر بنائی گئی تھی اور فضا میں گیلی مٹی کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

ناگ کہنے لگا:

"کیٹی بہن! خدا معلوم یہ سرنگ کتنی لمبی ہے؟"

کیٹی بولی:

"میرا خیال ہے پانڈی چری کا گاؤں یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔"

ناگ نے کہا:

"کسی زمانے میں پانڈی چری پر فرانسیسیوں کا قبضہ تھا۔ یہ شہر فرانس والوں نے بسایا تھا۔ مگر اب وہاں کوئی آبادی نہیں اور قلعہ ویران پڑا ہے۔"

وہ چاروں سرنگ کے اندر چلتے چلے گئے۔

وقت گزرتا گیا۔ بدروح کانیری درخت کے نیچے کھڑی تھی۔ جنگلے کے پاس جلایا ہوا گھاس جل رہا تھا اور تہہ خانے سے دھوئیں کے بادل باہر نکل رہے

تھے۔ بدروح ٹکٹکی باندھے جنگلے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

کفن پوش نے کہا:

"عظیم بدروح! تہہ خانہ تو دھوئیں سے بھر گیا ہے۔ وہ لوگ ابھی تک باہر کیوں نہیں نکلے؟"

بدروح نے ہاتھ کے اشارہ سے کہا کہ آگ اور تیز کر دو۔ کفن پوش نے آگ میں اور لکڑیاں اور سوکھی گھاس ڈال دی۔ آگ کے شعلے ایک بار پھر بھڑک اٹھے

آدھا گھنٹہ گزر گیا۔ دوسری بار جلائی ہوئی آگ بھی بجھ گئی۔ بدروح پریشان ہونے لگی تھی۔ اتنے دھوئیں کے باوجود تہہ خانے میں سے کوئی باہر نہ نکلا تھا۔ اس نے کفن پوش سے کہا:

"اندر جا کر معلوم کرو کہ وہ لوگ کہاں ہیں؟"

کفن پوش نے سر جھکا کر کہا:

"جو حکم کالی دیوی! مگر میں اندر کیسے جاؤں گا۔ میں یہ لوہے کا جنگلہ نہیں توڑ سکتا۔"

بدروح نے کہا:

"ٹھہرو۔ میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔"

پیپیرا جلدی سے بولا:

"مگر عظیم بدروح! جنگلے پر لوہا....."

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بدروح نے کہا:

"آگ نے لوہے کے زنگار کو اتار دیا ہے۔ مجھے زنگار کی بُو نہیں آ رہی۔"

اور بدروح کفن پوش مردے کو لے کر جنگلے کے پاس آ گئی۔ اس بار اسے کوئی جھٹکا نہیں لگا تھا۔ لیکن یہ دیکھ کر وہ جھنجلا گئی کہ غار کے اندر سے اس کے ان سانپوں کی بھی بُو نہیں آ رہی تھی جو اس نے دونوں بہن بھائی کے گلے میں ڈالے تھے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اندر یا تو سب مر چکے ہیں اور یا پھر اندر ہی اندر کہیں فرار ہو گئے ہیں۔ مگر اندر ہی اندر سے وہ کیسے اور کہاں فرار ہو سکتے تھے۔ بدروح گاتیری نے لوہے کے جنگلے پر اپنا ہڈیوں بھرا ہاتھ رکھا ہی تھا کہ جنگلا اپنے آپ کھل گیا اور وہ دونوں فوراً اندر داخل ہو گئے۔ غار میں اب دھواں نہیں بھرا ہوا تھا۔ جب وہ فرانسیسی جرنیل کی قبر کے پاس پہنچے تو انہیں چاروں مفرور قیدیوں کے پاؤں کے نشان صاف نظر آئے۔

بدروح ان نشانوں کو اندھیرے میں اچھی طرح سے دیکھ رہی تھی۔ یہ نشان قبر کے سرہانے کی طرف آ کر غائب ہو گئے تھے۔ اس نے آہستہ سے کہا:

"ہمارا شکار اس جگہ گم ہوا ہے اور یہ چار انسانوں کے قدموں کے نشان ہیں۔ دو بہن بھائی — ایک پیبرن اور چوتھا کون ہو سکتا ہے؟"

کفن پوش پیبرے نے کہا:

"ہو سکتا ہے ان کا کوئی ملازم ہو۔ بہرحال ہمیں ان سے کیا۔ ہمیں تو اپنی جان بچانے کی فکر کرنی چاہیے۔"

بدروح کہنے لگی:

"ابھی ہمارے مرنے میں پانچ دن رہتے ہیں۔ یہ چھٹا دن تو گزر رہا ہے۔"

پیبرا بولا:

"ہمیں ابھی پیبرن اور بہن بھائیوں کو تلاش کر کے ان کے سر دھڑ سے الگ کر دینے چاہئیں۔"

بدروح نے ایک جگہ فرش پر پاؤں مارا تو وہاں سے فرش کھوکھلا سنائی دیا۔ اس نے اسی جگہ اشارہ کر کے کہا:

"یہاں سے کھودو زمین۔"

کفن پوش نے مٹی ہٹائی تو ایسا لگا کہ یہاں پہلے بھی کسی نے ہاتھ لگائے تھے۔ اچانک ایک تختہ نکل آیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تختہ ہٹایا تو نیچے سیڑھیوں والا تنگ سا راستہ اُتر رہا تھا۔
بدروح نے چیخ کر کہا:
"وہ اسی تہہ خانے میں گئے ہیں۔ نیچے چلو جلدی۔"
اور وہ دونوں سیڑھیاں اُتر کر سرنگ میں آ گئے۔
بدروح نے کھوپڑی اوپر اٹھا کر ناک اونچی کر کے
زور سے سانس کھینچا اور چلّا اٹھی:
"سانپوں کی بُو آ رہی ہے۔ وہ ادھر ہی گئے ہیں۔"
اور انہوں نے سرنگ میں آگے بڑھنا شروع کیا۔

○

کیٹی ناگ اور سانپوں والے بہن بھائی سرنگ میں
آگے نکل چکے تھے اور اب انہیں سرنگ میں دور آگے
روشنی نظر آ رہی تھی۔ یہ روشنی دن کی روشنی تھی اور اس
مقام سے آ رہی تھی جہاں یہ سرنگ پانڈی چری کے
قلعے میں داخل ہوئی تھی۔
روشنی بڑھتی جا رہی تھی۔ سرنگ کا اندھیرا دور ہو رہا تھا
پھر وہ سرنگ سے باہر نکل آئے۔ انہوں نے دیکھا
کہ وہ قلعے کی ایک پرانی ٹوٹی پھوٹی بارہ دری میں تھے
جس کی چھت ڈھے چکی تھی۔ اردگرد چار دیواری تھی جس ا

جنگلی بیل چڑھی ہوئی تھی۔ آسمان صاف نظر آ رہا تھا۔
ت کی بارش کی وجہ سے دیواریں گیلی ہو رہی تھیں۔
ناگ نے کہا:
"ہمیں اسی قلعے میں کسی جگہ ان بہن بھائی کو چھپا
کر رکھنا چاہیے تاکہ کچھ دن گذر جائیں۔"
کیٹی نے بہن بھائیوں کی طرف دیکھا۔ وہ ساتھ ساتھ
ے تھے۔ سانپ ان کی گردنوں میں لپٹے ہوئے تھے
اپنے سر اوپر اُٹھائے لہرا رہے تھے۔ دونوں بہن بھائیوں
ے ہونٹ خشک تھے۔ کیٹی نے ان سے پوچھا:
"بھوک لگی ہے تمہیں؟"
دونوں نے آہستہ سے سر ہلا کر کہا کہ ہاں انہیں بھوک
ہے۔
کیٹی بولی:
"ناگ بھیّا! یہ قلعہ کافی پرانا اور وسیع لگ رہا ہے
میرا خیال ہے کہ یہاں کوئی ایسی جگہ ہمیں مل
جائے گی جہاں ہم ان بچوں کو کچھ روز کے لیے
چھپائے رکھیں گے۔"
ناگ بولا:
"اور پانی اور جنگلی پھل یہاں اردگرد کے جنگل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہیں مل جائے گا؟"

کیپٹن نے کہا:

"وہ میں لے آؤں گی۔ سب سے پہلے چل کر کوئی ایسی خفیہ جگہ تلاش کرتے ہیں جہاں ان بہن بھائی کو چھپایا جا سکے۔"

وہ چار دیواری سے باہر نکلے تو سامنے ایک چھوٹا سا تختہ تھا جس میں پتھر، روڑے اور سوکھی گھاس کے گچھے بکھرے پڑے تھے۔ ایک چھوٹی سی گلی سامنے والی دیوار کے ساتھ آگے قلعے کے اندر جاتی تھی۔ اس گلی میں سے گذر کر وہ ایک جگہ سے سیڑھیاں اتر کر نچلے تختے میں آ گئے۔ یہاں ایک برج کی سیڑھی تھی۔ اس سیڑھی کے نیچے ایک سرخ پتھر کا حوض بنا ہوا تھا جو خالی تھا اور اس میں چھت سے گرا ہوا پلستر بکھرا ہوا تھا۔

ناگ نے کہا:

"کسی زمانے میں یہاں نازک اندام شہزادیاں نہایا کرتی تھیں۔ آج یہاں خاک اڑ رہی ہے۔"

کیپٹن نے کہا:

"تمہاری دنیا کی تاریخ بڑی عبرت ناک ہے ناگ!"

ناگ بولا:

"اور کیا تمہاری دنیا کی کوئی تاریخ نہیں ہے؟"

کیپٹن بولی:

"میں خلا کے ایک دور دراز سیارے کی مخلوق ہوں۔ ہمارے ہاں کوئی تاریخی کھنڈر نہیں ہوتے۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ یہ جگہ چھپنے کے لیے بالکل ٹھیک رہے گی۔"

اس نے دونوں بہن بھائی سے کہا:

"تم یہاں آرام سے بیٹھو۔ میں تمہارے لیے باہر سے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔"

ناگ نے کہا:

"اور میرے لیے بھی لیتی آنا۔ اگر تمہاری مل جائے تو بہت اچھا ہے۔"

کیپٹن نے مسکرا کر کہا:

"لاہور میں رہ کر تمہیں بھی تمہاری بہت یاد آنے لگی ہے مگر افسوس یہاں تو جنگلی پھل ہی ملیں گے۔ وہ بھی اگر مل گئے۔ نہیں تو گھاس کھانا پڑے گا۔"

ناگ ہنس دیا:

"بہن اگر بھائی کو گھاس بھی کھلا دے تو وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سونا بن جاتا ہے۔"

کیٹی جھنجھلاتی ہوئی سرخ پتھروں والے حمام سے نکل کر اوپر والے تختے پر آ گئی۔ یہاں کوئی درخت نہیں تھا۔ وہ چلتی چلتی قلعے سے باہر آ گئی۔ ایک اسے کچھ درخت نظر آئے۔ یہاں ایک پرانی باؤلی اور درختوں پر چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے کیلوں کے گچھے لٹک رہے تھے۔ کیٹی بڑی خوش ہوئی وہ گچھے ان کے لیے کئی روز کی خوراک مہیا کر سکتے۔ اس نے گچھے توڑ کر کاندھے پر ڈالے۔ کیلے کے کا بڑا سا دونا بنا کر اس میں پانی بھرا اور لے واپس آ گئی۔

سانپوں والے بہن بھائی اور ناگ نے بڑے مزے سے زرد کیلے کھائے اور پانی پیا۔ پھر ناگ نے کہا
"اب میں جا کر اور کیلے لاتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ کہیں سے کوئی ٹوٹا پھوٹا پرانا پیالہ یا پتھر کا گھڑا مل جائے تاکہ اس میں پانی جمع کر کے رکھ لیا جائے۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے ہمیں دو چار روز یہاں رہنا پڑے اور بدروح یہاں بھی ہمارا پیچھا کرتے آ جائے۔"

ناگ باہر نکل گیا۔ اسے قلعے کے ایک کونے کے کونے میں پڑا ہوا پرانا پیالہ مل گیا۔ جسے شاید قلعے کی دیوار پر جانوروں کے پانی پلانے کے لیے رکھا جاتا ہوگا اس پیالے کا ایک کنارا تھوڑا سا ٹوٹ گیا تھا۔ مگر یہ کام دے سکتا تھا۔ ناگ نے اس پیالے میں پانی بھرا اور کیلوں کے دس بارہ اور گچھے توڑ کر کاندھے پر رکھے اور سرخ پتھروں والے حمام میں لا کر رکھ دیئے۔

کیٹی نے کہا:

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ان بچوں کو لے کر در بدر پھرنے کی بجائے اسی جگہ باقی دن گزار دینے چاہئیں۔ اب صرف چھ دن تو باقی رہ گئے ہیں بدروح گاتیری اور کفن پوش مُردے کی ہلاکت میں۔"

ناگ بولا:

"خیال تو بڑا مناسب ہے۔ لیکن بدروح یہاں پہنچ سکتی ہے۔ کیوں کہ یہاں تو تم نے کوئی جنتر نہیں لگا ہوا۔"

کیٹی خاموش ہو گئی۔

ناگ نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بہرحال ہم اس دروازے کو پتھروں اور گھاس پھونس سے چھپا دیں گے۔ یہ خطرہ تو ہمیں مول لینا ہی پڑے گا۔ کیوں کہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ اب ہمیں خدا کے بھروسے پہ اسی جگہ رہنا ہو گا۔"

کیٹی نے کہا:

"کیوں نہ ہم کسی شہر میں چلے چلیں؟"

ناگ بولا:

"پہلی بات تو یہ ہے کہ شہر یہاں سے کافی فاصلے پر ہے اور پھر شہر میں لے جانے سے ہمارے لیے کئی مسئلے پیدا ہو جائیں گے اور بدروح کاتیری اور کفن پوش سپیرا ہم پر بڑی آسانی سے اپنا جادو چلا سکیں گے۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ کیوں کہ بدروح ضرور ہمارے پیچھے پیچھے چلی آ رہی ہو گی۔ اگر ہم اس قلعے سے نکلے تو ہو سکتا ہے راستے میں ہی بدروح کا شکار بن جائیں۔ وہ ہمیں تو شاید معاف کر دے مگر ان دونوں بہن بھائی کو ہر حالت میں ہلاک کر دے گی۔

کیوں کہ یہ اس کی زندگی اور موت کا سوال ہے ان دونوں بچوں کی زندگیاں بچانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اسی جگہ چھپ کر باقی وقت گزار دیں یہاں تک کہ بدروح اور کفن پوش اپنی آپ مر جائیں۔"

ناگ اور کیٹی نے مل کر سرخ پتھروں والے حمام کے دروازے کو اینٹیں پتھر اور گھاس پھونس سے ڈھانپ دیا۔ صرف ایک جگہ باہر نکلنے کے لیے چھوٹا سوراخ رکھ لیا۔ جس میں سے رینگ کر وہ باہر آ جا سکتے تھے۔

اس سارے کام میں انہیں دو گھنٹے لگ گئے تھے۔

اس عرصے میں بدروح کاتیری اور کفن پوش سپیرا بھی سرنگ سے باہر قلعے میں نکل آئے تھے۔ سرخ پتھروں والے حمام کی دیوار بند کر دینے سے بدروح کو اس کے سانپوں کی بُو نہیں آ رہی تھی۔ وہ دونوں بدروحیں قلعے میں اِدھر اُدھر بھٹکنے لگیں۔ انہیں کسی جگہ سے بھی سانپوں کی بُو نہیں آ رہی تھی۔ بدروح قلعے کے سب سے اوپر والے تختے میں جا کر ایک بُرج میں کھڑی ہو گئی۔

دوسری طرف دریا بہہ رہا تھا۔ اس نے کفن پوش سے کہا:

"مجھے سرنگ میں برابر سانپوں کی بُو آ رہی تھی۔

یہاں آ لینے کے بعد ان کی بُو آنا بند ہو گئی ہے۔

کفن پوش نے کہا :

"کیا وہ یہاں سے نکل کر دریا پار تو نہیں کر گئے ؟"

بدروح ساکت آنکھ سے دریا کی طرف تکنے لگی ۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ ۔ ایک انوکھی مگر پُراسرار دنیا میں

پھر اس نے دریا کی طرف اشارہ کر کے کہا :

"دریا پار چل کر اپنے شکار کو دیکھیں گے ۔"

بدروح گا تیری اور کفن پوش پیپرا پرانے قلعے کے کھنڈروں سے نکل کر دریا کی طرف چلے ۔ دریا قلعے کے پیچھے سے ہو کر بہہ رہا تھا ۔ دریا پر جا کر وہ پانی میں اتر گئے اور دوسرے کنارے کی طرف تیرنا شروع کر دیا ۔

ناگ ، کیٹی اور سانپوں والے بہن بھائی قلعے کے نچلے تختے میں سرخ پتھروں والے حمام میں چھپے بیٹھے تھے ۔ بہن بھائی اسی طرح چپ سادھے بیٹھے نیم روشن دیواروں کو اداس نظروں سے تک رہے تھے ۔ وہ رونا چاہتے تھے مگر ان کے آنسو خشک تھے ۔ ان کی آوازیں بند تھیں ۔ ناگ اور کیٹی کو ان کی طرف دیکھ کر بڑا ترس آتا تھا ۔ وہ ان کی بے بسی کو خوب جانتے تھے مگر وہ بھی ان کی جانیں بچانے کے لیے ہی کوشش کر رہے تھے ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا:

"دن گذر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے شام تک بدروح یہاں بھی پہنچ کر ہماری ناکہ بندی کر دے۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ میں کیلے کے پتوں کا دونا بنا کر باؤلی سے تھوڑا سا پانی اور لے آؤں۔"

کیٹی نے کہا:

"اگر بدروح کو پتہ چل گیا کہ ہم یہاں ہیں تو اس بار اسے ہماری ناکہ بندی کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، کیوں کہ باہر کوئی زنگار لگا جنگلہ نہیں ہے بلکہ دیوار ہے اور وہ دیوار کو بڑی آسانی سے توڑ ڈالے گی۔ پھر تو میرا اور اس کا کھلا مقابلہ ہو گا چاہے میں شیر بن جاؤں چاہے ہاتھی بن کر اس کا مقابلہ کروں۔"

ناگ کہنے لگا:

"اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اگر وہ یہاں نہ بھی آئے تب بھی ہمیں چاہیے کہ اب پانچ دن یہاں پر ہی گذار دیں تا کہ بدروح اور کفن پوش سپیرے کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو جائے۔ ادھر اُدھر ان بچوں کو لے کر در بدر

پھرتے رہے تو خطرہ ہے کہ بدروح ان پر حملہ کر دے گی۔ اس لیے میں جا کر تھوڑا بہت پانی لے آتا ہوں ہو سکتا ہے پھر موقع نہ مل سکے۔"

"جیسے تمہاری مرضی" کیٹی نے کہا،

اور ناگ سوراخ میں سے رینگ کر باہر نکل گیا۔ کیٹی نے ناگ کے جاتے ہی سوراخ کو پتھروں اور گھاس پھونس سے ڈھانپ دیا۔

ناگ پچھلے تختے سے نکل کر قلعے کی باؤلی پر آ گیا۔ اس نے کیلے کے دو بڑے بڑے سبز پتے توڑے اور ان کا دونا بنا کر باؤلی میں سے پانی لینے کے لیے جھکا ہی تھا کہ اس کا پاؤں پھسلا اور وہ باؤلی میں گر پڑا۔ باؤلی ایک طرح کا چھوٹا سا کنواں ہوتا ہے۔ مگر فرق یہ ہوتا ہے کہ کنوئیں کا پانی تو بہت نیچے جا کر ہوتا ہے مگر باؤلی کا پانی اوپر سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔

باؤلی کے پانی میں گرنا کوئی خطرناک بات نہیں ہوتی اور انسان بڑے آرام سے باہر نکل سکتا ہے۔ لیکن ناگ کے ساتھ ایسا ہوا کہ باؤلی میں گرتے ہی وہ بے ہوش ہو گیا۔ لیکن ایک ہلکا سا احساس اس کے ذہن میں بیدار تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی شے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے پانی کے اندر نیچے کی طرف کھینچ رہا ہے۔ وہ نیچے ہی نیچے اترتا چلا جا رہا تھا۔

پھر اسے یوں لگا جیسے اس کا جسم سیدھا ہو گیا ہے اور اس کے پاؤں زمین کے ساتھ لگ گئے۔

ناگ کو ہوش آ گیا تھا۔ مگر اس کی آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں۔ پھر کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ایک طرف چلانا شروع کیا۔ ناگ نے بولنا چاہا مگر اس کی آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔ اس کے جسم کے ساتھ پانی نہیں لگ رہا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ باؤلی کے اندر ہی اندر سے ہو کر وہ کسی خشک جگہ پر پہنچ گیا تھا۔

پوشیدہ پُر اسرار ہاتھ اسے لے کر آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ یہ ہاتھ کسی عورت کا ہاتھ لگتا تھا۔ کیوں کہ وہ نرم اور نازک تھا۔ ناگ نے زمین کو محسوس کیا کہ وہ بھی نرم تھی اور اسے اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی نرم نرم قالین پر چل رہا ہے۔ ایک جگہ پہنچ کر پوشیدہ پراسرار ہاتھ نے اسے چھوڑ دیا۔ ناگ کی آنکھیں اب بھی نہیں کھل رہی تھیں اور آواز بند تھی۔

مگر اب اسے کانوں میں موسیقی کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے کوئی قریب ہی بربط بجا رہا ہو۔ اس قسم

کی موسیقی ناگ نے چار ہزار برس پہلے مصر اور یونان کے اہرام گھروں میں سنی تھی۔

پھر ایک عورت کی سُریلی آواز آئی:

"آنکھیں کھول دو ناگ!"

ناگ نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ وہ آنکھیں کھول سکتا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایک خوب صورت عالی شان محل کے بہت بڑے کمرے میں کھڑا ہے دیواروں پر ریشمی قالین پڑے ہیں جن پر زمرد اور لعل و جواہر جڑے ہوئے ہیں۔ چھت پر سونے کے فانوس لٹکے ہوئے ہیں۔ قیمتی قالینوں کا فرش بچھا ہے۔ ایک خوبصورت شہزادی جس کے سیاہ بال شانوں پر بکھرے ہیں درمیان میں ایک حوض میں بیٹھی نہا رہی ہے۔ ایک کنیز حوض کے سنگِ مرمر کے کنارے پر مور کی طرح کی بنی ہوئی کرسی پر بیٹھی بربط بجا رہی ہے۔

ناگ نے منہ دوسری طرف کر لیا۔ حوض میں نہانے والی شہزادی نے کہا:

"تم میری طرف دیکھ سکتے ہو۔ میں جھاگ والے پانی کے اندر ہوں!"

پھر بھی ناگ نیچی نظریں کر کے بولا۔ اب اس کی آواز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی واپس آ گئی تھی۔

"تم کون ہو۔ میں کہاں آ گیا ہوں؟ تم میرا نام کیسے جانتی ہو؟"

شہزادی نے اپنے سیاہ ریشمی بالوں میں سونے کی کنگھی پھیرتے ہوئے کہا:

"تم نے ایک ہی وقت میں تین سوال کر ڈالے ہیں تمہارے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں تمہارے نام سے واقف ہوں۔ میں تمہیں جانتی ہوں۔ میں نے آج سے تین ہزار سال پہلے ملک یونان کے شہر کورنتھ کے ایک شاہی محل میں دیکھا تھا جب میں اس محل کی شہزادی تھی اور تم میرے خاوند کا علاج کرنے آئے تھے۔"

ناگ بت بنا شہزادی کی باتیں سن رہا تھا۔ کیا تاریخ نے اسے ایک بار پھر جھٹکا دے کر کہیں سے کہیں پہنچا دیا تھا۔ اس نے پوچھا:

"یہ جگہ کون سی ہے؟ میں تو باؤلی پہ پانی لینے آیا تھا کہ پاؤں پھسل گیا اور باؤلی میں گر پڑا۔ اس باؤلی کے اندر یہ محل کہاں سے آ گیا ہے؟"

شہزادی مسکرانے لگی۔ وہ بڑے مزے سے اپنے لمبے

بالوں میں کنگھی کر رہی تھی۔ کنیز بربط بجا رہی تھی۔

شہزادی نے ناگ کی طرف دیکھا اور کہا:

"ناگ! میرا نام سلومی ہے۔ میں کبھی مصر کے سب سے بڑے کاہن کی بیٹی تھی۔ میرے باپ نے میری شادی فرعون سے کر دی۔ جب میرا باپ مرنے لگا تو اس نے میری طرف دیکھ کر کہا کہ بیٹی! تم اتنی پیاری ہو کہ میں نہیں چاہتا کہ ایک روز تم بھی میری طرح بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ ـــــ پھر اس نے مجھے ایک سفوف پانی میں گھول کر پلایا اور کہا کہ میں کبھی نہیں مروں گی اور ہمیشہ ـــــ ہر دور میں زندہ رہوں گی۔ زمین کے اندر اور زمین کے اوپر میں ہمیشہ شاہی محلات میں شہزادی بن کر زندگی بسر کروں گی اور مجھے زمین کے اندر اور باہر ـــــ دونوں کا علم ہو گا ـــــ پھر فرعون بھی مر گیا۔ اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا۔ وہ بھی بوڑھا ہو کر مر گیا۔ مگر میں بوڑھی نہ ہوئی میں جوان رہی۔ اور یونان چلی گئی۔ یہاں میرے حسن کا چرچا ہونے لگا اور یونان کے ایک شہر کورنتھ کے بادشاہ نے مجھ سے شادی کر لی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر وہ بھی مر گیا۔ وقت گذرتا چلا گیا۔ میں زندہ رہی۔ بادشاہ مرتے گئے۔ یہاں تک کہ دنیا میں کوئی بادشاہ باقی نہ رہا۔ محل کھنڈر بن گئے۔ قلعوں میں الو بولنے لگے۔ نیا ماڈرن زمانہ آ گیا۔ مگر میں کسی بادشاہ سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ کسی ایسے بادشاہ سے جو مجھے چھوڑ کر مر نہ جائے بلکہ میری طرح ہمیشہ زندہ اور جوان رہے۔ میں نے اس پرانے قلعے کی باؤلی کے نیچے اپنا شاندار محل تعمیر کروایا اور کسی ایسے انسان کا انتظار کرنے لگی جو میری طرح مر نہ سکتا ہو اور میری طرح قیامت تک جوان رہنے اور زندہ رہنے کے لیے پیدا ہوا ہو۔ اور جس کے ساتھ شادی کر کے میں اسے اپنے محل میں بادشاہ بنا کر رکھوں اور خود اس کی ملکہ بن کر قیامت تک کے لیے خوشیاں خرید لوں ــــ میں حوض میں نہا رہی تھی۔ کنیز بربط پر نغمہ چھیڑے ہوئے تھی کہ مجھے باؤلی پر تمہاری شکل دکھائی دی میں ایک مدت سے تمہاری تلاش میں تھی۔ کیونکہ مجھے علم ہو چکا تھا کہ تم سانپ ہو اور اب

انسان کی شکل میں زندہ ہو اور ہمیشہ زندہ رہو گے پس جونہی تم باؤلی پر جھکے۔ میں نے اپنے باپ کے خاص مؤکل کو جو ایک پُراسرار عورت ہے اور ہمیشہ میری حفاظت کرتی ہے اور کسی کے سامنے نہیں آتی کہا کہ ناگ کو میرے پاس لے آئے ــــ اور وہ تمہیں میرے پاس لے آئی اب میں تم سے شادی کروں گی۔ اور ہم بادشاہ اور ملکہ بن کر جب تک یہ دنیا قائم ہے اس وقت تک اس محل میں ہنسی خوشی زندگی بسر کریں گے۔

اس پراسرار شہزادی سومی کی کتھا کہانی سن کر ناگ کے ہوش اُڑ گئے۔ یہ اسے کس چکر میں پھنسا رہی تھی۔ وہ بھلا کسی سے شادی کر سکتا تھا؟ اور پھر ایسی شادی کہ جس کے بعد وہ ایک جادوئی محل میں قیامت تک کے لیے قید کر لیا جائے۔ مگر وہ پھنس چکا تھا اور اس کے پاس اپنی کوئی طاقت نہیں تھی۔ اس لیے یہاں بہت سوچ سمجھ کی ضرورت تھی۔

اس نے مسکرا کر کہا:

شہزادی سومی! یہ میری خوش نصیبی ہے کہ تم مجھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے شادی کر کے مجھے اس محل کا بادشاہ بنا
رہی ہو۔ لیکن میں وہ آدمی نہیں رہا جس کی تمہیں
تلاش تھی۔"
"کیا مطلب؟" شہزادی نے آنکھیں اٹھا کر پوچھا،
ناگ نے کہا:
"میں اب وہ ناگ نہیں ہوں جو کبھی مر نہیں
سکتا۔ میری ساری طاقت چھین لی گئی ہے اور
میں بھی دوسرے عام انسانوں کی طرح ایک کمزور
انسان ہوں اور وقت آنے . مجھے بھی موت
آ جائے گی اور تمہارا ساتھ . . مر جاؤں گا۔"
شہزادی سلومی بڑی ادا سے مسکرائی اور کنول کے سفید
پھول سے اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے
بولی:
"ناگ! شاید تمہیں معلوم نہیں کہ میرے جادوگر
باپ نے مجھے جو مؤکل عورت دی ہے اس
کی طاقت میں بہت کچھ ہے۔ یہاں آنے
سے پہلے اس نے تمہاری ساری طاقتیں تمہیں
واپس کر دی تھیں۔ اب تم وہی پہلے والے ناگ
ہو اور سانس چڑھا کر جو شکل چاہے بدل سکتے

ہو۔ تم ناگ دیوتا ہو اور دنیا کے سارے سانپ
تمہارے آگے سر جھکانا اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں
اب تو تم خوش ہو گئے میرا خیال ہے۔"
ناگ نے کہا:
"میں تمہارا شکر گزار ہوں شہزادی صاحبہ کہ آپ
نے اپنی مؤکل کے ذریعے مجھے میری ساری
طاقت واپس کر دی۔ کیا میں اپنی طاقت کو
آزما سکتا ہوں؟"
شہزادی سلومی مسکرائی۔ ناگ کی طرف دیکھا اور کہا:
"ہاں — تم اپنی طاقت کو آزما سکتے ہو، لیکن
ایک بات ہمیشہ کے لیے سمجھ رکھو کہ تم کسی
شکل میں، کسی صورت میں بھی اس محل سے باہر
نہیں جا سکو گے — اب تم اپنی طاقت کو آزماؤ۔"
ناگ کے لیے طاقت کا واپس ملنا بڑی خوشی کی
ت تھی لیکن یہ سن کر وہ دل ہی دل میں پریشان ہوا
کہ وہ اس محل سے باہر نہیں جا سکتا تھا۔ کیوں کہ
وہ اس شہزادی کے حیرت انگیز اور طاقت ور جادو
کا قائل ہو چکا تھا۔ اس کا باپ مصر کا کوئی بہت
ی زبردست جادوگر کاہن تھا جس نے اپنی بیٹی کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہمیشہ کے لیے زندہ کر کے اس کے گرد ایک پُراسرار مؤکل عورت کا پہرہ بٹھا دیا تھا۔ اس نے سانس اوپر کھینچا اور دوسرے لمحے وہ ایک زہریلا پھن دار سانپ بن کر قالین پر کنڈلی مارے بیٹھا اپنی لال لال آنکھوں سے شہزادی کو تک رہا تھا۔ حیرانی کی بات یہ تھی کہ شہزادی اور اس کی کنیز دونوں میں سے کوئی بھی اس کے سانپ بن جانے سے خوف زدہ نہیں ہوئی تھی۔ کنیز اسی طرح بڑے اطمینان سے بربط بجا رہی تھی۔ اور شہزادی حوض میں نہاتے ہوئے اسی طرح مسکرا رہی تھی جیسے انہیں پکا یقین ہو کہ سانپ انہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ناگ نے سوچا کہ اسے ایک بار وہاں سے نکلنے کی کوشش تو کرنی چاہیے۔ یہ سوچ کر وہ آہستہ سے شہزادی کی طرف بڑھا وہ حوض کے کنارے آیا تو اسے اتنے زور کا جھٹکا لگا کہ قلا بازی کھا کر پیچھے گر پڑا۔

شہزادی اب بھی مسکرا رہی تھی، کہنے لگی:

"ناگ! اگر دوسری بار تم نے مجھ پر حملہ کرنے کا دل میں ارادہ کیا تو میں تمہاری ساری طاقت تم سے چھین لوں گی اور پھر تم ایک کمزور انسان بن کر ہمیشہ کے لیے میرے محل کے قید خانے

میں سڑتے رہو گے۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ تم اپنی پوری طاقت کے ساتھ بادشاہ بن کر میرے ساتھ رہو؟"

ناگ نے سانس کھینچا اور پھر انسانی شکل میں آ گیا۔ وہ اس خیال سے شرمندہ ہو رہا تھا کہ شہزادی کو اس کی نیت کا پتہ چل گیا تھا۔ کہنے لگا:

"شہزادی سلومی! آخر میں انسان ہوں۔ تم اچانک مجھے یہاں کھینچ لائی ہو۔ اوپر کی دنیا میں میری کچھ ذمے داریاں تھیں جو میں نے ادا کرنی تھیں۔ اس لیے اگر میں نے تمہیں ہلاک کر کے یہاں سے فرار ہونے کا ارادہ کیا تو کچھ برا نہیں کیا۔"

شہزادی سنجیدہ ہو گئی کہنے لگی۔

"اگر یہ ارادہ تم نے دوبارہ کیا تو میں تمہیں تمہاری طاقت واپس چھین کر محل کے سب سے نچلے قید خانے میں ڈال دوں گی جہاں سے تم قیامت تک باہر نہ نکل سکو گے۔"

ناگ جانتا تھا کہ یہ عورت ایسا کر سکتی ہے، کیوں کہ ایک تو اس کے باپ کا جادو اس کی حفاظت کرتا ہے دوسرے اس کے پاس جو پُراسرار مؤکل عورت ہے وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے کوئی نقصان نہیں پہنچنے دیتی۔ ناگ نے دل میں سوچا کہ اگر وہ یہاں سے فرار ہونا چاہتا ہے تو اسے اس پُراسرار مؤکل عورت کو اپنے دام میں پھنسانا ہو گا اور اس سے مدد لینی ہو گی، کیوں کہ وہ صرف اسی پُراسرار عورت کی مدد سے اس شاہی قید خانے سے باہر نکل سکتا تھا چنانچہ بڑی عقل مندی سے کام لیتے ہوئے بولا،

"میں اس گستاخی کی معافی چاہتا ہوں شہزادی! آئندہ میں ایسی حرکت کبھی نہیں کروں گا، لیکن اس زمین کے اوپر میری ایک بہن کیٹی اور دو بہن بھائی سخت مشکل میں ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان کی مدد کرو"

شہزادی حوض سے باہر نکل کر سنہری سونے کے تاروں والے پردے کے پیچھے جا کر کپڑے پہن رہی تھی۔ اس نے پردے کے پیچھے سے کہا،

"ناگ! ایک اور بات یاد رکھو۔ ہمارا قانون اوپر والی دنیا میں نہیں چلتا۔ اوپر کا قانون ہماری زمین کے اندر والی دنیا میں نہیں چلتا اوپر جو کچھ ہو رہا ہے اس سے اب تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تمہاری بہن کیٹی، ماریا اور عنبر

کو بھی جانتی ہوں۔ وہ لوگ اپنی مصیبت خود دور کر لیں گے۔ آج کے بعد تمہیں ان کے لیے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں"

اور شہزادی سومی نہایت شاندار لباس پہن کر پردے سے باہر آگئی۔ اس کے لباس پر سونے کے تار لگے تھے اور ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ سر پر موتیوں کا چھوٹا سا تاج تھا۔ ناگ دل ہی دل میں اپنا سر پیٹ کر رہ گیا کہ یہ وہ کس مصیبت میں پھنس گیا۔ نہ باؤلی پر پانی لینے آتا اور نہ اس مشکل میں گرفتار ہوتا۔ مگر قسمت کا لکھا ہو کر رہا تھا۔ تقدیر اسے کیٹی کے پاس سے اٹھا کر باؤلی پر لے آئی تھی اور اب وہ ایک ایسی مشکل میں پھنس چکا تھا کہ جہاں سے نجات حاصل کرنے کا اسے کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

اوپر سے مجبوراً مسکرا کر بولا،

"میں سمجھ گیا شہزادی!"

"کیا سمجھ گئے؟"

شہزادی نے ناگ کے قریب آکر پوچھا،

ناگ نے کہا،

"یہی کہ اس دنیا کا قانون اوپر والی دنیا میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں چلتا۔"

شہزادی نے کہا:

"اور یہ کہ ہم اوپر والی دنیا کے معاملات میں ہرگز ہرگز دخل نہیں دیتے۔"

پھر اس نے تالی بجائی۔

بربط بجانے والی کنیز ادب سے سلام کر کے چلی گئی۔ سامنے والا کمخواب کا پردہ ایک طرف ہٹا، شہزادی نے ناگ کا ہاتھ تھام لیا اور کہا:

"تمہیں بھوک لگ رہی ہو گی۔"

اور وہ اسے لے کر دوسرے کمرے میں آگئی یہاں چاندی کے ایک گول میز پر دنیا جہان کے لذیذ کھانے چنے ہوئے تھے۔ ناگ تو اوپر کی دنیا سے دو چار جنگلی کیلے ہی کھا کر آیا تھا یہاں نہ معلوم جزیروں سے لائے گئے۔ سرخ اور سبز چھال والے کیلوں کے گچھے پڑے تھے۔ بھنا ہوا مور تھا۔ تیتر اور ہرن کا قورمہ تھا۔ خوشبودار سفید چاول اور بریانی تھی اور زردہ تھا جس میں سمندری موتی چمک رہے تھے۔ پانچ قسم کی مچھلی کا سالن تھا۔ وہ حیران ہو رہا تھا کہ زمین کے اندر یہ سب کچھ کہاں سے آگیا اور کون باورچی ہے جس نے یہ سب کچھ پکایا ہے۔

"بیٹھو ناگ — یہ سب کچھ جادو کا نہیں ہے بلکہ اصلی کھانے ہیں۔ کیوں کہ میں جادوگری نہیں کرتی میرے ارد گرد میرے باپ کے جادو کا زبردست حصار ضرور ہے جو مجھے موت سے بچاتا ہے مگر میں جادوگرنی نہیں ہوں۔ کھاؤ۔"

ناگ مجبور تھا۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ کھانا کھانے لگا۔ کھانا بے حد لذیذ تھا۔ کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ جس میں سے خوشبوؤں کی لپٹیں نہ آ رہی ہوں۔ ناگ کو کیٹی اور سانپوں والے دکھی بہن بھائی کا خیال آگیا جو بے چارے قلعے کے تہہ خانے میں بند جنگلی کیلے اور باؤلی کا پانی لے کر بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ اس کی بھوک مر گئی اور اس نے ہاتھ کھینچ لیا۔

"کیوں؟ کیا کھانا پسند نہیں آیا؟" شہزادی نے پوچھا۔

ناگ ذرا سا مسکرا کر بولا:

"نہیں — ایسی بات نہیں ہے شہزادی۔ بس مجھے کچھ زیادہ بھوک نہیں۔"

"پھر تمہیں میرا ساتھ ضرور دینا ہو گا۔ آخر کل ہمارا بیاہ ہو رہا ہے۔ تم بادشاہ اور میں ملکہ بن جاؤں گی اور تمہاری تاجپوشی ہو گی پھر ہمیں ہر روز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اکٹھے ہی کھانا کھانا ہوگا۔"

ناگ کانپ اٹھا، میرے خدا ـــــ یہ عورت کیا کہہ رہی ہے۔ کل اس کا بیاہ ہوگا۔ وہ تو مارا جائے گا۔ کیا وہ اس خوبصورت جہنم سے ساری زندگی باہر نہیں نکل سکے گا؟ مگر اوپر سے ہنس کر بولا۔

"کیوں نہیں کیوں شہزادی ـــــ پھر تو میں روز تمہارے ساتھ کھانا کھایا کروں گا۔"

شہزادی سلومی بہت خوش ہوئی۔ ناگ تھوڑا تھوڑا کھاتے ہوئے اس کا ساتھ دینے لگا۔ چار خوبصورت کنیزیں دیوار کے ساتھ خدمت کے لیے ادب سے کھڑی تھیں۔ چار کنیزیں انہیں کھانا کھلا رہی تھیں۔ جس شے کی ضرورت ہوتی وہ لپک کر اٹھا کر پیش کر دیتی تھیں۔ پانی کی جگہ ایک کنیز بلور کی صراحی میں کنول کے پھولوں کا ٹھنڈا شربت لیے کھڑی تھی۔ یہ شربت بے حد میٹھا اور لذیذ تھا اور اس میں سے سچے گلاب کے پھولوں کی بھی خوشبو آ رہی تھی۔

کھانے کے بعد شہزادی سلومی اور ناگ آکر بڑے ہال کمرے میں دیوان خاص پر گاؤ تکیوں کے سہارے بیٹھ گئے دو کنیزیں بربط پر گیت گانے لگیں اور دو رقص کرنے لگیں ناگ کو پل کے لیے یوں لگا جیسے وہ کوئی بڑا خوبصورت

خواب دیکھ رہا ہے۔ کاش یہ خواب ہوتا اور جب اس کی آنکھ کھلتی تو وہ کیٹی اور سانپوں والے بہن بھائی کے پاس بیٹھا ہوتا اور ان کی مشکل میں ان کی مدد کر سکتا۔ مگر یہ خواب بھی حقیقی خواب تھا۔

ناگ اس خواب کی دنیا کا قیدی بن چکا تھا۔ اچانک اسے ماریا کا خیال آیا۔ اس کا ہاتھ خود بخود جیکٹ کی جیب میں چلا گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ تھیلی جس میں ماریا سانپ بن کر بند تھی خالی تھی۔ ماریا کہاں چلی گئی؟ ناگ پریشان ہوگیا۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ ماریا جا چکی تھی۔

○

جب ناگ کو کافی دیر ہوگئی اور واپس نہ آیا تو کیٹی پریشانی ہوئی۔ سوچنے لگی ناگ نے اتنی دیر کہاں لگا دی! وہ خود ناگ کا پتہ کرنے دیوار کے سوراخ میں سے رینگ کر باہر آ گئی۔ اس نے باہر سے سوراخ کو بند کر دیا اور سیدھا باؤلی پر گئی۔

باؤلی پر ناگ نہیں تھا مگر اس کے پاؤں کے نشان موجود تھے۔ کیلے کے دو بڑے پتوں کا بنایا ہوا خالی دونا بھی وہیں پڑا تھا۔ اب تو کیٹی کو بڑا فکر ہوا کہ ناگ کے پاؤں کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نشان بھی موجود ہیں۔ اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا کیلے کے پتوں کا دونا بھی موجود ہے پھر ناگ خود کہاں ہے؟ وہ پانی پینے باؤلی پر گیا تھا اور یہ دونا یقیناً اسی نے بنایا تھا مگر وہ کہاں چلا گیا؟ کہیں اسے کوئی حادثہ تو پیش نہیں آگیا؟ کہیں وہ باؤلی میں گر کر ڈوب تو نہیں گیا؟

لیکن باؤلی زیادہ گہری نہیں تھی۔ اس میں ناگ ایسا جوان آدمی بھلا کہاں ڈوب سکتا تھا اور پھر ناگ تو سمندروں میں تیرتا رہا تھا۔ پھر وہ کہاں غائب ہو گیا؟

کیٹی ناگ کو آواز دینے ہی لگی تھی کہ اسے وہی کفن پوش سپیرا دکھائی دیا۔ وہ قلعے کی دریا والی دیوار کے پیچھے سے نکل کر آ رہا تھا۔ کیٹی واپس جانے ہی لگی تھی کہ اچانک اس کی نظر بدروح گاتیری پر پڑی جو سیاہ لبادہ اوڑھے اپنا کھوپڑی والا سر اوپر اٹھائے کفن پوش سپیرے کے پیچھے پیچھے چلی آ رہی تھی۔

کیٹی تو ایک دم سے پریشان ہو گئی۔ وہ نہ آگے جا سکتی تھی نہ پیچھے جا سکتی تھی، کیا کرے؟ وہ فوراً ایک چڑیا کی شکل ذہن میں لائی اور چٹکی بجا دی۔ وہ چڑیا نہ بن سکی۔ اس نے ایک بار پھر چٹکی بجائی۔ وہ پھر بھی چڑیا نہ بنی، اس نے سانپ کی شکل کا تصور کیا اور چٹکی بجائی مگر وہ

کیٹی کی کیٹی ہی رہی اور سانپ نہ بنی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ چٹکی کے جادو میں پھر کوئی گڑبڑ ہو گئی تھی۔

سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ بدروح گاتیری اور کفن پوش سپیرا ان کی تلاش میں وہاں پہنچ گئے تھے۔ اگر وہ ان کے سامنے آ گئی تو وہ اسے اپنے جادو سے ہلاک تو نہیں کر سکتے تھے مگر اسے بے ہوش ضرور کر سکتے تھے یا اسے پتھر بنا سکتے تھے یا اس کے گرد آگ اور دھواں پھیلا کر اسے بے سُدھ کر سکتے تھے۔ اور پھر بے گناہ بہن بھائی کے سر کاٹ کر لے جا سکتے تھے۔ کیونکہ کیٹی کے وہاں مل جانے کا مطلب یہ تھا کہ سانپوں والے بہن بھائی وہیں کہیں قلعے میں چھپے ہوئے ہیں اور جب یقین ہو جاتا کہ کھوئی ہوئی شے اس مکان میں موجود ہے تو پھر اسے تلاش کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔

کیٹی کے لیے وقت بڑا نازک تھا۔

اس نے دیکھا کہ باؤلی سے ذرا ہٹ کر کیلے کے درختوں کے درمیان آم کا ایک گھنا اور کافی اونچا لمبا درخت کھڑا تھا۔ کیٹی اس درخت پر چڑھ گئی اور اس نے اپنے آپ کو درخت کی شاخوں میں چھپا لیا اور خدا سے دعا مانگنے لگی کہ اے خدا! اب ان معصوم بہن بھائی کو ان قاتلوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے بچا لینا ۔

اس نے شاخوں میں سے دیکھا کہ بدروح پرانے قلعے کے کھنڈر کے دوسرے تختے کے بُرج میں کھڑی تھی اور کفن پوش سپیرا قلعے میں گھوم پھر کر اپنے شکار کو ڈھونڈنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

کیٹی کو ایک بات سے تسلی تھی کہ وہ آتی دفعہ دیوار کا سوراخ بند کر آئی تھی جس کی وجہ سے سپیرے کی نگاہ اندر نہیں پڑ سکتی تھی اور بہن بھائی کے گلے میں پڑے ہوئے سانپوں کی بُو بھی باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ پھر بھی کیٹی درخت کی شاخوں میں چھپی ان بے چارے بہن بھائی کی زندگی کی دُعائیں مانگ رہی تھی۔

بدروح گا تیری کفن پوش سپیرا دریا پار گئے۔ وہاں انہوں نے دور دور تک اپنے شکار کو ڈھونڈا مگر بدروح کو سانپوں کی کہیں سے بھی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ وہ تو غصے سے پاگل ہو گئی۔ اس نے کفن پوش سپیرے کو کھا جانے والی آنکھ سے دیکھا اور کہا:

"شیطان کی اولاد! کہاں ہیں وہ دونوں؟"

کفن پوش سپیرا خود بہت پریشان تھا۔ یہ بدروح گا تیری کی ہی نہیں بلکہ خود اس کی زندگی کا سوال تھا۔ چھٹا دن بھی

گزرنے والا تھا اور وہ ان دونوں کا سر کاٹنا تو دُور کی بات کی ہے ان کی شکل تک نہیں دیکھ سکا تھا۔ گڑگڑا کر بولا:

"عظیم بدروح! میں اپنی جان لڑا دوں گا مگر انہیں چھوڑوں گا نہیں۔"

بدروح بولی:

"بدبخت! سن رکھ۔ ہماری زندگی کے صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں۔ اگر اس دوران میں تو بہن بھائی کے سر کاٹ کر نہ لا سکا تو میرے ساتھ تیری زندگی کا بھی چراغ ہمیشہ کے لیے گل ہو جائے گا۔"

کفن پوش سپیرے کا موت کا اور پھر ہمیشہ کی موت کا نام سن کر گلا خشک ہو گیا، کہنے لگا:

"عظیم بدروح! کیا ہم انہیں اسی قلعے میں تلاش کریں گے؟"

بدروح گا تیری نے سانپ کی پھنکار ایسا سانس بھر کر کہا:

"شیطان کی اولاد سن رکھ۔ مجھے جن بہن بھائی کے سر کاٹنے ہیں وہ اسی قلعے میں کہیں چھپے ہوئے ہیں انہیں ڈھونڈنا تمہاری زندگی کا آخری کام ہے۔ میں اس بُرج میں بیٹھی ہوں۔ میرے سامنے اُن کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سر کاٹ کر پیش کرتا۔"

کفن پوش سپیرا گردن اُٹھا کر ایک طرف چلا جیسے کسی کی سچ مچ گردن اڑانے جا رہا ہو۔ بدروح اسے قلعے کے کھنڈر میں گم ہوتے دیکھتی رہی۔

خفیہ پُراسرار ہاتھ

کیتھی درخت میں چھپی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی جب اس نے سنا کہ بدروح گاتیری کو یقین ہو گیا ہے کہ جن کی وہ تلاش میں ہے۔ وہ لوگ اسی قلعے میں کسی جگہ چھپے ہوئے ہیں تو کیتھی کی تو جان ہی خشک ہو گئی۔ اب تو اس کی چنگی بھی اس کا ساتھ چھوڑ گئی تھی۔ اور ناگ کا بھی کہیں کچھ پتہ نہیں تھا۔ اس خیال سے وہ درخت سے نیچے بھی نہیں اُتر رہی تھی۔ کہ کہیں بدروح گاتیری کی اس پر نظر پڑ گئی یا کفن پوش سپیرے سے اس کا آمنا سامنا ہو گیا تو اس کی خیر نہیں۔ اس وقت تو اس کا حال بھی ناگ ایسا ہو گیا تھا کہ زندہ رہنے کی طاقت تو اس میں ضرور تھی مگر ان بدروحوں کے جادو کا مقابلہ وہ نہیں کر سکتی تھی۔ وہ کوئی پرندہ بن کر نہ خود اڑ سکتی تھی اور نہ اکیلی بہن جھالی کی زندگی بچا سکتی تھی۔

وہ درخت کی شاخوں میں چھپ کر بیٹھی رہی اور دل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بہن بھائی کے لیے خدا سے دعائیں مانگتی رہی۔ اگرچہ وہ نہ تو مسلمان تھی نہ ہندو اور نہ عیسائی۔ مگر اس نے عنبر اور ناگ سے سن رکھا تھا کہ مشکل کے وقت اگر سچے دل کے ساتھ خدا سے دعا مانگی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے
بدروح کاتیری برج میں بیٹھی تھی اور کیپٹن کو صرف اس کا ایک حصہ نظر آ رہا تھا۔ دوسرا خستہ برج کے ستونوں میں چھپ گیا تھا۔

اس نے کفن پوش سپیرے کو اس تختے کی طرف جاتے دیکھا جہاں دیوار کے پیچھے بہن بھائی چھپے ہوئے تھے کیپٹن کا تو رنگ اڑ گیا کہ کہیں وہ معصوم بہن بھائی ان قاتلوں کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔ سورج مغرب میں غروب ہو رہا تھا اور شام کی سرخی اندھیرے میں بدلنا شروع ہو گئی تھی۔ قلعے کی سیاہ دیواروں پر گدھیں آکر رات بسر کرنے کے لیے بیٹھ گئی تھیں۔

بدروح کاتیری اسی طرح اکڑی ہوئی برج میں بیٹھی تھی۔ کفن پوش سپیرے کو اس کی طرف خالی ہاتھ جاتے دیکھ کر کیپٹن کی جان میں جان آ گئی۔ بدروح نے اسے خالی ہاتھ دیکھا تو اس کی آنکھ سے شعلے نکلنے لگے۔ کفن پوش سجدے میں گر گیا۔

"عظیم بدروح! قلعے کی اس طرح کوئی انسان نہیں ہے۔ میں قلعے کی دوسری طرف دیکھنے جا رہا ہوں"

اور اس سے پہلے کہ بدروح کاتیری اس پر اپنا غضب نازل کرے کفن پوش سپیرا تیزی سے قلعے کی دریا والی طرف شام کے بڑھتے ہوئے سایوں میں گم ہو گیا۔

کیپٹن نے جب دیکھا کہ اندھیرا چھپ گیا ہے تو وہ آہستہ سے درخت پر سے اتری اور دبے پاؤں چلتی قلعے کے تیسرے تختے میں سے گزر کر پتھروں کی خود بنائی ہوئی دیوار کے پاس آ گئی۔ یہاں اس نے ایک جگہ سے گھاس پھونس اور پتھر ہٹائے اور سوراخ میں سے رینگتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ اس نے اندر جا کر دیوار کے سوراخ کو اور بھی اچھی طرح سے پتھروں سے بند کر دیا۔

دونوں بہن بھائی دیوار کے ساتھ لگے پریشان بیٹھے تھے ان کے منہ چھوٹے سے نکل آئے تھے اور کیپٹن نے پہلی بار ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔ کیپٹن ان کو سینے سے بھی نہیں لگا سکتی تھی، کیوں کہ اگرچہ وہ دوسری دنیا کی مخلوق تھی اور سانپ کے زہر کا اس پر کم ہی اثر ہو سکتا تھا پھر بھی وہ ایسا خطرہ مول نہیں لینا چاہتی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سانپ کے زہر سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ مر نہیں سکتی تھی لیکن کیا خبر کہ تھوڑی دیر کے لیے بے ہوش ہو جائے۔ یا اس کی نگاہ کمزور ہو جائے یا اس کا جسم تھوڑے وقت کے لیے سن ہو جائے؟

ابھی تک وہ ہیپرن کی شکل میں تھی اور اس کی آنکھیں چوکور نہیں تھیں۔ اس نے دونوں بہن بھائیوں کو تسلی دی اور یہ نہیں بتایا کہ ناگ گم ہو گیا ہے بلکہ یہ کہا کہ ناگ دشمن کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے گیا ہے۔

اب اسے عنبر اور ماریا کا خیال آیا۔ ماریا کا خیال آتے ہی اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ ارے! ماریا بھی ناگ کے ساتھ ہی تھیلی میں بند چلی گئی! اسے کچھ خبر نہیں تھی کہ ماریا ناگ کے پاس بھی نہیں تھی۔

آپ نے پڑھ لیا تھا کہ ماریا جب کلغی والے سانپ کی شکل میں جب ناگ کے سوتے میں اس کی جیب سے رینگ کر باہر نکلی تو اسے سانپوں والے بہن بھائی کے ایک سانپ نے ڈس لیا تھا۔ اس کے جسم میں آگ سی لگ گئی تھی اور وہ غار کے جنگلے کو پار کر کے باہر گیلی ٹھنڈی گھاس پر پتھروں کے درمیان بے ہوش ہو گئی تھی اور پھر اسے کچھ ہوش نہیں رہا تھا۔

اس کے بعد ناگ نے بھی جیب میں نہ دیکھا کہ ماریا ہے بھی یا نہیں۔ اسے اپنی مصیبت پڑ گئی تھی اور وہ بہن

بھائی کی اور اپنی جان بچاتے بھاگتے پھر رہے تھے۔ ناگ کو شہزادی سلومی کے زیر زمین محل میں جا کر پتہ چلا کہ ماریا تو اس کی جیب میں نہیں ہے اور تھیلی خالی ہے اور کیٹی کو قلعے کے سرخ پتھروں والے حمام کے اندر جا کر احساس ہوا کہ ماریا بھی ناگ کے ساتھ ہی چلی گئی۔ حقیقت میں ماریا اسی فرانسیسی قبرستان کے اندر جرنیل کی قبر کے ٹیلے کے پاس گھاس اور پتھروں کے درمیان پڑی تھی۔ اسے ہوش آ گیا ہوا تھا۔ اس نے رینگنے کی کوشش کی۔ کیوں کہ وہ اپنے آپ کو سانپ ہی سمجھ رہی تھی اور وہ اتنی مدت سے سانپ ہی چلی آ رہی تھی۔ اچانک وہ اٹھ بیٹھی۔ ماریا سانپ نہیں تھی۔ وہ پھر سے ماریا کی شکل میں ظاہر ہو چکی تھی۔

ماریا نے اپنے سارے جسم کو اچھی طرح سے ہاتھ لگا کر دیکھا۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ پوری ماریا تھی۔ سر سے لے کر پاؤں تک ماریا تھی۔ اصل اور بالکل اصلی ماریا ـــــ اور غائب بھی تھی۔ اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اسے سانپ کی تکلیف دہ زندگی سے نجات ملی۔ شاید یہ اس سانپ کے زہر کا اثر تھا جو لڑکی کے گلے میں لٹکا ہوا تھا اور جس نے ماریا کو ڈس دیا تھا ـــــ سب سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہلا کام اس نے یہ کیا کہ تیزی سے لپک کر لوہے کے جنگلے میں سے گذر کر اندر گئی کہ ناگ اور کیپٹی کو جا کر خوش خبری سنائے۔ وہاں جا کر دیکھا کہ ان میں سے کوئی بھی نہیں تھا نہ ناگ تھا نہ کیپٹی تھی اور نہ ہی سانپوں والے بہن بھائی تھے۔

ماریا سوچ میں پڑ گئی کہ وہ کہاں چلے گئے؟

پھر خیال آیا کہ وہ تو بے ہوش ہو گئی تھی۔ خدا جانے وہ کہاں چلے گئے ہوں گے، لیکن ان کو ڈھونڈنا بہت ضروری تھا۔ کیوں کہ وہ سخت مشکل میں تھے اور ماریا نے چونکہ ساری باتیں سن رکھی تھیں۔ اس لیے جانتی تھی کہ بدروح ان کے پیچھے لگی ہوئی ہے اور سانپوں والے بہن بھائی کو ہلاک کر کے ان کے سر کاٹنا چاہتی ہے۔

وہ چلے کے اندر والی کوٹھڑی سے نکل کر باہر آ گئی۔ اس نے زمین پر ناگ اور کیپٹی کے قدموں کے نشان دیکھنے کی کوشش کی مگر اسے کہیں ان کے قدموں کے نشان دکھائی نہ دیئے اگر وہ ادھر سے گزرتے تو قدموں کے نشان ضرور مٹی پر ہوتے۔ اس نے غور سے جھک کر دیکھا تو اسے دو انسانوں کے الگ الگ قدموں کے نشان نظر آئے جن میں سے ایک آدمی کے پاؤں کے نشان ایسے تھے کہ پاؤں کی ہڈیوں کے نشان تھے۔

ماریا فوراً سمجھ گئی کہ یہ بدروح کے پاؤں کے نشان تھے جو ہڈیوں کا ڈھانچہ تھی اور دوسرے نشان کفن پوش پیپرے کے ہی ہو سکتے تھے، کیوں کہ کسی تیسرے یا چوتھے انسان کے پاؤں کے نشان وہاں نہیں تھے۔ جس بات نے ماریا کو زیادہ پریشان کیا وہ یہ تھی کہ یہ نشان جرنیل کی قبر والے غار کے اندر جا رہے تھے اور ان کے باہر آنے کے کوئی نشان نہیں تھے جس کا صاف مطلب یہ نکلتا تھا کہ بدروح کاتیری اپنے قاتل ساتھی کو لے کر غار میں داخل ہوئی تھی اور پھر ان میں سے کوئی بھی باہر نہیں نکلا۔ سوال یہ تھا کہ وہ اندر جا کر کہاں گم ہو گئے؟ جب کہ ناگ اور کیپٹی بھی باہر نہیں نکلے۔

ماریا کو اس معمے نے پریشان کر دیا۔

وہ ایک بار پھر جرنیل کی قبر والی کوٹھڑی میں داخل ہو گئی۔ اس نے ایک ایک جگہ کو غور سے دیکھا۔ اسے کوئی سراغ نہ ملا۔ سراغ کیسے ملتا۔ اس لئے نہ تو قبر پہ مکا مارا کہ قبر کے اندر سے جرنیل کی لاش کی آواز آتی "کون ہے؟" اور نہ اس نے فرش پر پیر مار کر دیکھا کہ کہاں سے فرش کھوکھلا ہے اور لکڑی کا تختہ لگا ہوا ہے اور نیچے سرنگ کو راستہ جاتا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا جنگلے میں سے گذر کر باہر آ گئی۔

اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اگرچہ ابھی دن کی روشنی باقی تھی لیکن مغرب سے کالی گھٹا اٹھ رہی تھی اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تھی۔ یہ موسلا دھار بارش کی نشانی تھی۔

ماریا سوچ سوچ کر پریشان ہو گئی کہ ناگ اور کیبٹی بہن بھائی کو لے کر کہاں اور کس طرف گئے ہوں گے اور بدروح ان کا کس جگہ تعاقب کر رہی ہو گی۔ ایک بات کا اسے یقین تھا کہ ناگ اور کیبٹی اس کے ہاتھ نہیں آئے تھے۔ کیوں کہ جرنیل کی قبر والی کوٹھڑی کے فرش پر چھ کے چھ انسانوں کے پاؤں کے نشان موجود تھے اور پھر آپس میں گڈمڈ ہو گئے تھے، لگتا تھا کہ کوٹھڑی کے اندر ہی وہ سب غائب ہو گئے۔

ماریا نے سوچنا چھوڑ دیا۔ کیونکہ اس کا دماغ چکرا گیا تھا۔ اس نے مغرب کی طرف دریا کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا۔ یہ وہی دریا تھا جو بہت دور آگے جا کر اسی پانڈی چری کے قلعے کی دیوار کے قریب سے ہو کر گذرتا تھا جہاں کیبٹی دونوں بدقسمت بہن بھائی کو اپنی حفاظت میں لیے چھپی ہوئی تھی۔

ماریا دریا کے کنارے چلی جا رہی تھی۔ اسے

عنبر کا خیال آیا۔ عنبر سے ملے بہت دیر ہو گئی تھی۔ اس کی کوئی خبر نہیں ملی تھی کہ وہ کہاں ہے۔ کس حال میں ہے۔ اس سے پہلے وہ کبھی اتنی دیر ماریا اور ناگ سے جدا نہیں رہا تھا۔

پیارے دوستو! ہمیں معلوم ہے کہ عنبر اس وقت کہاں ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ پہلے سانپوں والے بہن بھائی کے انجام کا پتہ کر لیں کہ ان کے ساتھ تقدیر کیا سلوک کرتی ہے اور پھر عنبر کی بھی خبر لے لیں گے۔ اس لیے آئیے ہم بھی ماریا کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

ماریا دریا کے سیدھے رُخ کو جا رہی تھی۔ یعنی دریا کا پانی بھی اسی طرف جا رہا تھا جدھر ماریا جا رہی تھی۔ یقیناً بہت دور آگے جا کر سمندر ہو گا جس میں دریا گرتا ہو گا۔

آسمان پر مغرب سے اٹھی ہوئی گھٹا اب پھیلنے لگی تھی۔ آدھا آسمان اس نے ڈھانپ لیا تھا اور دن کی روشنی کم ہو گئی تھی۔ ہوا تیز چلنے لگی تھی اور دریا کی لہروں کی روانی بھی تیز ہو گئی تھی۔ ماریا کو معلوم تھا کہ موسلا دھار بارش ہو گی۔ لیکن چونکہ وہ بارش میں بھیگ بھی جائے تو اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا اس لیے وہ بے فکر ہو کر چلی جا رہی تھی۔ وہ جلدی سے جلدی ناگ اور کیبٹی کے ٹھکانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو معلوم کرنا چاہتی تھی، لیکن ابھی تک اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہوں گے۔

بادلوں میں ہلکی ہلکی بجلی بھی چمکنے لگی اور پھر بارش شروع ہوگئی۔ ماریا نے زمین پر سے پانچ فٹ اوپر ہو کر ہوا میں اڑتے ہوئے آگے بڑھنا شروع کیا۔ بارش اور ہوا کے تھپیڑے اس کے غیبی جسم کو چھو کر گزر رہے تھے۔ اگرچہ یہ بہت ہی گہرا اور پُراسرار احساس تھا، کیوں کہ غیبی حالت میں ماریا کا جسم الیکٹرانک لہروں کی طرح ہوتا تھا۔ وہ خود تو اپنے جسم کی لہروں کو چھو کر محسوس کر سکتی تھی۔ مگر کوئی دوسرا اسے نہ تو دیکھ سکتا تھا اور نہ کوئی ٹھوس شے اس کا راستہ روک سکتی تھی۔ بادلوں کی کالی گھٹا نے سارے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور جب شام ہوئی تو بڑا ہی گہرا اندھیرا چاروں طرف چھا گیا۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا، لیکن ماریا سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

اس بار تو اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ یونہی فضول کدھر جا رہی ہے۔ جب اسے یقین ہی نہیں ہے کہ ناگ اور کیٹی اس طرف گئے ہوں گے تو پھر وہ کیوں چلی جا رہی ہے۔ لیکن ماریا کے ہزاروں سال کے سفر نے اسے ایک نیا احساس عطا کیا ہوا تھا۔ جب اس کی راہ نمائی

کرنے والا کوئی نہیں ہوتا تھا تو چھٹی حس اس کی راہ نمائی کرتی تھی۔

چنانچہ ماریا نے اسی چھٹی حس کے ہاتھ اپنی باگ ڈور دے دی تھی اور وہی اسے لیے جا رہی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ کسی وقت اس کے دل میں یہ پکا یقین بھی ہو جاتا تھا کہ وہ ٹھیک راہ پر جا رہی ہے اور بہت جلد ناگ اور کیٹی سے مل جائے گی۔

اندھیرا بڑھ جانے سے دریا کی لہریں بھی بارش میں دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ ماریا زمین سے پانچ فٹ اونچی ہو کر ہوا میں چلی جا رہی تھی اور اس کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔

دریا کا پاٹ آگے جا کر چوڑا ہو گیا تھا۔ کنارے دُور دُور ہو گئے تھے۔ ماریا نے کافی فاصلہ طے کر لیا تھا۔ رات بھی کافی گزر چکی تھی۔ بارش کا زور آہستہ آہستہ ٹوٹ رہا تھا۔ پھر بارش نے بوندا باندی کی شکل اختیار کر لی۔ ماریا برابر آگے ہی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ ایک جگہ اسے دریا میں ایک کشتی نظر آئی جو کنارے کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ ماریا بھی اسی طرف جا رہی تھی۔

جب وہ قریب پہنچی تو اس نے دیکھا کہ اس میں سے تین آدمی باہر نکلے۔ انہوں نے کشتی میں سے ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آدمی کو باہر نکالا جس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔

ماریا ان کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے دیکھا کہ جس بندھے ہوئے انسان کو وہ مرد سمجھ رہی تھی وہ کوئی عورت تھی۔ دریا کے کنارے پر کوئی پچاس قدموں کے فاصلے پر ایک جھونپڑا تھا۔ تین آدمیوں میں سے ایک آدمی بھاگ کر جھونپڑے میں گیا اور اس نے وہاں لالٹین روشن کر دی۔ باقی دو آدمیوں نے رسیوں سے بندھی ہوئی عورت کو ڈولی ڈنڈا کر کے جھونپڑی میں لے آئے۔

ماریا بھی ان کے ساتھ ہی جھونپڑی میں آ گئی۔

لالٹین کی روشنی میں اس نے ان سب لوگوں کے چہرے بڑے غور سے دیکھے۔ وہ تینوں آدمی کوئی جرائم پیشہ ٹولی کو یا سمگلر لگ رہے تھے۔ عورت ایک دبلی پتلی سی لڑکی تھی جس کے ماتھے پر سرخ بندیا کا نشان تھا۔ یہ کوئی ہندو لڑکی تھی۔ رنگ گہرا سانولا تھا۔ آنکھیں دہشت سے پھٹی پھٹی تھیں۔ اس کی رسیاں کھول دی گئیں تو اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا:

"مجھے چھوڑ دو۔ میری بچی بھوکی ہے۔ مجھے چھوڑ دو اسے دودھ کون پلائے گا؟"

تینوں آدمی ہنسنے لگے۔ ایک آدمی نے جو ان سب

سے زیادہ طاقت ور اور مکروہ صورت تھا۔ قہقہہ مار کر بولا:

"ارے ہریا۔ کیا کہتی ہے یہ تمہاری جورو؟"

ہریا بولا:

"کچھ سمجھ نہیں آوت سردار"

سردار نے لڑکی کے منہ پر زور سے ایک تھپڑ مار دیا۔ لڑکی بوکھلا کر گر پڑی اور چٹائی پر اوندھی ہو گئی۔

سردار گرج کر بولا:

"حرام جادی! خبردار جو بچی کا نام لیا۔"

لڑکی کا دم خشک ہو گیا۔ سہم کر بیٹھ گئی۔

ماریا کی غیبی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اگر وہ اس وقت ظاہر ہو جاتی تو اس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا دیکھا جا سکتا تھا۔ اس نے واپسی کے پانچ ہزار سالہ سفر میں عورتوں پر بڑے بڑے بھیانک ظلم ہوتے دیکھے تھے اور اس نے ہمیشہ ایسی عورتوں کی مدد کی تھی۔ چونکہ وہ خود عورت تھی اس لیے کسی عورت پر ذرا سا بھی ظلم ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔ یہ مظلوم لڑکی ایک بچی کی ماں تھی۔ اس کی بچی بھوکی تھی اور یہ لوگ اسے اغوا کر کے لے آئے تھے اور شاید کسی دوسرے شہر میں جا کر فروخت کرنا چاہتے تھے لیکن اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکی خوش قسمتی تھی کہ ماریا وہاں پہنچ چکی تھی۔

سردار نے ہیریا اپنے ساتھی سے کہا:

"ارے چلم میں تمباکو بھر — ایک دم لگا کر آگے چلیں گے۔"

ہیریا چلم میں تمباکو بھرنے لگا۔ تیسرا ساتھی اپنا خنجر نکال کر لالٹین کی روشنی میں اس کی چمک کو دیکھ کر بولا:

"سردار! کیا خیال ہے۔ اس سالی کی گردن نہ کاٹ دیں ابھی — اسی وقت۔"

دراصل ایسی باتیں کر کے وہ لڑکی کو خوف زدہ کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ آواز نہ نکال سکے۔ بے چاری لڑکی نے ہاتھ جوڑ دیئے۔

"مجھے نہ مارنا — میری بچی بھوکی ہے۔ مجھے نہ مارنا۔"

اور وہ رونے لگی۔

سردار نے اس کے سر پر مکا مار کر کہا:

"اری بند کر رونا دھونا سالی!"

اب ماریا سے اور زیادہ برداشت نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے ایک طرف ہٹ کر سردار کی گردن میں اس کا کپڑا ڈال کر اسے پیچھے کھینچ دیا۔ سردار الٹے منہ پیچھے کو گر پڑا۔ سب حیران ہو گئے کہ سردار کو اچانک کیا ہو گیا؟

سردار جلدی سے اٹھا اور بولا:

"میری گردن میں کپڑا کس نے ڈالا تھا حرام جادو؟"

دونوں خاموش کھڑے تھے۔ ہیریا کے ہاتھ میں چلم پکڑی کی پکڑی رہ گئی تھی۔ کیوں کہ انہوں نے خود اپنی آنکھوں سے ایک دم سے سردار کو پیچھے کی طرف الٹے دیکھا تھا۔ جیسے کسی نے اسے زور سے پیچھے کی طرف کھینچا ہو۔

ہیریا نے کہا:

"سردار قسم لے لو۔ ہم تو تمہارے سامنے یہاں کھڑے ہیں۔"

لڑکی بھی حیران تھی۔ مگر اس کی زبان سہمی ہوئی تھی۔

سردار نے اپنے بالوں کو ٹھیک کیا اور کہا:

"نہ جانے کیا ہوا — شاید چکر سا آ گیا تھا۔"

اور وہ پگڑی باندھنے لگا، بولا:

"یہاں سے نکل چلو۔ چلم کشتی میں ہی بیٹھ کر پیئوں گا۔"

ماریا نے اب آواز دی اور کہا:

"تم میں سے کوئی بھی یہاں سے زندہ واپس نہیں جائے گا۔"

غیبی عورت کی آواز سن کر تینوں کے رنگ اڑ گئے۔ وہ جھونپڑی میں ادھر ادھر تکنے لگے۔ ماریا کو معلوم تھا کہ یہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باہر کو بھاگیں گے۔ وہ پہلے ہی سے جھونپڑی کے دروازے میں کھڑی ہو گئی تھی۔ بھریا نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا:

"سردار! کوئی ڈائن آ گئی ہے یہاں ــــ بھا۔ بھاگ چلو۔"

اور وہ جھونپڑی کے دروازے کی طرف چلم پھینک کر بھاگا۔ سردار بھی اب اپنے حواس کھو بیٹھا تھا۔ کیوں کر اسے ایک ایسی عورت کی آواز سنائی دے رہی تھی جو اسے دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ بھی لڑکی کو چھوڑ کر جھونپڑی کے دروازے کی طرف بھاگا مگر وہاں تو اس کی موت ماریا کی شکل میں کھڑی تھی۔ جونہی وہ دونوں جھونپڑی سے باہر نکلنے لگے ماریا نے ان دونوں کی گردنیں چوہوں کی طرح دبوچ لیں اور پھر ان کی کھوپڑیوں کو اتنی زور سے ٹکرایا کہ ایک دھماکے کی آواز آئی اور دونوں کی کھوپڑیاں دستی بم کی طرح پھٹ کر بکھر گئیں۔

تیسرا دریا کی طرف بھاگا۔ ماریا زمین سے اچھل کر دو فٹ اوپر ہو کر اڑتی ہوئی اس کے سر پر پہنچ گئی اور اسے زمین پر سے اٹھا کر پوری طاقت سے اوپر اچھالا۔ ظالم ڈاکو پچاس فٹ ہوا میں اوپر اچھلا اور پھر دریا کنارے پڑے ہوئے پتھروں پر یوں گرا کہ اس کی ساری پسلیاں چورا ہو گئیں اور آواز نکالے بغیر جہنم میں پہنچ گیا۔

یہ سارا خونی ڈرامہ وہ لڑکی جھونپڑی میں کھڑی سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ماریا اس کے قریب آ کر بولی:

"ڈرو نہیں بہن ــ میں چڑیل نہیں ہوں اور نہ ہی میں کوئی بدروح ہوں۔ تم یوں سمجھو کہ میں آکاش سے تمہاری مدد کرنے آئی ہوں تمہارا نام کیا ہے؟ تم کہاں رہتی ہو؟"

وہ لڑکی بہت ڈری ہوئی تھی۔ لیکن ڈاکوؤں کے ہلاک ہو جانے سے اسے تھوڑا حوصلہ ہوا تھا۔ کہنے لگی:

"میں ــــ میں شانتی بالا ہوں۔ میرا گاؤں دریا پار ہے۔"

"چلو میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آتی ہوں۔"

ماریا اسے لے کر کشتی میں بیٹھ گئی اور کشتی دوسرے کنارے کی طرف روانہ ہوئی۔ دریا چڑھاؤ پر تھا لیکن ماریا بڑی مہارت کے ساتھ کشتی کو دوسرے کنارے پر لے گئی۔ شانتی کا گاؤں دریا سے ایک کوس کے فاصلے پر تھا۔ وہاں اس کی ماں خاوند اور بچی اس کی جدائی میں آنسو بہا رہی تھیں۔ جب انہوں نے شانتی کو آتے دیکھا تو بھاگ کر اس سے لپٹ گئے۔ خوشی سے وہ دیوانے ہو رہے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بھگوان کا شکر ہے تم آ گئیں شانتی!"

شانتی نے بچی کو سینے سے لگا لیا۔ وہ رو رہی تھی مگر ماں کے سینے سے لگتے ہی وہ خاموش ہو گئی۔ اسے سکون مل گیا۔

ماریا کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی اور وہ واپس دریا کی طرف چل دی۔ ساری رات ماریا تیز رفتاری سے چلتی چلی گئی۔ دن چڑھا۔ روشنی چاروں طرف پھیلی تو اس نے دور دریا کنارے ایک پرانے قلعے کے کھنڈر دیکھے۔ یہ پانڈی چری کا قلعہ تھا جس کے تیسرے تختے کے تہہ خانے میں کیٹی دونوں بہن بھائی کو لیے پریشان بیٹھی تھی۔ اس عرصے میں اس نے کئی بار چٹکی بجا کر شکل تبدیل کرنے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہ ہو سکی تھی۔ چٹکی کا جادو ایک بار پھر خراب ہو چکا تھا اور اسے اپنے آپ ہی ٹھیک ہونا تھا مگر نہ جانے کب؟ اور کہاں؟

دن نکلا تو دیوار کے چھوٹے سے سوراخ میں سے روشنی اندر آئی۔ کیٹی سمجھ گئی کہ صبح ہو گئی ہے۔ اس نے بہن بھائی کی طرف دیکھا۔ وہ سو رہے تھے۔ مگر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر ــــ وہ لیٹ نہیں سکتے تھے۔ دونوں بہن بھائی پہلے سے بہت کمزور دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی آنکھوں

میں ایسے نشان بنے ہوئے تھے جیسے آنسو خشک ہو گئے ہوں۔ سانپوں نے پھن نہیں پھیلائے ہوئے تھے۔ وہ گردنیں ڈالے ہوئے تھے۔ مگر ذرا سی آواز پر چونک کر گردن اٹھا لیتے اور زبان باہر نکالنے لگتے تھے۔

کیٹی نے دونوں بہن بھائیوں کو جگا کر کیلے کھلائے اور پانی پلایا۔ ان کا کھانے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔ سانپوں نے ان کی بھوک ہی ختم کر دی تھی۔ وہ بہت تھوڑا سا کھاتے تھے، کیٹی نے کہا:

"گھبرانا نہیں بچو ــــ تمہاری مصیبت ختم ہونے والی ہے یہ سانپ اپنے آپ تمہاری گردن سے اُتر کر دریا میں غرق ہو جائیں گے۔"

بہن بھائی کے چہرے پر امید کی کرن چمکی اور پھر بجھ گئی انہوں نے اپنے سر جھکا لیے۔ جیسے انہیں یقین نہ ہو کہ کبھی اس مصیبت سے بھی چھٹکارا ملے گا۔

کیٹی کا خیال تھا کہ صبح کے وقت بدروح اور کفن پوش ایک بار پھر ان کی تلاش میں نکلیں گے اور ممکن ہے کہ وہ اس دیوار کے پاس بھی آ جائیں اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ انہیں دیوار پر شک پڑ جائے اور وہ اسے گرا دیں۔ کیونکہ یہ دیوار پتھر جوڑ کر کیٹی اور ناگ نے کھڑی کی تھی اور اس میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جگہ جگہ خشک گھاس اور پتے ٹھونس دیئے تھے۔ ذرا غور کرنے پر صاف معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ دیوار اصلی نہیں ہے۔

کیمی فکر مند تھی۔ کیوں کہ اگر اس وقت بدروح ادھر آ گئی تو وہ ان بچوں کی جان نہیں بچا سکتی تھی۔ کیوں کہ اس کی اپنی طاقت ختم ہو چکی تھی۔ یہ بھی ممکن تھا کہ اسے خود کوئی نقصان پہنچ جائے۔

بدروح گاتیری ساری رات برج میں بیٹھی قلعے کی دیواروں چھتوں اور تختوں کو تکتی رہی کہ وہاں سے کوئی نکل کر تو نہیں جاتا اور کفن پوش سپیرا سانپوں والے بہن بھائی کو تلاش کرتا رہا۔ پانچواں دن شروع ہو گیا تھا۔ ان دونوں کی زندگیں کے چار دن باقی رہ گئے تھے اور ابھی تک بہن بھائی کا سراغ تک نہیں ملا تھا۔

بدروح گاتیری سخت گھبراہٹ میں تھی۔

یہ اس کی زندگی کی شاید پہلی شکست تھی اور شکست بھی ایسی کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تباہ ہونے والی تھی۔ وہ کفن پوش سپیرے کے ساتھ ایک بار مر چکی تھی اور دوسرے جنم میں ہمیشہ کے لیے زندہ رہنے کی صرف ایک ہی امید تھی کہ وہ سانپوں والے بہن بھائی کے سر کاٹ کر لائے اور دریا میں کھڑی ہو کر منتروں کا جاپ کرے، لیکن یہ امید

بھی ختم ہو رہی تھی۔ یہ دیا بھی بجھنے ہی والا تھا۔ کیوں کہ ابھی تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔

دن کی روشنی ہوئی تو کفن پوش سپیرے نے آ کر ایک بار پھر اسے بتایا کہ وہ سارے قلعے کی چھان بین کر چکا ہے۔ اسے کسی جگہ کوئی انسان نظر نہیں آیا۔ بدروح نے اسے چیخ کر کہا:

"میرے ساتھ آؤ اور بین بجاؤ۔"

وہ کفن پوش سپیرے کو لے کر ایک بار پھر قلعے کی تلاشی لینے چلی۔ سپیرا بین بجاتا جا رہا تھا۔ بین کی آواز سرخ پتھروں والے حمام میں پہنچی تو لڑکی اور لڑکے کے گلے میں لپٹے ہوئے سانپوں نے پھن اٹھا کر جھومنا اور پھنکارنا شروع کر دیا۔ دونوں بہن بھائی پتھر کے بُت بن کر سہم کر بیٹھ گئے۔ ان کا رنگ اور زیادہ زرد ہو گیا۔

سانپ بُری طرح پھنکار رہے تھے اور گردنوں کے گرد گھوم رہے تھے۔ مگر دیوار بند ہونے کی وجہ سے ان کی پھنکاروں کی آواز باہر نہیں جا رہی تھی۔

بدروح سپیرے کو ساتھ لیے قلعے میں گردش کر رہی تھی۔

دوسری طرف ماریا بھی قلعے کے قریب آ پہنچی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس قلعے کے اندر کیمی چھپی ہوئی ہے۔ قلعہ اسے بہت پرانا اور پراسرار لگا۔ وہ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے ٹوٹے ہوئے دروازے کے اونچے محرابی دروازے میں کھڑی ہو کر دیواروں پر بنے ہوئے بیل بوٹوں کو دیکھنے لگی جو جگہ جگہ سے اکھڑ چکے تھے۔

ماریا کے کانوں میں بین کی آواز آئی۔

کوئی سپیرا کہیں بین بجا رہا تھا۔ ماریا نے سوچا شاید کوئی سپیرا اس قلعے میں کسی نادر سانپ کی تلاش میں ہے۔ اسے اپنا سانپ بننے کا زمانہ یاد آ گیا اور اس کے بدن میں سنسنی دوڑ گئی۔ کم بخت کس قدر عذاب والا زمانہ تھا۔ بین کی آواز قریب آ رہی تھی۔

ماریا سوچنے لگی کہ یہ کون سپیرا ہو سکتا ہے؟

وہ بین کی آواز پر آگے بڑھی تو دوسرے تختے پر جا کر کیا دیکھتی ہے کہ ایک سپیرا بین بجاتا آہستہ آہستہ چلا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ ایک بھیانک شکل والی سیاہ پوش عورت چل رہی ہے جس کی گردن پر ایک کھوپڑی لٹکی ہوئی ہے۔

ایک دم سے ماریا کے ذہن میں بدروح کا خیال آ گیا۔ کیونکہ اس نے ناگ اور کیٹی کی زبانی اس بدروح کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا کہ وہ ان کی تلاش میں ہے اور سانپوں والے بہن بھائی کے سر کاٹنا چاہتی

ہے۔ اس کے ساتھ ہی ماریا کو یہ خیال بھی آیا کہ اگر یہ بدروح کیٹی اور بہن بھائی کو اس قلعے میں تلاش کرتی پھرتی ہے اور تو ضرور وہ لوگ یہیں کہیں ہوں گے۔

ماریا بدروح کے قریب آ گئی۔ بدروح کو محسوس ہوا کہ کوئی اس کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ ایک ایسی ہستی جو اسے دکھائی نہیں دے رہی ــــ وہ رک گئی۔ اس نے اپنی آنکھ سے چاروں طرف گھوم کر دیکھا اور پھر لمبے گہرے سانس لیے ــ بدروح کی آنکھ کا ڈیلا لرزنے لگا۔ اسے اپنے پاس ہی کسی غیبی ہستی کا احساس ہو گیا تھا۔

ماریا بھی اس کے جذبات کو بھانپ گئی تھی مگر خاموش تھی۔ وہ ذرا سی آواز نکال کر بھی بدروح کو یہ شبہ نہیں ڈالنا چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ ماریا نے بھی اب کیٹی کی تلاش شروع کر دی تھی۔ وہ تو ہر دیوار اور بند دروازے میں سے گزر جاتی تھی۔ ماریا کو ایک جگہ سے کیٹی کی خوشبو آئی۔ اندر کیٹی کو بھی ماریا کی خوشبو محسوس ہوئی۔ وہ بے تاب ہو کر اٹھی۔ دوسری طرف سے ماریا فلاور کے اندر آ چکی تھی۔

"کیٹی!"

"ماریا؟" کیٹی نے بے اختیار کہا: "خدا کا شکر ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کر تمہاری آواز سنی ۔۔۔ ماریا ۔۔۔ تم ٹھیک ہو ناں؟"

"ہاں کیٹی بہن۔"

پھر ماریا نے کیٹی کو بتایا کہ سانپ کے ڈس دینے سے کس طرح وہ جنگلے کے باہر نکل کر بے ہوش ہو گئی۔ اور اب وہاں سے اٹھ کر آ رہی ہے۔ اس نے ناگ کے بارے میں پوچھا تو اسے یہ معلوم کر کے بے حد افسوس ہوا کہ ناگ گم ہو چکا تھا۔

ماریا بولی:

"مجھے ناگ سے ملنے کی بہت خواہش تھی، لیکن افسوس کہ تقدیر نے ایک بار پھر ہم دونوں کو جدا کر دیا۔"

پھر اس نے کیٹی کو یہ بھی بتایا کہ باہر بدروح گاتیری اور کفن پوش سپیرا ان کی ٹوہ لگاتے پھر رہے ہیں۔

کیٹی نے کہا:

"بس مجھے یہی فکر کھائے جا رہا ہے۔ میں باہر بھی نہیں نکل سکتی کہ جا کر کم از کم یہی معلوم کر لوں کہ بدروح کہاں ہے؟ کیا کر رہی ہے؟"

ماریا نے پوچھا:

"کیا تم چٹکی بجا کر پرندہ نہیں بن سکتیں؟"

کیٹی نے کہا:

"نہ جانے میری تقدیر میں کیا لکھا ہوا ہے۔ کم بخت ایک بار پھر چٹکی کا جادو ختم ہو گیا ہے چٹکی بجاتی ہوں تو کوئی اثر نہیں ہوتا ایسے لگتا ہے کہ میری چٹکی کی بیٹری ختم ہو گئی ہے۔"

ماریا ہنسنے لگی پھر بولی:

"تم گھبراؤ نہیں کیٹی بہن! میں آ گئی ہوں۔ میں تمہاری اور ان بچوں کی ہر ممکن مدد کروں گی۔ تم یہیں ٹھہرو۔ میں باہر جا کر دیکھتی ہوں کہ بدروح گاتیری اور کفن پوش سپیرا اب کیا نئی چال چلنے والے ہیں۔"

کیٹی نے بھی ماریا کو یہی بتایا تھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ اور چار دن تک قلعے میں چھپے رہیں تاکہ پانچویں روز یہ بدروح اور کفن پوش سپیرا اپنی موت آپ مر جائیں۔ بہن بھائی کی گردنوں میں سانپوں کی بری حالت ہو رہی تھی۔ کیوں کہ سپیرا برابر بین بجا رہا تھا۔ ماریا نے انہیں تسلی دی۔ اور باہر نکل آئی۔

ماریا نے باہر آ کر دیکھا کہ بدروح اور سپیرا دوسرے تختے سے نکل کر تیسرے تختے کی طرف بڑھے چلے آ رہے ہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ بات خطرناک تھی۔ سپیرا آگے آگے تھا۔ وہ بڑے جوش کے ساتھ بین بجا رہا تھا۔ اور اس کے گال پھول کر گپا بنے ہوئے تھے جب وہ نقلی دیوار کے پاس آئے تو اچانک بدروح ٹھٹھک کر رُک گئی۔ اس نے انگلی کی ہڈی اٹھا کر کہا:

"مجھے میرے سانپوں کی ہلکی ہلکی بُو آ رہی ہے۔"

بدروح کیٹی کا پیچھا کر رہی تھی

سانپوں کی بُو کیوں آ رہی تھی؟

اس کی وجہ یہ تھی کہ بہن بھائی کی گردن میں پڑے ہوئے سانپ کفن پوش سپیرے کی بین کی آواز سن کر بے تاب ہو رہے تھے اور بڑے زور زور سے پھنکار رہے تھے اور ان کی پھنکاروں کے ساتھ ان کے سانس کی بُو دیوار کے سوراخ کی درزوں میں سے باہر جا رہی تھی جسے بدروح گاتیری نے بڑی تیزی سے محسوس کر لیا تھا۔

بدروح گاتیری اپنے سانپوں کی بُو لیتی عارضی دیوار کے پاس آ کر رُک گئی۔ اس نے کفن پوش سپیرے کی طرف کھوپڑی موڑ کر کہا:

"ہمارا شکار اس دیوار کے پیچھے ہے۔"

ماریا بھی چوکس ہو گئی۔ کیوں کہ اگر بدروح کا شکار یعنی بہن بھائی اس دیوار کے پیچھے تھے تو وہ خوب جانتی تھی کہ کیٹی بھی وہیں موجود تھی۔ ماریا کو اب کیٹی اور معصوم بہن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھائی کو اس بدروح کے خونی انتقام سے بچانا تھا۔
اس نے پہلا کام یہ کیا کہ جونہی کفن پوش سپیرا دیوار کی طرف بڑھا ماریا بجلی ایسی تیزی کے ساتھ دیوار میں سے گذر کر اندر داخل ہو گئی، اس نے جاتے ہی کیٹی سے کہا،

"بدروح تمہارے دروازے تک آ گئی ہے کیٹی،
میں ان بہن بھائی کو ساتھ لیے جا رہی ہوں۔
تم اسی جگہ رہنا۔ ہرگز باہر نہ نکلنا۔"

اور ماریا نے دونوں بہن بھائیوں کو گود میں اٹھا لیا۔
وہ دہشت زدہ ہو گئے، کیوں کہ اسے اُٹھانے والی نظر نہیں آ رہی تھی اور جب وہ ماریا کی گود میں آ گئے تو دونوں ماریا کے ساتھ ہی غائب ہو گئے۔ اب وہ اور زیادہ خوف زدہ ہو گئے۔ وہ نہ اپنے آپ کو دیکھ سکتے تھے اور نہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔

ماریا نے انہیں کہا،

"بچو! گھبراؤ نہیں۔ تم میرے ساتھ تھوڑی دیر کے لیے باہر جا رہے ہو۔"

بدروح کا تیزی ماریا کو دیکھ نہیں سکتی تھی۔ وہ اس کی گود میں اُٹھائے ہوئے دونوں بہن بھائی کو بھی نہیں دیکھ سکتی تھی مگر قریب سے گذرتے ہوئے اسے سانپوں

کی بہت تیز بُو محسوس ہوئی۔ کفن پوش دیوار کو توڑ رہا تھا۔ وہ رُک گیا۔ سانپوں کی بُو دوسری طرف سے آنے لگی تھی۔ کیوں کہ ماریا بہن بھائیوں کو لے کر ذرا آگے جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔ تاکہ بدروح سانپوں کی بُو پا کر اس کے پیچھے پیچھے چلی آئے اور کیٹی ان سے بچ جائے۔
سانپوں کی بُو بدروح کو برابر دوسری طرف سے آ رہی تھی۔
اس نے کفن پوش سے کہا،

"یہ کیا ہو رہا ہے؟ سانپوں کی بُو اب ادھر سے آ رہی ہے اور بڑی تیز بُو ہے۔"

اور وہ ماریا کی طرف بڑھی۔ ماریا بھی آگے آگے چلنے لگی۔ بدروح کو اب سانپوں کی پھنکار کی آواز بھی سُننے لگی تھی۔ وہ پریشان ہو گئی۔ بدروح کو پہلے ہی کچھ محسوس ہوا تھا کہ کوئی غیر محسوس طاقت اس پر اپنا اثر ڈال رہی ہے۔
وہ سانپوں کی بُو کے ساتھ چلی جا رہی تھی۔

کفن پوش سپیرے نے کہا،

"عظیم بدروح! یہ بُو کہاں سے آ رہی ہے جبکہ ہمیں سانپ اور بہن بھائی دکھائی نہیں دے رہے؟"

بدروح نے کہا،

"خاموش رہو بدبخت! میں اسی معمّے کو حل کرنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاہتی ہوں۔ سانپ ضرور ادھر ہی جا رہے ہیں اور ہمارا شکار بھی اس طرف ہے۔

ماریا دونوں بہن بھائی کو گود میں لیے دریا کے اوپر آ کر رُک گئی۔ وہ بدروح کو اور قریب آنے کا موقع دینا چاہتی تھی تاکہ اسے سانپوں کی بُو اچھی طرح سے آتی رہے۔

بدروح نے دریا پر آ کر کہا:

"بُو دریا کی جانب سے آ رہی ہے۔"

سپیرا بولا:

"عظیم بدروح! دال میں ضرور کچھ کالا کالا ہے۔"

بدروح نے چاروں طرف دیکھا۔ پھر آسمان کی طرح بلند کیے اور گہری غراہٹ کے ساتھ سانس کھینچی اور کہا:

"یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے میری سمجھ سے باہر ہے۔ لیکن میں بُو کے ساتھ جاؤں گی۔ کیوں کہ ادھر ہی میرا شکار ہے۔ ہماری زندگیوں کی آخری امید ہے۔ چلو دریا میں اُتر جاؤ۔"

اور وہ دونوں دریا میں اُتر گئے۔

بدروح کے جادو کے اثر سے اس وقت سپیرا اور بدروح دونوں ہی دریا کی سطح پر چل رہے تھے۔ جب کہ دوسری طرف ان کے آگے آگے ماریا بھی دریا سے دو فٹ بلند ہو کر چل

جا رہی تھی۔

دریا کے دوسرے کنارے پر جا کر ماریا نے دیکھا کہ ایک جگہ گٹر کا گول مین ہول تھا۔ اس مین ہول کے اوپر لوہے کا ڈھکنا پڑا تھا جس کو بہت زیادہ زنگ لگا ہوا تھا۔ ماریا نے سن رکھا تھا کہ بدروح ہر جگہ دیوار میں سے گزر جاتی ہے مگر زنگ لگے لوہے کے قریب بھی نہیں آ سکتی۔ ماریا دونوں بچوں کو لے کر مین ہول کے اندر سے گزر کر نیچے آ گئی۔ نیچے ایک سرنگ تھی جس میں سے شہر اور گاؤں کا پانی نالے کی شکل میں آگے جا کر دریا میں گر جاتا تھا۔

ماریا نے دونوں بہن بھائی کو سرنگ کے اندر نالے کے پاس پتھر کی سل پر بٹھا دیا اور انہیں سمجھایا کہ وہ گھبرائیں نہیں۔ بدروح ان کے پاس نہیں آ سکے گی۔

"میں کیپٹن کے پاس جا رہی ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر میں واپس آ جاؤں گی۔"

دونوں بھائی بہن یہ سن کر گھبرا سے گئے کہ وہ اکیلے رہ جائیں گے لیکن ماریا نے کہا:

"میں آکاش سے تمہاری مدد کرنے آئی ہوں مجھے دیوتا ناگ نے تمہیں بچانے کے لیے بھیجا ہے اس لیے تمہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا کو معلوم تھا کہ یہ ہندو بہن بھائی ایں اور دیوتاؤں کا سن کر مطمئن ہو جائیں گے۔ ماریا نے دیکھا کہ ناگ دیوتا اور آکاش کا ذکر سن کر وہ خاموش ہو گئے۔ ان کی گردنوں کے سانپ اسی طرح غصے میں پھنکاریں مار رہے تھے۔ ماریا نے ایک بار پھر دونوں کو تسلی دی اور گٹر کے مین ہول میں سے باہر نکل آئی۔

اس نے دیکھا کہ بدروح اور کفن پوش پیرا مین ہول سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے تھے۔

بدروح گائیتری اسے کہہ رہی تھی:

"سانپ اور میرا شکار اس مین ہول کے نیچے ہے

جاؤ اور مین ہول کو توڑ دو۔"

یہ سن کر ماریا وہیں رک گئی۔ یہ اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ کفن پوش پیرے نے اگر مین ہول کا لوہے کا ڈھکنا توڑ ڈالا تو کم از کم وہ ضرور اندر چلا جائے گا۔ کیوں کہ زنگ آلود لوہے سے کفن پوش پیرا نہیں ڈرتا تھا۔ ماریا نے پہلا کام یہ کیا کہ پیرے کے ہاتھ سے آگے بڑھ کر بین چھین لی اور اسے توڑ ڈالا۔ پیرا ایک دم سے پرے ہٹ گیا۔

اس نے چلا کر کہا:

"کوئی بدروح اور بھی یہاں موجود ہے عظیم بدروح!"

بدروح گائیتری کو پہلے ہی شک تھا۔ اب اسے یقین ہو گیا اس نے بازو اٹھا کر کہا:

"کون ہو تم؟ جواب دو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ

میں عظیم بدروح ہوں۔"

ماریا نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کفن پوش پیرے کو ہلاک تو نہیں کر سکتی تھی، کیوں کہ وہ پہلے ہی مرا ہوا تھا وہ اسے بے بس کر دینا چاہتی تھی تا کہ مین ہول کا ڈھکن نہ کھول سکے۔ ماریا نے کفن پوش پیرے کی گردن کو پکڑ کر ہوا میں پوری طاقت سے اچھالا۔ وہ چیختا چلاتا، داویلا کرتا، ہاتھ پاؤں مارتا نیچے گرا تو اس کی دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں دو ٹکڑے ہو گئیں۔

بدروح اس کے قریب آئی کہ اس کی ہڈیوں کو ہاتھ لگا کر پھر سے جوڑ دے۔ لیکن ماریا اسے گھسیٹ کر مین ہول کے ڈھکن کے اوپر لے گئی۔ یہاں بدروح زنگ آلود لوہے کی وجہ سے نہیں آ سکتی تھی۔ زنگ آلود لوہے کی شعاعیں اسے دور رکھے ہوئے تھیں۔

کفن پوش پیرا درد سے کراہ رہا تھا۔

"عظیم بدروح! مجھے اس درد سے نجات دلاؤ۔

میں مر کر بھی تکلیف اٹھا رہا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بدروح نے ہوا میں بازو چلاتے اور چیخ کر کہا:

"کوئی دوسری بدروح یہ کام کر رہی ہے بدبخت! میں کیا کروں۔ میں تمہارے پاس نہیں آسکتی۔ لوہے کا زنگار میری طاقت کو ختم کر دے گا۔ تم ڈھکن اٹھانے کی کوشش کرو۔"

کفن پوش پیپرا بولا:

"آہ! میں درد سے مرا جا رہا ہوں۔ میرے بازو بھی سن ہو گئے ہیں۔ میں ہاتھ پیر نہیں ہلا سکتا"

یہی ماریا چاہتی تھی۔

اب وہ دریا کی سطح پر سے ہوتی ہوئی واپس کیٹی کی طرف بھاگی۔

کیٹی پریشان بیٹھی تھی۔ اس نے اسے سارا واقعہ سنایا اور کہا:

"میرا خیال ہے کہ تم بھی وہیں گڑھ میں آ جاؤ۔"

کیٹی بولی:

"کاش میری چٹکی کا اثر واپس آ جائے۔"

ماریا نے کہا:

"تم ایک بار پھر چٹکی بجا کر دیکھو۔ شاید جادو واپس لوٹ آیا ہو۔"

کیٹی نے اپنے ذہن میں ایک سادھو کا خیال باندھا اور چٹکی بجا دی۔ یہ دیکھ کر وہ خوشی سے چیخ اٹھی کہ وہ کیٹی پیرن سے سادھو بن چکی تھی۔ اس کی چٹکی کا جادو واپس آگیا تھا۔

ماریا نے خوش ہو کر کہا:

"اب تم سادھو بن گئی ہو۔ اور اسی طرح جمن گائی دریا کی دوسری جانب گڑھ سے تھوڑی دور کسی جگہ جا کر بیٹھ جاؤ۔ ہمیں تین دن اور انتظار کرنا ہو گا۔ کیونکہ بدروح اور پیپرے کے ہمیشہ کے لیے ہلاک ہونے میں ابھی تین دن باقی ہیں۔"

کیٹی کے لمبے بال تھے۔ لمبی داڑھی تھی۔ ہاتھ میں ترشول تھا اور گلے میں منکوں کی مالا تھی۔ وہ مرد بن گئی تھی، کہنے لگی:

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔ فکر نہ کرو۔"

اور وہ قلعے کے تہہ خانے سے نکل کر دریا کی طرف روانہ ہو گئی۔

ماریا نے اسے اپنے کاندھے پر بٹھا کر غائب حالت میں دریا پار کرایا اور دوسرے کنارے بدروح سے دور گھاٹ پر ایک درخت کے نیچے اتار دیا۔ کیٹی سادھو کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکل میں درخت کے نیچے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔ اس کے بیٹھتے ہی کچھ ماہی گیر ادھر سے گزرے اور وہ درخت کے نیچے ایک سادھو کو خدا کی عبادت کرتے دیکھ کر اس کے پاس آئے اور پرنام کر کے بیٹھ گئے۔

ماریا وہاں سے سیدھی واپس گاؤں گئی۔ وہاں ایک گھر میں داخل ہوئی۔ اس گھر میں ایک ہندو کسان گھڑے میں سے پانی نکال کر پی رہا تھا۔ ماریا نے باورچی خانے میں جا کر چاولوں سے بھرا ہوا دیگچہ اٹھایا۔ اس پہ دال ڈالی اور پھر باہر آ کر پانی سے بھرا ہوا گھڑا بھی اٹھا لیا۔

ہندو کسان نے اپنے آپ گھڑا غائب ہوتے دیکھا تو بت بن کر وہیں کھڑا ہو گیا۔ پھر سر ہلا کر بولا:

"نہیں نہیں۔ گھڑا یہاں نہیں تھا۔ اگر ہوتا تو کیسے غائب ہو سکتا تھا"

باورچی خانے میں گیا تو چاول کا دیگچہ بھی غائب تھا۔ چکرایا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

ماریا چاول اور پانی لے کر گڑھ کے اندر آ گئی۔

اس نے دونوں بہن بھائیوں کو چاول کھلاتے، پانی پلایا اور کہا:

"تمہاری مصیبت کے صرف تین دن باقی رہ گئے

ہیں اور یہ تین دن تمہیں اسی جگہ گزارنے ہوں گے گھبرانا نہیں، تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ ناگ دیوتا تمہاری حفاظت کر رہے ہیں"

دونوں سانپوں والے بہن بھائی خاموش بیٹھے خلاؤں میں گھورتے رہے۔ ماریا ان کو اطمینان سے بیٹھنے کی ہدایت کر کے گڑھے سے باہر آ گئی۔ باہر مین ہول کے ڈھکن کے اوپر کفن پوش پیرا ایسے پڑا تھا جیسے کوئی ہسپتال کا مریض ٹوٹی ہوئی ٹانگوں کے ساتھ پڑا کراہ رہا ہو۔ اس کے ارد گرد کوئی بیس قدموں کے فاصلے پر بدروح گاہتری بے چینی سے دائرے کی شکل میں چکر لگا رہی تھی۔ مگر وہ زنگ آلود ڈھکن کی وجہ سے قریب نہیں جا سکتی تھی۔

ماریا گھاٹ پر آ گئی۔

یہاں کیٹی نے سادھو کے بھیس میں اپنا رنگ جما رکھا تھا۔ ماہی گیر اس کے گرد گھیرا ڈالے بیٹھے تھے اور کیٹی سادھو کے روپ میں ایک ہاتھ اوپر اٹھائے انہیں اُپدیش دے رہی تھی۔

"ہری اوم! بابا لوگ۔ سب سے بھلائی کرو۔ کسی کو برا نہ کہو۔ بری بات نہ سنو۔ بری بات منہ سے نہ نکالو۔ بڑے آدمی کے پاس نہ بیٹھو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہری ادم! پربھو شانتی۔"

اسے ماریا کی خوشبو آ گئی تھی۔

ماریا نے اس کے بالکل قریب آ کر کہا:

"سادھو جی مہاراج! کچھ ہمیں بھی نصیحت کرو۔"

کیٹی مسکرا کر کہا:

"بابا لوگ! تم گڑھ کے اندر نگاہ رکھو۔"

ایک ماہی گیر نے پوچھا:

"سادھو مہاراج! ہم گڑھ کے اندر جا کر کیا کریں گے؟"

کیٹی نے جلدی سے کہا:

"نہیں نہیں۔ میں تمہیں نہیں کہہ رہا تھا بابا لوگ! یہ تو آکاش سے ایک جمعدار کی روح ہم سے ملنے آئی ہے میں اسے کہہ رہا تھا کہ بابا لوگ گڑھ کو صاف رکھا کرو۔"

ماریا نے غصے میں کہا:

"اچھا۔۔ اب میں جمعدار ہو گئی۔ کوئی بات نہیں میں ابھی تمہارے ان چیلوں کی خبر لیتی ہوں۔"

اور ماریا نے دو تین ماہی گیروں کی گردنوں کو دبا کر انہیں پرے گرا دیا۔ بے چارے ماہی گیر تو ہکے بکے ہو گئے۔ ڈر کر شور مچاتے بھاگے۔

"ہے بھگوان۔ بھوت آ گیا۔ بھوت!"

بھوت کا نام سن کر باقی ماہی گیر بھی اٹھ دوڑے۔ کیٹی ہنسنے لگی:

"تم نے بڑا اچھا کیا ماریا۔۔۔ میں پہلے ہی ان لوگوں سے بہت بور ہو رہی تھی۔ میدان صاف ہو گیا ہے۔ اب بتاؤ تمہارے محاذ کا کیا حال ہے؟"

ماریا نے اسے بتایا کہ بدروح گڑھ کے اوپر میں ہول کے اردگرد بے چینی سے چکر لگا رہی ہے۔ جوں جوں وقت گذر رہا ہے اس کا بڑا حال ہو رہا ہے اور کفن پوش پیپرا بلیاں تڑوا کر مین ہول کے ڈھکن پر پڑا ہے۔

وقت اسی طرح گذرتا چلا گیا۔

کیٹی نے سادھو کی شکل میں گھاٹ پر دھونی دما رکھی تھی اور دونوں بہن بھائی گڑھ کے اندر بیٹھے تھے۔ ماریا ان کو برابر کھانا پانی پہنچا رہی تھی۔ باہر بدروح اور کفن پوش پیپرے کا بہت بڑا حال ہو رہا تھا۔ ان دونوں کی موت اور ہمیشہ کی زندگی کے درمیان صرف دو دن باقی رہ گئے تھے۔ کفن پوش پیپرے کی ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ پڑی تھیں اور ان پر ہزاروں چیونٹیاں چڑھ کر گوشت کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھا رہی تھیں۔ وہ جو دو معصوم بہن بھائیوں کے سر
کاٹنے آیا تھا اب خود تکلیف سے چلا رہا تھا مگر بدروح
اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی۔ اس کی اپنی حالت خراب
ہونے لگی تھی۔ اس کی آنکھ کے سوراخ پر جو مکڑی چمٹی
ہوئی تھی اس نے اس کی دوسری آنکھ پر بھی حملے شروع
کر دیئے تھے اور جب وہ اپنے درانتی ایسے بازو سے
اس کی آنکھ کے ڈھیلے پر حملہ کرتی تو بدروح اپنا ہڈیوں
والا ہاتھ اس پر مارتی اور چیخ کر کہتی:

"اے راہو کیتو۔ میری مدد کرو۔"

مگر کوئی اس کی مدد کو نہیں آ رہا تھا۔

آخر وہ دن بھی آ گیا جس کی رات کو بارہ بجے کے
بعد بدروح اور کفن پوش پھیرے نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے
جہنم کے شعلوں میں تبدیل ہو جانا تھا۔ یعنی یہ ان دونوں
کی زندگی کا آخری دن تھا۔

کیٹی سادھو بنی اسی طرح دریا کے گھاٹ پر بیٹھی تھی۔
ماہی گیر ڈر کے مارے اس کے قریب نہیں پھٹکتے تھے
دور سے ہی اسے پرنام کرتے اور پھل مٹھائیاں زمین پر
رکھ کر چلے جاتے تھے۔ ماریا یہ پھل اور مٹھائیاں اٹھا کر
گڑھ میں لے جاتی اور سانپوں والے بہن بھائی کو کھلا

دیتی۔۔۔ ان بہن بھائی کی گردنوں میں جو سانپ لپٹے ہوئے
تھے ان کی حالت بھی پتلی پڑ گئی تھی۔ وہ اب بڑی مشکل
سے اپنا سر اوپر اٹھاتے اور ان کی گردنیں بار بار
ڈھلک جاتی تھیں۔

ماریا دونوں بہن بھائی کو سانپوں کی حالت دکھا کر کہتی:

"دیکھو۔۔۔ تمہارے دشمن کی طاقت ختم ہو رہی ہے
تمہاری مصیبت کا یہ آخری دن ہے۔ کل تم
آزاد ہو گے۔"

دونوں بہن بھائی کے چہروں پر بھی اطمینان سا جھلکنے لگا
تھا۔ کیوں کہ اس سے پہلے انہوں نے بھی اپنی گردن کے
سانپوں کو ایسی کمزور حالت میں نہیں دیکھا تھا۔ ماریا کیٹی کو جا
کر ایک ایک منٹ کی خبر دے رہی تھی۔

دن گذرتا چلا گیا۔ شام ہو گئی۔

بدروح اب ایک جگہ زمین پر بیٹھ گئی تھی۔ اس نے
محل کے ڈھکن کے گرد چکر لگانے بند کر دیئے تھے۔
اس کی کھوپڑی گردن پر آگے پیچھے جھولنے لگی تھی۔ اس کے سوکھے
ہوئے بازو ڈھلک گئے تھے۔ اس کی سوراخ والی آنکھ کی سبز
مکڑی نے اس کی دوسری آنکھ کے ڈھیلے پر اپنے درانتی والے
بازو مار مار کر اسے لہو لہان کر دیا تھا۔ بدروح میں اتنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی طاقت نہیں رہی تھی کہ ہاتھ اٹھا کر مکڑی کو آنکھ پر سے ہٹا سکتی۔

کفن پوش سپیرے کے سارے جسم پر چیونٹیاں چڑھ چکی تھیں اس کے ہاتھوں نے بھی اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا وہ آہستہ آہستہ کراہ رہا تھا۔ یہ وہ آدمی تھا جس نے نہ جانے کتنے لوگوں کو قتل کیا تھا اور اب ایک بار پھر ایک بہن بھائی کی جوڑی کو قتل کرنے کا ارادہ لے کر نکلا تھا۔ قدرت اس کے ظلم کی اسے سزا دے رہی تھی۔

اب کیتھی بھی ماریا کے ساتھ کھاٹ سے اُٹھ کر بدروح کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ چٹکی بجا کر اپنی اصل یعنی چوکور آنکھوں والی خلائی ڈائن کی شکل میں واپس آ چکی تھی۔ اس کی آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگا ہوا تھا۔ بدروح کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ اس کے بازو اس کے جسم سے الگ ہو گئے تھے۔ کھوپڑی آدھی ایک طرف کو ڈھلک گئی تھی۔ سبز مکڑی نے اس کی اکلوتی آنکھ کا ڈیلا پورے کا پورا چٹ کر لیا تھا اور وہاں سے خون بہہ رہا تھا۔

کیتھی نے کہا:

"میرا خیال ہے ہمیں دونوں بچوں کو کوٹھڑیں سے نکال کر یہاں لے آنا چاہیے۔"

ماریا نے کہا:

"نہیں۔ وہ بدروح کی حالت دیکھ کر ڈر جائیں گے اور پھر کوئی پتہ نہیں کہ بدروح کی حالت دیکھ کر ان کی گردنوں میں پڑے ہوئے سانپوں پر کیا اثر ہو۔ اس لیے بہتر ہے کہ جب تک آدھی رات نہیں بیت جاتی اور اس کا انجام سامنے نہیں آ جاتا انہیں وہیں رہنے دیا جائے۔"

ماریا نے کوٹھڑی میں جا کر دیکھا۔ بہن بھائی خاموش تھے مگر ان کے چہروں پر رونق سی تھی۔ کیونکہ سانپ ان کی گردنوں میں بے حال ہو کر یوں پڑے تھے جیسے مرنے کے قریب ہوں۔ اس کے باوجود ماریا انہیں بدروح کے سامنے لانے کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتی تھی۔

ماریا بہن بھائی کو ایک بار پھر تسلی دے کر باہر آ گئی۔ کیتھی بدروح سے کچھ فاصلے پر بیٹھی اس کا انجام قریب آتے دیکھ رہی تھی۔ ماریا بھی اس کے پاس آ گئی۔ ماریا نے پوچھا:

"رات کا کیا بجا ہو گا؟"

کیتھی نے آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں کی طرف دیکھ کر کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"آدھی رات ہونے ہی والی ہے۔"

اس وقت آدھی رات ہونے میں دس منٹ باقی تھے کفن پوش پیپرے کا سارا جسم چیونٹیوں سے بھر گیا تھا۔ اس کا جسم کسی قسم کی حرکت نہیں کر رہا تھا۔ بدروح گاتیزی کی کھوپڑی اس کی گردن سے ڈھلک کر نیچے گر پڑی۔ کھوپڑی کی سبز مکڑی ابھی تک زخمی آنکھ کا خون چوس رہی تھی۔ اندھیرے میں ستاروں کی دھیمی دھیمی روشنی جھلک رہی تھی۔ بدروح کا جسم بغیر کھوپڑی کے زمین پر یوں بیٹھا تھا جیسے پتھر کا بت ہو۔ اس کے دونوں بازو پہلے ہی جھڑ کر زمین پر پڑے تھے۔

اور جب ٹھیک رات کے بارہ بج کر ایک منٹ ہوا یعنی سات دنوں کی مہلت گزر گئی تو فضا میں ایک چیخ بلند ہوئی۔ یہ چیخ بدروح کی کٹی ہوئی گردن میں سے نکلی تھی اس کے ساتھ خون بھی باہر کو اُبل آیا تھا۔

پھر آسمان سے بجلی کا ایک کوندا لپکا۔ اور دونوں پر باری باری گرا اور کفن پوش پیپرے اور بدروح گاتیزی کے جسموں میں آگ لگ گئی۔ دونوں جسموں میں سے چیخوں کی آواز بلند ہونے لگی۔ ان کے جسم نیلی اور سرخ آگ میں سوکھی لکڑیوں کی طرح جل رہے تھے۔

ماریا بھاگ کر نیچے گئی۔ بہن بھائی کی گردنوں پر پڑے ہوئے سانپ اُتر کر بڑی مشکل سے رینگ رہے تھے۔ پھر ان کے جسموں میں بھی آگ بھڑک اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی جل کر بھسم ہو گئے۔

ماریا نے بہن بھائی سے کہا:

"اب تمہیں خوش ہو جانا چاہیے۔ تمہاری مصیبت کٹ گئی۔"

بہن بھائی بار بار اپنی گردنوں پر ہاتھ پھیر رہے تھے۔ پھر وہ ایک دم سے دونوں ہی بے ہوش ہو گئے۔ ماریا انہیں گڑھے میں سے نکال کر باہر لے آئی۔ اور جب انہیں زمین پر لٹایا تو کیپٹن کو دن دفن دیے۔

"انہیں کیا ہو گیا ماریا بہن؟ کیا سانپ مر گئے؟"

ماریا نے کہا:

"ہاں — سانپ جل کر بھسم ہو گئے ہیں۔ مگر یہ اس خیال سے بے ہوش ہو گئے ہیں کہ اتنی دیر تک ان کی گردنوں میں سانپ لپٹے رہے تھے۔"

کیپٹن نے کہا:

"خدا کا شکر ہے یہ خونی کھیل ختم ہوا!"

بدروح اور کفن پوش پیپرے کا خاتمہ آدھی رات کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا آہستہ آہستہ اندر دریا کی طرف جا رہی تھی۔
کیتھی نے کہا:
"یہ بدروحیں تو ہمیشہ کے لیے جہنم میں چلی گئیں۔ اب ان بچوں کو ان کے ماں باپ کے پاس چھوڑ آنا چاہیے"
"بڑا اچھا خیال ہے" ماریا نے کہا۔
اور وہ دونوں بچوں کو لے کر ان کے ماں باپ کے گاؤں روانہ ہو گئیں۔ انہوں نے صبح ہونے کا بھی انتظار نہیں کیا۔ اندھیرے والے گاؤں میں پہنچتے پہنچتے انہیں پو پھٹنے کا وقت ہو گیا۔

سانپوں والے بہن بھائی کے جھونپڑے میں دیا جل رہا تھا اور ان کے ماں باپ اپنے بچوں کے لیے صبح صبح اٹھ کر خدا سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ دونوں بچوں کے سر سے اگرچہ مصیبت اتر گئی تھی لیکن ان کی زبانیں ابھی تک بند تھیں۔ انہیں ہوش آ چکا تھا۔ اس کے باوجود وہ سہمے ہوئے سے تھے۔ اس خیال سے کہ کہیں سانپ ایک بار پھر ان کی گردنوں سے آ کر چمٹ جائیں۔ کیتھی اور ماریا ان کے جھونپڑے کے باہر جا کر رک گئیں۔

ماریا تو کسی کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ کیتھی نے دونوں بچوں سے کہا:
"جاؤ اپنے ماں باپ کے پاس۔"
بچے جھونپڑی کی طرف بھاگے۔ کیتھی اور ماریا پہلی بار ان دونوں کو بھاگتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ جونہی وہ جھونپڑے میں داخل ہوئے ان کے ماں باپ انہیں دیکھ کر پہلے تو حیران رہ گئے۔ پھر ایسی بات ہوئی کہ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی۔ ان دونوں بہن بھائیوں کی سانپوں کی دہشت کی وجہ سے زبانیں بند ہو گئی تھیں لیکن اپنے ماں باپ کو سامنے دیکھ کر وہ بے اختیار پکار اٹھے۔
"ماتا جی ۔۔۔ پتا جی۔"
اور پھر ماں باپ نے دوڑ کر انہیں سینے سے لگا لیا اور خوشی سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ان کے جگر کے ٹکڑے انہیں مل گئے تھے۔ وہ انہیں چوم چوم کر نہیں تھک رہے تھے۔ اب انہیں خیال آیا کہ ان کے بچوں کو لے کر کون آیا ہے۔ وہ جھونپڑے سے باہر آئے تو سامنے کیتھی کھڑی تھی۔ ماریا کو تو وہ دیکھ نہیں سکتے تھے اور کیتھی کو انہوں نے صرف پیپرن کی شکل میں دیکھا تھا۔ ان کے سامنے اب ایک سنہری بالوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

والی جوان لڑکی کھڑی تھی جس نے آنکھوں پر سیاہ چشمہ چڑھا رکھا تھا۔

کیپٹن نے خود آگے بڑھ کر کہا:

"معاف کیجئے گا۔ ایک پیپرن ان بچوں کو دے گئی تھی کہ انہیں آپ کے جھونپڑے تک پہنچا دوں۔"

اتنے میں دونوں بہن بھائی باہر آ گئے۔

بہن نے کہا:

"پتا جی! یہی وہ نیک دل پیپرن ہے جس نے ہمیں ساپیرن والی چڑیل سے بچایا ہے۔"

اس کا بھائی بولا:

"پتا جی! ان کے ساتھ ایک آکاش کی دیوی بھی ہے وہ نظر نہیں آتی پتا جی!"

ماں باپ حیران پریشان کبھی اپنے بچوں کو اور کبھی کیپٹن کو تک رہے تھے۔

ماریا نے آہستہ سے کہا:

"کیپٹن! اب یہاں سے چلے چلو۔"

ہاں ۔۔۔ کیپٹن نے سوچا کہ اب وہاں سے نکل جانا ہی بہتر تھا۔ کیونکہ خواہ مخواہ ان کے کئی راز کھل رہے تھے

کیپٹن نے آگے بڑھ کر بچوں کو پیار کیا۔ بچوں نے بھی کیپٹن کو ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور کیپٹن خدا حافظ کہہ کر ماریا کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔

ماریا اس کے ساتھ ساتھ تھی۔

کیپٹن نے کہا:

"اگر اس وقت ناگ بھیا یہاں ہوتا تو اسے یہ دیکھ کر کتنی خوشی ہوتی کہ ہم نے دونوں بہن بھائی کو ان کے ماں باپ کے پاس خیریت سے پہنچا دیا ہے۔"

ماریا نے کہا:

"کیپٹن! مجھے ذرا چل کے وہ باؤلی تو دکھاؤ جہاں تمہارے خیال میں ناگ غائب ہو گیا تھا۔"

"چلو ۔۔۔ چل کر دکھاتی ہوں۔"

صبح کی روشنی چاروں طرف پھیل چکی تھی جب وہ دونوں پانڈی چری کے پرانے قلعے کے پاس کیلے کے درختوں کے جھنڈ میں پانی کی باؤلی پہ پہنچ گئیں۔ یہی وہ مقام تھا جہاں ناگ کا پانی بھرتے ہوئے پاؤں پھسلا تھا اور وہ باؤلی میں گر کر زمین کے اندر شہزادی سلوی کے انوکھے، حیرت انگیز اور پُراسرار شاہی محل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں پہنچ گیا تھا۔

ماریا نے دیکھا کہ باؤلی کے کنارے ۔کیلے کے پتوں کا بنایا ہوا وہ دونا ابھی تک ویسے ہی پڑا تھا جس میں ناگ نے پانی بھرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ دونا اب خشک ہو گیا تھا۔ دیر تک دونوں کیتھی اور ماریا وہاں بیٹھی غور کرتی رہیں کہ ناگ وہاں سے کہاں گم ہو گیا؟ وہ کدھر گیا ہوگا؟ اس کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا ہوگا لیکن ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

آخر انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ وہاں سے پاکستان کے شہر لاہور چلا جائے کیوں کہ ہو سکتا ہے لاہور میں ماڈل ٹاؤن میں رہنے والے سٹوڈنٹ امجد کو ناگ کے بارے میں کچھ خبر ہو۔ یا ناگ کسی اچانک اتفاق کے ساتھ اس کے پاس لاہور پہنچ گیا ہو۔ یہ ۱۹۸۳ء کا ماڈرن زمانہ تھا اور کیتھی ماریا بھارت کے شہر مدراس کے قریب تھیں۔ وہاں سے مدراس شہر کی طرف روانہ ہو گئیں تاکہ وہاں سے ریل گاڑی پکڑ کر دلی اور پھر پنجاب کے اور بھارت کے آخری سرحدی شہر امرتسر پہنچیں اور وہاں سے سرحد عبور کر کے لاہور پہنچ جائیں۔

○

عنبر اور لاہور کی لڑکی شیبا

کیتھی اور ماریا بھارت کے شہر مدراس کے ریلوے سٹیشن پر بیٹھی دلی جانے والی ریل گاڑی کا انتظار کر رہی تھیں۔

دوستو! ہم ان دونوں کو اسی جگہ چھوڑتے ہیں اور ذرا عنبر کی چل کر خبر لیتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہے۔ ناگ کا تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ وہ باؤلی میں پانی پینے کے لیے جھکا تھا کہ پاؤں پھسلا اور باؤلی میں گر پڑا۔ پھر وہ شہزادی سلومی کے محل میں نکل آیا۔ جہاں شہزادی سلومی نے اس کی ساری کھوئی ہوئی طاقت واپس کر دی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ چاہے وہ کیسا ہی روپ بدل لے وہ اس محل سے کبھی باہر نہیں نکل سکے گا۔ شہزادی سلومی اس کے ساتھ شادی کر کے اسے اپنی زیر زمین دنیا کے محل میں بادشاہ بنا کر اور خود اس کی ملکہ بن کر رہنے کی تیاری کر رہی ہے۔

اتنی دیر میں ہم عنبر کی طرف چلتے ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ ہم نے عنبر کو آج سے تین ہزار سال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہلے کے ملک شام کے شہر دمشق کے آس پاس گھوڑا
تھا جب کہ وہ گھوڑے پر سوار ناگ، کیپٹن اور ماریا کی
تلاش میں پھر رہا تھا۔

عنبر نے دور سے شہر کے مکانات اور فصیل دیکھی اور
اس کی طرف بڑھا۔

پیارے دوستو! آج سے تین ہزار برس پہلے ملک
شام کا یہ شہر دمشق ویسے تو اتنا ترقی یافتہ نہیں تھا مگر
وہاں کے کاہن ستاروں اور جادو کے علم میں بڑے
تھے، کہتے ہیں کہ اس شہر میں کاشانی نام کا ایک بوڑھا
کاہن رہا کرتا تھا۔ یہ کاہن شہر کے بیچ میں ایک مینار
بنا کر اس کے اوپر رہتا تھا اور لوگوں میں مشہور تھا کہ
اس کے پاس ایک بہت بڑی ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب
ہے جس پر تین ہزار سال بعد کے آنے والے واقعات درج
ہیں۔ اور اس کتاب کے ہر صفحے پر اس نے اپنے خون
ہاتھ کا نشان بنایا ہوا ہے۔

عنبر گھوڑے پر سوار شہر میں داخل ہو گیا۔

اسے یہاں ناگ اور ماریا سے ملنے کی کوئی توقع نہ
تھی لیکن ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا کہ کہیں نہ کہیں اچانک
بچھڑ جاتے تھے اور پھر حالات اور واقعات کے دھارے

پر بہتے بہتے ایک بار پھر کہیں اچانک مل جاتے تھے۔
تیسرے پہر کا سورج شہر کی دیوار کے پیچھے چھپ رہا تھا۔
موسم خوشگوار ہو گیا تھا۔ گرمی کم ہو گئی تھی۔ شہر کے مندروں اور
عبادت خانوں کے سنہری کلس سورج کی غروب ہوتی سنہری کرنوں
میں چمک رہے تھے۔

عنبر کی نگاہ شہر کے وسط میں ایک اونچے مینار پر پڑی
جس کا کلس چاندی کا تھا اور تلوار کی طرح چمک رہا تھا۔ عنبر
نے ایک آدمی سے پوچھا کہ یہ مینار کیا ہے؟ اس نے وہی
کچھ عنبر کو بتایا جو اس سے پہلے ہم آپ کو بتا چکے ہیں
کہ وہاں کاشانی نام کا ایک بوڑھا راہب رہتا ہے جس کے
پاس ایسی کتاب ہے جس میں آنے والے تین ہزار سال کے
واقعات درج ہیں۔ عنبر کو یہ بات بڑی ہی دلچسپ لگی۔

وہ مینار کی طرف بڑھا۔

مینار کے نیچے دو آدمی پہرہ دے رہے تھے۔

عنبر نے کہا:

"میں کاہن اعظم کاشانی سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ تمہیں کاہن اعظم
سے کیا کام ہے؟"

عنبر نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم کاہن اعظم سے جا کر میرا پیغام دو کہ انہیں ایک ایسا شخص ملنے آیا ہے جو دو ہزار سال سے بابل مصر اور یونان کی سرزمین میں سفر کر رہا ہے۔"

عنبر کی یہ بات سن کر دونوں پہرے دار ہنسنے لگے۔ وہ عنبر کو پاگل سمجھنے لگے اور کہا کہ جاؤ اپنا راستہ پکڑو۔ یہ جگہ پاگلوں کے لیے نہیں ہے۔

عنبر نے کہا کہ میں پاگل نہیں ہوں،

"تم ایک بار میرا پیغام تو پہنچا دو۔ اگر وہ نہیں لیں گے تو میں واپس چلا جاؤں گا۔"

ایک پہرے دار نے برا سا منہ بنا کر دوسرے پہرے دار سے کہا:

"جاؤ بھائی کاہن اعظم کو اس پاگل کا پیغام پہنچا دو۔"

دوسرا کہنے لگا:

"میں کیوں جاؤں۔ اگر تمہیں اس پاگل کا زیادہ ہی خیال ہے تو تم کیوں نہیں چلے جاتے۔"

"اچھا بھائی میں ہی چلا جاتا ہوں۔"

عنبر نے دیکھا کہ وہ آدمی ایک پا[illegible] سوار ہو گیا جو رسی کے ذریعے ایک لفٹ کی طرح ا[illegible] کو چلی جاتی تھی۔

وہ پیغام لے کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آیا اور بولا:

"جلدی چلو۔ کاہن اعظم نے تمہیں بلایا ہے۔"

عنبر نے بڑی شان سے گردن اٹھا کر دونوں کی طرف دیکھا اور کہا:

"اب بتاؤ پاگل تم ہو کہ میں؟"

اور وہ پالکی میں بیٹھ گیا۔ پہرے دار نے رسی ہلائی اور پالکی ایک لفٹ کی طرح مینار کے اندر ہی اندر اوپر چڑھنے لگی۔

یہ پالکی نما لفٹ مینار کی سب سے اوپر والی منزل پر پہنچ کر رک گئی۔ یہاں ایک سفید بالوں اور لمبی سفید داڑھی والے بزرگ کاہن نے اس کا خیر مقدم کیا۔ وہ عنبر کو اپنی کوٹھڑی میں لے گیا۔ یہ کاہن اعظم کا شاہی تھا۔ کوٹھڑی میں قالین کا فرش بچھا تھا۔ گاؤ تکیے لگے تھے۔

ایک الماری میں ہاتھ سے لکھے ہوئے کاغذوں کے گول گول رول پڑے تھے۔ کونے میں ایک گول تپائی تھی جس پر ستاروں کا ایک چارٹ پڑا تھا۔ اس کے پاس ہی ایک انسانی کھوپڑی رکھی ہوئی تھی۔ کاہن اعظم [illegible] عنبر کے چہرے کی طرف بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے عنبر کو اپنے پاس قالین پر بٹھایا اور نوکر نے اسے شربت پیش کیا۔ عنبر شربت پینے لگا۔ کاہن اعظم اب بھی اسے غور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے تک رہا تھا۔

عنبر نے مسکرا کر کہا:

"کاہن اعظم شاید آپ کو میری بات کا یقین نہیں آیا کہ میں دو ہزار سال بلکہ پانچ ہزار سے بھی زیادہ سالوں سے سفر میں ہوں۔ اسی لیے آپ مجھے غور سے دیکھ رہے ہیں۔"

کاہن اعظم نے کہا:

"نہیں۔ معاملہ اُلٹ ہے۔ میں اس لیے تمہیں غور سے دیکھ رہا ہوں کہ مجھے یقین ہے کہ انسان اگر چاہے تو ہزاروں سال پیچھے اور ہزاروں برس آگے جا کر سفر کر سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے تم ٹھیک ہی کہتے ہو۔"

عنبر نے پوچھا:

"آپ کو کیسے یقین آگیا کہ میں [illegible] ہزار برس سے زندہ ہوں اور سفر کر رہا ہوں؟"

بوڑھا کاہن مسکرایا اور بولا:

"تمہارا نام کیا ہے بیٹے؟"

"عنبر۔"

"ہوں ـــــ اچھا نام ہے۔ یہ ہزاروں برس زندہ رہنے

والا نام ہے۔"

پھر اس نے عنبر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور کہا:

"میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہیں ایک چیز دکھاتا ہوں۔"

عنبر سمجھ گیا کہ بوڑھا کاہن اسے وہ پُراسرار کتاب دکھانے لگا ہے جس میں آنے والے دو ہزار برس کے واقعات درج ہیں۔

بوڑھا کاہن عنبر کو ساتھ لے کر ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں لے گیا جس کی چھت بہت نیچی تھی اور عنبر کے سر سے صرف ایک بالشت اونچی تھی۔ یہاں فرش پر ایک چوکی بچھی تھی جس پر ایک بہت بڑی کتاب پڑی تھی۔ کتاب کے سرہانے ایک موم بتی جل رہی تھی۔ کتاب کے اوپر ہاتھ کا ایک سرخ نشان بنا تھا۔ کاہن نے کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

"اس کتاب کو دیکھتے ہو؟"

"ہاں کاہن اعظم!"

"اس کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ تم یہاں سے آگے کہاں جاؤ گے؟"

عنبر کاہن اعظم کا منہ تکنے لگا۔ اسے یہ تو علم ہو چکا تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ اس کتاب میں آنے والے دو ہزار سالوں کے واقعات درج ہیں لیکن عنبر اس کے بعد آگے کہاں جائے گا؟ یہ اسے کیوں کر معلوم ہو گیا۔؟

عنبر نے پوچھا:

"کاہن اعظم! کیا آپ غیب کا علم بھی جانتے ہیں!"

کاہن نے کہا،

"بیٹا! یہ میرا علم ہے۔ غیب کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے۔"

عنبر نے کہا:

"کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ میں اس کے بعد کہاں جاؤں گا؟"

"ہاں — کیوں نہیں؟"

اور بوڑھے کاہن نے کتاب کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کھولا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے ورق الٹنے لگا ورق کافی لمبے چوڑے تھے اور ہر ورق پر انسانی ہاتھ کا سرخ نشان تھا اور کئی نقشے اور زائچے بنے ہوئے تھے اور پرانی مصری زبان میں ستاروں کے فاصلے اور ان کی گردش کا حال لکھا تھا۔

بوڑھے کاہن نے ایک ورق کھول کر سامنے رکھ دیا۔

اس ورق پر زائچے اور ستاروں کی شکلیں بنائی گئی تھیں۔ کتنی ہی لکیریں ایک دوسری کو کاٹتی ہوئی گذر رہی تھیں۔

بوڑھے کاہن نے ایک جگہ پر انگلی رکھ کر کہا،

"اس وقت تم دنیا کے اس مقام پر ہو اور اس کے بعد یہاں جاؤ گے۔"

دوسری جگہ جہاں بوڑھے کاہن نے انگلی رکھی وہاں ایک چوکور نشان بنا ہوا تھا۔ اس کے آگے تھوڑے فاصلے پر ایک چھوٹا گول دائرہ بنا تھا۔

کاہن نے عنبر کی طرف دیکھا اور مسکرا کر کہا،

"اور تھوڑی دیر بعد تم اس جگہ چلے جاؤ گے۔"

عنبر کو کچھ تعجب ہوا کہ وہ گول دائرے میں کیسے چلا جائے گا۔ وہ کچھ پوچھنے ہی والا تھا کہ بوڑھا کاہن بولا،

"یہ گول دائرہ ایک اندھا کنواں ہے۔"

عنبر نے کہا:

"تو کیا میں تھوڑی دیر بعد اس کنوئیں میں گر پڑوں گا؟"

کاہن بولا:

"نہیں — تم اس کنوئیں میں نہیں گرو گے۔ بلکہ تم اس کنوئیں کے قریب ایک جنگل میں جاؤ گے جہاں تمہاری ملاقات آج سے ایک ہزار سال بعد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے وہ ایک نیک اور پاک دل انسان گورکھ ناتھ سے ہو گی۔"

عنبر نے کہا:

"میں یہاں کس طرح پہنچوں گا؟"

کاہن نے عنبر کی انگلی میں پڑی ہوئی یاقوت کی انگوٹھی کی طرف اشارہ کر کے کہا:

"تمہیں یہ انگوٹھی وہاں لے جائے گی۔"

اب عنبر سمجھ گیا کہ یہ شخص بڑی زبردست خفیہ طاقت رکھتا ہے۔ اس نے کہا:

"اے عظیم کاہن! کیا وہاں میری ملاقات ناگ کیٹ اور ماریا سے ہو سکے گی؟"

کاہن نے کہا:

"یہ تمہیں وہاں جا کر معلوم ہو گا۔ اب تم اپنی انگوٹھی کو دوسرے ہاتھ سے رگڑ دو۔"

عنبر نے انگوٹھی کو رگڑا تو اس نے ایک جنگل دیکھا جس کے درختوں کے درمیان ایک راستہ چلا جا رہا تھا۔

بوڑھے کاہن نے کہا:

"تم اس پگ ڈنڈی پر اترو گے یہاں سے تمہارا اگلا سفر شروع ہو گا۔"

اور عنبر کی آنکھیں اپنے آپ بند ہونا شروع ہو گئیں۔ پھر ایک جھٹکے کے ساتھ جیسے ہوا میں اچھل گیا اور اوپر ہی اوپر جاتے ہوئے کچھ دیر بعد نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ اس کے پاؤں زمین کے ساتھ لگ گئے۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ اسی جنگل میں اسی پگ ڈنڈی پر کھڑا تھا۔

صبح کا سہانا وقت تھا۔ درختوں پر پرندے بول رہے تھے۔ ہوا میں گلاب اور موتیے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ عنبر کا دل بہت خوش ہو گیا۔ اس قسم کی خوشگوار فضا اس نے پہلے نہیں دیکھی تھی۔ وہ پگ ڈنڈی پر آگے بڑھا تو ایک سادھو کو دیکھا کہ گیروے کپڑے پہنے جھاڑیوں میں سے کوئی بوٹی توڑ رہا تھا۔

عنبر کو دیکھ کر بولا:

"بھائی! کہاں سے آئے ہو؟"

عنبر کیا جواب دیتا۔ اس نے الٹا سوال کر دیا:

"بھائی! یہ کون سی جگہ ہے؟"

سادھو نے کہا:

"تم اس وقت شہر سکالا کے قریب ایک جنگل میں ہو اور میں گورو گورکھ ناتھ کے لیے جڑی بوٹیاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

توڑ رہا ہوں۔"

عنبر کو یاد آ گیا کہ بوڑھے کاہن نے اسے کہا تھا کہ اس کی ملاقات گورو گورکھ ناتھ سے ہوگی۔ اس نے کہا:

"مجھے گورو گورکھ ناتھ کے پاس لے چلو گے؟"

"کیوں نہیں۔ آؤ میرے ساتھ۔"

جنگل کے درمیان ایک جگہ دو چار جھونپڑے پڑے تھے۔ ان کے درمیان ایک صاف ستھری جگہ پر ایک سادھو گیروے کپڑے پہنے۔ ماتھے پر تلک لگائے۔ آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔ کچھ دوسرے سادھو ادر گرد خاموش سر جھکائے بیٹھے تھے۔ عنبر بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ وہاں خاموشی چھائی تھی۔ شاید وہ سب لوگ خاموشی سے خدا کی عبادت کر رہے تھے۔

اتنے میں ایک سادھو نے آکر کہا:

"مہاراج! کنوئیں میں ایک آدمی مدد کے لیے پکار رہا ہے۔"

گورو گورکھ ناتھ نے آنکھیں بند کیے کیے کہا:

"رسی پھینک کر اسے باہر کیوں نہیں نکالتے؟"

سادھو بولا:

"مہاراج! وہ آدمی کہتا ہے کہ میرے ہاتھ دشمنوں

نے کاٹ ڈالے ہیں۔ میں رسی نہیں پکڑ سکتا۔"

گورو گورکھ ناتھ نے آنکھیں کھول دیں اور اٹھا۔ سب سادھو ادب سے پرے پرے ہٹ کر کھڑے ہوگئے۔ گورو گورکھ ناتھ نے عنبر کی طرف دیکھ کر کہا:

"بیٹا عنبر! تم میرے ساتھ آؤ۔"

عنبر کو حیرانی ہوئی کہ اسے اس کا نام کیسے معلوم ہوگیا مگر وہ خاموشی سے گورو گورکھ ناتھ کے ساتھ کنوئیں کی طرف چلا۔ راستے میں گورو گورکھ ناتھ نے عنبر سے کوئی بات نہ کی۔ وہ دونوں ایک اندھے کنوئیں پر پہنچ کر رک گئے۔ یہ وہی کنواں تھا جس کو عنبر نے بوڑھے کاہن کی کتاب میں دیکھا تھا۔

گورکھ ناتھ نے کنوئیں میں جھانک کر کہا:

"بچہ! میں رسی پھینکتا ہوں۔ اسے پکڑ کر اوپر آ جاؤ۔"

کنوئیں میں سے ایک آدمی کی آواز آئی:

"مہاراج! میرے ہاتھ کاٹ دیئے گئے ہیں۔ میرا نام شہزادہ پورن ہے۔ میں سکالا کے راجہ کا بیٹا ہوں۔ میری سوتیلی ماں نے مجھ پر ایک گھناؤنا الزام لگایا۔ میرے باپ نے اس کی باتوں میں آکر میرے ہاتھ کٹوا کر اس کنوئیں میں پھنکوا دیا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گورو گورکھ ناتھ نے آنکھیں بند کر لیں۔ پھر عنبر نے دیکھا کہ جنگل کے درختوں کے اوپر سے دو کٹے ہوئے انسانی ہاتھ اڑتے چلے آ رہے ہیں۔ دونوں ہاتھ کلائیوں تک کٹے ہوئے تھے۔ یہ ہاتھ شہزادہ پورن کے تھے اور جلاد نے کاٹ کر جنگل میں پھینک دیئے تھے۔ گورو گورکھ ناتھ کی کرامت سے دونوں ہاتھ جنگل میں سے اڑتے ہوئے آئے اور کنوئیں کے اندر غوطہ لگا کر داخل ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد کنوئیں کے اندر سے شہزادہ پورن نے آواز دی:

"مہاراج! میرے ہاتھ مجھے واپس مل گئے ہیں۔"

گورو گورکھ ناتھ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے کہا:

"بچہ پورن! اب رسی کو پکڑ کر باہر نکل آ۔"

گورو گورکھ ناتھ نے اپنی کمر کے گرد بندھی ہوئی رسی اتار کر کنوئیں میں پھینکی اور شہزادہ پورن باہر نکل آیا۔ گورکھ ناتھ اسے اپنے ساتھ جھونپڑی میں لے آیا۔ اور اسے اپنا چیلا بنا لیا۔ عنبر کی طرف دیکھ کر گورکھ ناتھ بولا:

"بیٹا عنبر! میں جانتا ہوں کہ تم مسلمان ہو اور مسلمان کو کسی کا مرید یا چیلا بننے کی ضرورت نہیں کیونکہ

مسلمانوں کے پاس اللہ کی کتاب قرآن ہی کافی ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم جس مقصد کو لے کر یہاں آئے ہو اسے پورا کر دو۔"

عنبر نے کہا:

"مہاراج! آپ تو سب کچھ جانتے ہیں میں آپ سے کیا عرض کروں۔"

گورکھ ناتھ نے ...

"میرے ساتھ آؤ۔"

اور گورو گورکھ ناتھ عنبر کو واپس اسی اندھے کنوئیں پر لے گیا اور بولا:

"تم اس وقت جس شہر میں ہو اس کا نام سکالا کوٹ ہے کیوں کہ اس پر سکالا نام کا راجہ حکومت کرتا ہے۔ آج سے دو ہزار سال بعد اس شہر کا نام سیالکوٹ ہوگا اور یہ جس ملک میں ہوگا اس کا نام پاکستان ہوگا۔ حیران ہونے کی ضرورت نہیں۔ مجھے سب کچھ معلوم ہے۔ تمہارا اس وقت کے شہر سیالکوٹ جانا ضروری ہے اس کنوئیں میں چھلانگ لگا دو۔"

عنبر بولا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مہاراج! کیا میری ملاقات ناگ ماریا..."

گورو گورکھ ناتھ نے بات کاٹ کر کہا:

"ہر بات اپنے وقت پر ہو گی۔ کیا تم چھلانگ لگانے کو تیار ہو؟"

"بالکل تیار ہوں مہاراج۔"

"تو اپنی زبان میں بسم اللہ کر دو۔"

اور عنبر نے گورکھ ناتھ کی خوب صورت آنکھوں کو آخری مرتبہ دیکھا اور کنوئیں میں کود گیا۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں۔ وہ اندھیرے میں گرتا چلا گیا۔ اندھیرا اور زیادہ گہرا ہو گیا۔ اس کے پاؤں زمین سے نہیں لگ رہے تھے۔ وہ اندھیرے میں نیچے ہی نیچے گرتا جا رہا تھا۔

پھر اسے ہلکی ہلکی روشنی کی کرنیں نظر آنے لگیں۔ اچانک وہ ایک جگہ زمین پر اتر گیا۔ پہلے تو اسے کچھ نظر نہ آیا۔ اب جو اس نے آنکھیں جھپکائیں تو اسے ہر شے صاف صاف نظر آنے لگی۔ وہ سیالکوٹ کے ریلوے سٹیشن کے ایک خالی بنچ پر پلیٹ فارم پر بیٹھا تھا۔ مسافر اپنے اپنے سامان کے ساتھ ٹرین میں سوار ہو رہے تھے۔ دن کا وقت تھا۔ ٹرین پر لاہور لکھا تھا۔

عنبر کو ایک دم لاہور کا گارڈن ٹاؤن اور اپنا دوست

سٹوڈنٹ امجد یاد آ گیا۔ اس نے سوچا کہ لاہور چل کر امجد سے ملاقات کی جائے۔ شاید اس سے ناگ اور ماریا کا کچھ سراغ مل سکے۔ کیوں کہ کبھی کبھی یہ چاروں صدیوں کے مسافر وہاں سے گزرتے ہوئے امجد سے ملاقات کر لیا کرتے تھے۔

عنبر نے دیکھا کہ اس کا لباس بھی پاکستان کے ۱۹۸۳ء کے زمانے کا لباس تھا: یعنی شلوار قمیض اور واسکٹ ___ عنبر نے واسکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جیب میں کچھ پاکستانی روپے پڑے تھے۔ اس نے باہر جا کر لاہور ٹکٹ لیا اور ٹرین پر سوار ہو کر لاہور کی طرف روانہ ہو گیا۔

لاہور پہنچ کر وہ سیدھا امجد کی کوٹھی گارڈن ٹاؤن پہنچا وہاں جا کر اسے معلوم ہوا کہ امجد کوہ مری گیا ہوا ہے اور ایک ہفتے کے بعد آئے گا۔ عنبر گارڈن ٹاؤن سے واپس شہر میں آ گیا۔ وہ پنجاب یونیورسٹی کے اولڈ کیمپس کے قریب سے گزر رہا تھا کہ ایک جگہ اس نے پنجاب پبلک لائبریری کا بورڈ لگا ہوا دیکھا۔ اس نے سوچا کہ چلو کچھ دیر کتابیں اور رسالے ہی دیکھتے ہیں۔

وہ لائبریری میں داخل ہو گیا۔ ایک لڑکا جس نے سنہرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فریم والی عینک لگا رکھی تھی کاؤنٹر پر کھڑی لائبریرین سے مصر کی پرانی تاریخ کی ایک کتاب طلب کر رہی تھی۔ عنبر بھی اس کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ لڑکی مصر کی پرانی تاریخ کی کتاب لے کر چلی گئی۔ عنبر نے بھی ایک کتاب لی اور لائبریری کے ہال میں آ گیا۔

وہ لڑکی پرانے مصر کی تاریخ کی کتاب بڑی توجہ سے پڑھ رہی تھی۔ عنبر اس کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور بولا:

"معاف کیجئے گا۔ معلوم ہوتا ہے آپ کو قدیم مصر کی تاریخ سے بہت دلچسپی ہے۔"

لڑکی نے عنبر کی طرف دیکھا اور ناراضگی سے کہا:

"آپ کو اس سے کیا؟ آپ اپنا کام کریں۔"

عنبر کو بڑا غصہ آیا کہ بڑی بددماغ لڑکی ہے۔ مگر چپکا ہو رہا اور دوسری میز پر بیٹھ کر کتاب پڑھنی شروع کر دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ لڑکی اٹھ کر باہر چلی گئی۔ عنبر نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور کتاب پڑھنے میں مشغول رہا۔ اچانک باہر سے شور و غل کی آوازیں سنائی دیں۔ لوگ اٹھ کر باہر گئے۔ ایک عورت کے چیخنے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں۔ عنبر بھی جلدی سے باہر آ گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ

چار ہٹے کٹے غنڈوں نے اسی سنہری فریم والی عورت کو دبوچ رکھا ہے اور اسے پستول دکھا کر زبردستی کار میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لڑکی لوگوں کو مدد کے لیے پکار رہی ہے مگر پستول والے غنڈوں سے ڈر کے مارے کوئی آگے بڑھنے کی جرأت نہیں کر رہا۔ بلکہ الٹے دور دور کھڑے ہو کر تماشہ دیکھ رہے ہیں۔

عنبر یہ سب کچھ کیسے برداشت کر سکتا تھا۔

وہ چھلانگ لگا کر غنڈوں کے درمیان پہنچ گیا اور ایک غنڈے کو زور سے مکا مارا۔ وہ غنڈہ چھ قلابازیاں کھا کر سڑک کے کنارے نالے میں ایسا گرا کہ پھر نہ اٹھ سکا۔ اس کا جبڑا ٹوٹ کر لٹک گیا تھا اور وہ خود بے ہوش ہو چکا تھا۔ عنبر نے لڑکی کو پکڑ کر ایک طرف تو دوسرے غنڈوں نے عنبر پر حملہ کر دیا۔ جس غنڈے کے پاس پستول تھا اس نے عنبر کی چھاتی کا نشانہ بنا کر پستول کی گولی چلا دی۔ گولی عنبر کے سینے میں واسکٹ کے اندر گھس گئی۔

لڑکی نے چیخ ماری۔ دوسرا غنڈہ اسے گھسیٹ رہا تھا عنبر نے اس غنڈے کی گردن پر ہاتھ مارا اور وہ بیہوش ہو کر سڑک پر اوندھے منہ گر پڑا۔ پستول والے غنڈے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے عنبر کے سر پر دو گولیاں ماریں مگر عنبر کا بھلا کیا
بگڑ سکتا تھا۔ عنبر نے آگے بڑھ کر غنڈے کے ہاتھ
سے پستول چھین کر نالے میں پھینکا اور اس غنڈے کو
دونوں ہاتھوں سے ایک کھلونے کی طرح اٹھایا اور گھما کر
دھڑام سے سڑک والے نالے میں گرا دیا۔ چوتھا غنڈہ دم
دبا کر بھاگ گیا۔

عنبر نے لڑکی کے سر پر دوپٹہ ڈالتے ہوئے کہا:

"آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟"

لڑکی نے زمین پر گرتی ہوئی سنہری فریم والی عینک اٹھا
کر آنکھوں پر لگائی۔ وہ سہمی ہوئی تھی اور اس سے بات
نہیں ہو رہی تھی۔ لوگ اب بھی تماشہ دیکھ رہے تھے۔
کچھ عنبر کی بہادری کی تعریف کرنے لگے تھے۔ عنبر نے
لڑکی کو دونوں سے نکالا اور لوئنگٹن مارکیٹ کے چوک
میں آ گیا۔

"آپ کہاں جانا چاہتی ہیں۔ میں آپ کو وہاں
چھوڑ آتا ہوں۔"

لڑکی نے کہا:

"مجھے میرے گھر چھوڑ آئیں۔"

عنبر نے لڑکی کو رکشے میں بٹھایا۔ لڑکی نے رکشے

والے سے کہا کر شادمان چلے۔ اس لڑکی کا نام شیبا تھا۔
اور وہ لاہور کالج فار ویمن میں ایف اے میں پڑھ
رہی تھی۔ شادمان میں وہ اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں
کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کا باپ واپڈا کا افسر تھا۔ دو بڑے
بھائی لندن میں تھے۔ دو چھوٹے بھائی لاہور میں نویں
اور دسویں میں پڑھ رہے تھے۔ ایک چھوٹی بہن راحیلہ
دسویں میں تھی۔

شیبا نے گھر جا کر اپنے والد اور والدہ کو سارا واقعہ
بتایا اور عنبر کا تعارف کروایا۔

"میں ان کا نام نہیں جانتی اگر آج یہ نہ ہوتے
تو میں زندہ نہیں بچ سکتی تھی۔"

عنبر نے شیبا کے والد سے ہاتھ ملا کر کہا:

"میرا نام سکندر ہے۔ میں بھی طالب علم ہوں
میں نے جو کچھ کیا یہ میرا فرض تھا۔"

شیبا کے والد نے اسی وقت پولیس میں رپورٹ درج
کرائی اور عنبر کا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور کہا:

"دوپہر کا کھانا تم ہمارے ساتھ ہی کھانا بیٹا۔ ہمیں
خوشی ہو گی۔"

عنبر کو کھانے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن چونکہ لاہور میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

امجد نہیں تھا اس لیے وہ چاہتا تھا کہ کہیں وقت گزر جائے۔ اس نے دعوت قبول کر لی۔ دوپہر کے کھانے پر بڑی مزیدار چیزیں بنائی گئی تھیں۔ عنبر نے لوگوں کو دکھانے کے لیے تھوڑا بہت کھایا اور ہاتھ کھینچ لیا۔

کھانے کے بعد شیبا عنبر کو ایک طرف لے گئی اور بولی:

"میں نے اپنی آنکھوں سے تمہارے سینے اور سر میں دو گولیاں لگتے دیکھی تھیں مگر تمہیں کوئی زخم تک نہیں آیا۔۔۔ تم گولی لگنے سے انکار نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ تمہاری واسکٹ میں اس وقت بھی گولی کا سوراخ مجھے صاف نظر آ رہا ہے۔"

عنبر الجھن میں پھنس گیا۔ وہ اپنے بارے میں شیبا کو کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا کہنے لگا:

"اصل میں گولی واسکٹ کو لگ کر باہر نکل گئی۔ مجھے نہیں لگی تھی۔"

"یہ کیسے ہو سکتا تھا؟"

"بہرحال میرے ساتھ تو ایسا ہی ہوا ہے۔" عنبر نے مسکرا کر کہا۔

شیبا کہنے لگی:

"میں آج کل عنبر ناگ ماریا کی واپسی کے سفر کی قسطیں پڑھ رہی ہوں۔ اس میں بھی ایک کردار عنبر پر گولی چاقو اور خنجر کوئی اثر نہیں کرتا تمہیں دیکھ کر مجھے خواہ مخواہ عنبر کا خیال آ گیا ہے۔"

عنبر مسکرانے لگا:

"یہ عنبر ناگ ماریا کون ہیں؟"

شیبا ہنسنے لگی:

"یہ ہزاروں سال سے تاریخ کے گزرے ہوئے زمانے میں سفر کر رہے ہیں اور ان کا سفر بے حد دلچسپ پُراسرار اور رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات سے بھرا ہوا ہے۔"

عنبر بولا:

"بہرحال میں عنبر نہیں ہوں۔ تم مجھے وہ کتاب تو پڑھاؤ جس میں عنبر ناگ ماریا کے سفر کی کہانی لکھی ہوئی ہے۔"

شیبا نے کہا:

"میرے کمرے میں ساری قسطیں پڑی ہیں۔"

اور وہ عنبر کو کمرے میں لے گئی اور الماری میں۔۔۔ 'موت کا تعاقب' اور پھر عنبر ناگ ماریا کی واپسی کے سفر کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساری چھپی ہوئی قسطیں نکال کر سامنے رکھ دیں۔ عنبر اس سے پہلے بھی یہ قسطیں دیکھ چکا تھا اور اسے معلوم تھا کہ لاہور میں ایک شخص لے حمید نام کا ان کے پُراسرار سفر کی داستان کو ان کی اجازت کے بغیر لکھ لکھ کر چھپا رہا ہے۔ اس نے کتابوں کو اُلٹ پلٹ کر دیکھا اور بولا:

"اس کتاب کے لکھنے والے کو ہمارے سفر — میرا مطلب ہے عنبر ناگ ماریا کے سفر کے حالات کا کیسے پتہ چلا؟"

شیبا نے عنبر کی آنکھوں میں گھورتے ہوئے کہا

"تم نے "ہمارے" کیوں کہا؟ اب اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کرو اور صاف صاف بتا دو کہ تم کون ہو اور یہاں کیا کرنے آئے ہو؟"

عنبر نے قہقہہ لگایا اور کہا:

"شیبا! تمہیں وہم ہو گیا ہے۔ میں نہ عنبر ہوں نہ ناگ ہوں اور نہ ماریا ہوں — میں تو ایک عام طالب علم ہوں جس کے ماں باپ مر چکے ہیں۔ میں محنت مزدوری کر کے پڑھ رہا ہوں ... رلین؟

عنبر ناگ ماریا کا دوست امجد ابھی تک ... ن سے لاہور واپس نہیں آیا تھا۔ چنانچہ یونہی وقت ... کے لیے

دو روز بعد عنبر پھر شیبا کے گھر شادمان آیا۔ اس روز ذرا گرمی تھی۔ برسات کا موسم تھا اور شیبا اپنے باغ میں گلاب کے پھولوں کی ٹہنیاں تراش رہی تھی۔ عنبر کو دیکھ کر وہ خوش ہوئی اور بولی:

"سکندر، تمہیں گلاب کے پھول پسند ہیں کیا؟"

عنبر نے کہا:

"کیوں نہیں۔"

"اچھا۔ میں تمہیں سب سے اچھا پھول توڑ کر دیتی ہوں۔"

اور وہ سُرخ پھول توڑنے کے لیے جھاڑیوں میں جھکی تو ایک زبردست پھنکار کے ساتھ وہاں سے کالا سانپ نکلا اور اس نے شیبا کی پنڈلی پر اچھل کر ڈس دیا۔ شیبا کی چیخ نکل گئی۔ اب سانپ کو ناگ دیوتا کے دوست کے جسم سے نکلنے والی ہلکی ہلکی بُو آئی تو وہ گھبرا گیا۔ عنبر لپک کر سانپ کی طرف گیا۔ شیبا زمین پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا رنگ اُڑ گیا تھا اور اس پر غشی طاری ہونے لگی تھی۔

عنبر نے سانپ سے کہا:

"بدبخت یہ تو نے کیا کر دیا۔ فوراً زہر واپس کھینچ لو!"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"معاف کر دو ناگ دیوتا کے دوست!"

اور سانپ نے آگے بڑھ کر اپنا منہ شیبا کی پنڈلی پر کاٹے کے نشان کے ساتھ لگا کر سارا زہر واپس کھینچ لیا۔ شیبا یہ سب کچھ غنودگی کے عالم میں دیکھ رہی تھی۔ اب اسے ہوش آ گیا تھا۔

عنبر نے سانپوں کی زبان میں سانپ کو کہا:

"یہاں سے دور بہت دور چلے جاؤ اور خبردار پھر کبھی ادھر کا رُخ نہ کرنا"

سانپ وہاں سے غائب ہو گیا۔ سانپ کے جاتے ہی شیبا نے عنبر کی طرف دیکھا اور اس کا بازو پکڑ لیا۔

"سچ سچ بتاؤ۔ تم ناگ ہو کر عنبر۔ مجھے یقین ہے کہ تم عنبر ہو"

اب عنبر انکار نہیں کر سکتا تھا۔ بولا:

"میں عنبر ہوں"

شیبا مسکرائی اور اس کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کہنے لگی:

"میری بڑی خواہش تھی کہ کبھی عنبر ناگ یا ماریا سے ملاقات ہو جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ میری یہ خواہش آج پوری ہو گئی"

اور وہ اسے لے کر اندر کوٹھی کے ڈرائینگ روم میں آ گئی۔

- لاہور کی ایف اے کی سٹوڈنٹ شیبا نے عنبر کے ساتھ مل کر کیا ایڈونچر کیا؟
- ناگ جو زمین کے اندر شہزادی سلومی کے قبضے میں تھا وہ وہاں سے کب اور کیسے باہر نکلا؟
- ماریا اور کیپٹن مدراس سے لاہور آ رہی تھیں کہ امجد سے مل کر ناگ عنبر کا پتہ کریں۔ ان کے ساتھ کیا گذری؟
- کیا ان لوگوں کی عنبر سے لاہور میں ملاقات ہو سکی؟

یہ آپ اگلی قسط "ماریا ابنارمل" میں، کے حیرت انگیز دلچسپ اور پُراسرار واقعات میں پڑھیں گے۔